شبیہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالشکور خاں صاحب بہادر مصنف کتاب

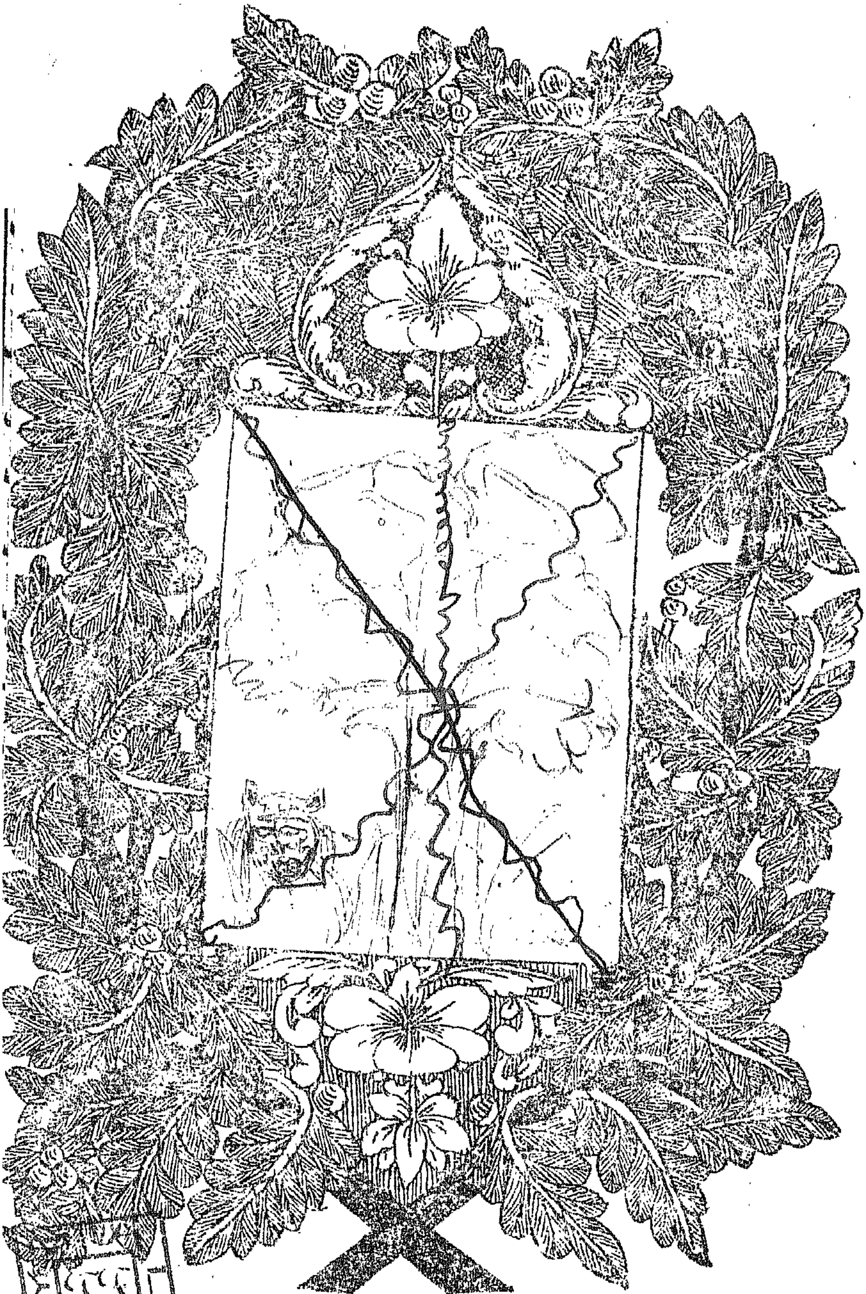

برادر زادہ حضور نواب صاحب بہادر ٹونک دام اقبالہم

[illegible] SECTION

CHECKED
20-5-02

q/ M Bar cod

در مدح جناب معلی القاب حضور فیضگنجور صاحبزادہ محمد عبد الشکور خانصاحب بہادر دام اقبالہ

من تصنیف مرزا اشرف الدین بیگ مالک مطبع ہذا

نواب نامدار و خوش القاب و خوش خطاب
عبد الشکور خان بہادر فلک جناب

چشمہ دلیری و کان بہادری
ہر و انکی ہین فرد شجاعت مین لاجواب

ہمت مین اِنکے سامنے اِک پیر زال
جرأت سے انکی زہرۂ اسفندیار آب

تابندہ نور نجم جسارت جبین سے ہے
نام خدا ہین صورت و سیرت مین آفتاب

کل کی ہی بات آپنے جوش ہزبر کا
اِک حملۂ تفنگ سے دل کر دیا کباب

سچ ہی ہزبر افگنی ہے کھیل آپ کا
جان بر ہوا انکے ہاتھ سے وہ یہ نہین تاب

کس منہ سے مین بیان کرون اوصاف آپکے
کرتا ہون پیش لکھی ہے اِس فن مین جو کتاب

دل سے کرین مطالعہ اِس فن کے شائقین
اس علم کے نکات ہین درج اس مین بیحساب

بخشا ہے اسکی طبع کا ممدوح نے شرف
مطبع کو کمترین کے کہ فدوی ہو فیضیاب

بس اب دعا کرو شرف الدین کہ یا خدا
تیری پناہ مین رہین یہ مالک الرقاب

کیخسرو فریدون سے برتر ہون شان مین
خادم رہین سکندر و دارا سے ہم رکاب

قطعہ تاریخ مجربات شکار من تصنیف جناب مولوی سید نثار علی صاحب نثار اکبرآبادی مد ظلہ

بارک اللہ چہ نشانہ بازیست
مرحبا جرأتی آمد کہ از و

ہر کہ خواہد بجہان فن تفنگ
گویم از خادم درگاہش جو

شیر را چون بہ تفنگی انداخت
ہاتفی گفت کہ ای مرد نکو

این عجب کار نمایان کردی
آفرین قوت بازوے تو

اسد اللہ زمن گفت نثار
شیر افگند چو شیر افگن گو

فہرست مضامین تجربات شکار

نمبر صفحہ	مضامین	صفحہ	نمبر صفحہ	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۲	۱۵	کارتوسی بندوقوں کے بھرت چھرہ گرابگی کی اوزان	۳۶
	فصل اوّل		۱۶	کالی بارود نمبر (۶) کا بھرت	۳۷
۲	دیسی بندوقیں	۵	۱۷	سموک لیس یعنی بے دودہ ایمبرائٹ پوڈر کا بھرت	۳۸
۳	دیسی بندوقوں کے متعلق چند تجربات	۷	۱۸	سموک لیس ایلیمینٹ پوڈر کا بھرت	۳۹
۴	آواز پر گولی لگانا	۹	۱۹	ایکسپریس و دیگر بڑے بور رائفل [illegible]	۴۰
۵	انگلش سیک یا ولایتی بندوقیں		۲۰	کارتوس ۵۷۷ ایکسپریس رائفل	۴۶
	مزل لوڈنگ گنز یعنی ٹپاکیدار بندوقیں	۱۰	۲۱	کارڈائٹ رائفل	۵۰
۶	پیمانہ چھرہ و گراب وغیرہ	۱۱	۲۲	کارتوس ۴۰ / ۳۲ بور رائفل	۵۱
۷	بریچلوڈنگ گنز چھرہ کی کارتوسی بندوقیں	۱۳	۲۳	ہوائی بندوق و رائفل	۵۴
۸	نو ایجاد گولیاں	۱۸		فصل دوم	
۹	شل یعنی پھٹنے والی گولیاں	۲۰	۱	ریوالور شوٹنگ	۵۵
۱۰	رائفل ٹوپیدار	۲۲	۲	ہتیاروں کے رکھ رکھاؤ اور اونکا صاف کرنا	۶۰
۱۱	کارتوسی چھوٹے رک رائفل	۲۴	۳	ایمنگ یعنی شست باندہنا	۶۱
۱۲	پیراڈاکس کا لنڈن اور دوسری بال		۴	ریوالور کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے	۶۳
	اینڈ شارٹ گنز گولی اور چھرہ کی بندوقیں	۲۷	۵	گھوڑے پر بیٹھکر نشانہ لگانا	۶۶
۱۳	ٹپاکیدار بندوقوں کے بھرت بارود اور		۶	انسان کے اپنے بچاؤ کے طریقے	۶۷
	چھرے کے اوزان	۳۳	۷	اندھیرے میں ریوالور چلانا	۷۱
۱۴	ٹپاکیدار بندوقوں کے چھرہ اور بارود کے اوزان	۳۴		فصل سوم	

۱	مول مائے رات دہانکے سے شکار کہیلنے کی طریقہ	۷۲	۹	ہاتھی	۱۴۱
۲	مائے یا درخت پر مچان سے رات کے شکار کہیلنے کی ترکیب	۷۹	۱۰	ہندوستان کا ہاتھی	۱۴۳
۳	زمین دوز مالا۔	۸۱	۱۱	افریقہ کا ہاتھی	،،
۴	شبکو چاندنی اور اندہیرے مین شکار	۸۲	۱۲	ہندوستان کا ہاتھی	،،
۵	مچان	۸۵	۱۳	افریقہ کا ہاتھی	،،
	فصل چہارم			**فصل پنجم**	
۱	مختلف درندہ و چرند کے حالات وطریقہ	۹۲	۱	پرندون کے حالات۔ مرغابی	۱۴۶
۲	شیر ببر	۹۸	۲	نیل سر	۱۴۹
۳	تیندوہ	۱۰۰	۳	گرم پائی	۱۵۰
۴	ریچھ یا بہالو	۱۰۵	۴	سیخ پر	۱۵۱
۵	جرگ	۱۰۸	۵	بوہیا کیرا۔	،،
۶	سن کتے یا جنگلی کتے	۱۱۱	۶	ابلقہ	۱۵۲
۷	بہیڑیا	۱۱۴	۷	لال چونچ	۱۵۳
۸	خرگوش یا سسّا	۱۱۵	۸	نکتا	۱۵۴
۹	چکارہ یا چینکارا	۱۱۶	۹	سرخاب یا چکوا چکوی	۱۵۶
۱۰	ہرن کالا موڑی	۱۱۷	۱۰	سیلی	۱۵۷
۱۱	چوسنگا اور بہیڑکی	۱۱۸	۱۱	قاز	۱۵۸
۱۲	چیتل	۱۲۰	۱۲	قاز کلان جبیل	۱۵۹
۱۳	پارہ یا ہاگ ڈیر	۱۲۴	۱۳	چیہا	۱۶۰
۱۴	نیل گائے یا روجھ	۱۲۵	۱۴	چہوٹا چیہا	۱۶۲
۱۵	سامر	۱۲۹	۱۵	برہ سری	۱۶۳
۱۶	ارنا بہینسا یا بہینس	۱۳۴	۱۶	اُوہی	،،
۱۷	شیر اور ارنے بہینسے کی لڑائی	۱۳۶	۱۷	جل مرغی	،،
۱۸	گینڈا	۱۳۹	۱۸	سارس	۱۶۴

۱۹ کلنگ یا کرچ ۱۶۵
۲۰ قسرقرا ۱۶۶
۲۱ گوجن یا بھٹروان ״
۲۲ تلوار یا چارس مجھولا بھٹروان ۱۶۸
۲۳ سیسم تیتر ۱۶۹
۲۴ بھٹ تیتر ۱۷۰
۲۵ غُسرلے ۱۷۱
۲۶ پہاڑی بھٹ تیتر ۱۷۲
۲۷ تیتر ۱۷۳
۲۸ کالا تیتر ۱۷۴
۲۹ جنگلی مرغی ۱۷۵
۳۰ چھوٹی جنگلی مرغی ۱۷۶
۳۱ چکور ״
۳۲ لوا ۱۷۷
۳۳ بٹیر ۱۷۸
۳۴ چنانگ ۱۸۰
۳۵ لُوُرا ۱۸۱

فصل ششم

۱ مگر مچھلی کا شکار بندوق سے۔ مگر ۱۸۲
۲ سئول مچھلی ۱۸۷

فصل ہفتم

۱ سُور کا شکار نیزہ وغیرہ سے ۱۹۰
۲ اقسام اسپان ۱۹۱
۳ برچھے کے اقسام اور استعمال ۱۹۲
۴ برچھا ۱۹۷
۵ چاقو ۱۹۸
۶ بدجانور یعنی سور کی خلقت اور عادت ״
۷ سور کا شکار گھوڑے پر نیزے سے ۲۰۰
۸ سور کا تنہا گھوڑے پر شکار کرنا ۲۰۳
۹ سور کے شکار میں اشارات مقررہ ۲۱۰
۱۰ چند تجربات لومڑی اور سور کے شکار میں ۲۱۱
۱۱ مختلف جانوروں کا گھوڑے پر شکار ۲۱۲
۱۲ گھوڑے کی سواری میں حوادثات ۲۱۴

فصل ہشتم

۱ دربیان اصول صید افگنی ۲۱۵
۲ قطعات تواریخ ۲۲۵

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مصنفہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خاں صاحب برادرزادہ و داماد امین الدولہ

شکار مجتبا

سنہ ۱۹۱۷ء

وزیر الملک ہز ہائینس جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ
ریاست ٹونک

مطبوعہ خیر خواہ اسلام پریس آگرہ

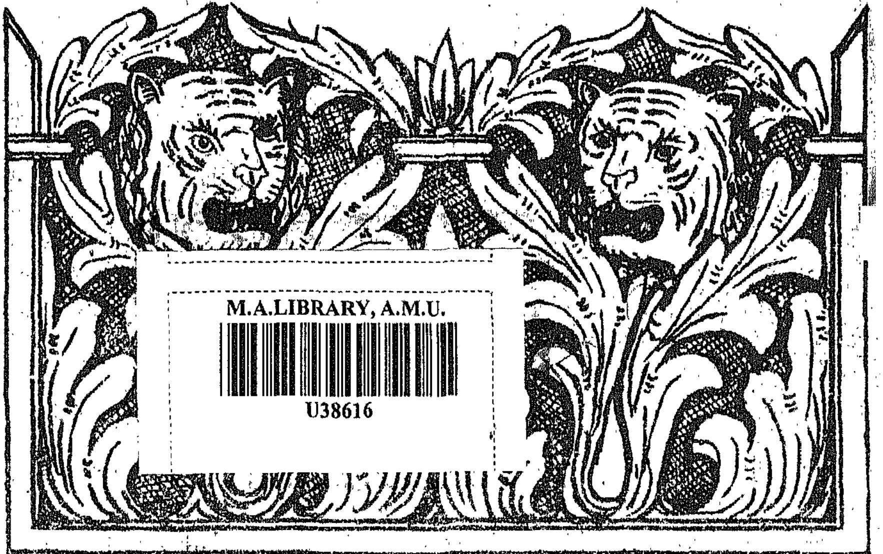

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U38616

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و صلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ آلہ الطاہرین ط اما بعد۔ ناظرین کی خدمت مین یہہ خاکسار محمد عبد الشکور خان خلف صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ مرحوم عرض کرتا ہے کہ آغاز تمیز سے اپنی طبیعت شکار کی جانب مائل پاتا تھا۔ اس مین شک نہین کہ خداوند تعالیٰ نے ہر طبیعت مین کسی خاص کام کا مادہ عطا فرمایا ہے۔ میری طبیعت مین ابتداے شعور سے خود بخود شکار کا شوق تھا۔ میری عمر کے ابھی چھہ سال بھی پورے نہین ہوئے تھے کہ میرے شوق نے میرے والد جنت آرامگاہ سے مجھے ایک ہلکا سا ائیر رائفل دلا دیا جس سے میں علاوہ اوقات تعلیم کے نہایت شوق اور خوشی کے ساتھ مشق کرنے لگا۔ اور آٹھہ سال کی عمر یعنی سنہ ۱۸۹۵ء مین مین نے فائر آرمس (بندوق) استعمال کرنا شروع کئے اور مشہور شکاری لوگون سے شکار کے متعلق معلومات کرنے مین مجھے بڑا لطف آنے لگا۔ چنانچہ ہزارہا واقعات اور سرگذشتین کثیر التعداد شکاریون کی مین نے سنین اور مجھے یاد ہین۔ یہہ واقعات اور سرگذشتین میرے لئے صرف افسانہ ہی نہ تھین بلکہ میرے اور میرے شوق کے لئے عمدہ سبق اور تجربہ آموز تھین۔ مین نے اونسے جو تجربات حاصل کئے تھے اونہون نے مجھے عمدہ کام بھی دیا یعنی اکثر مواقع پر خدا کے

فضل نے شامل حال ہوکر اون تجربات کو جانورونکے حملون اور آفتون سے بچنے کا سبب بنا دیا۔ اور میرا شوقِ شکار پھر خوف پر ایسا غالب آتا رہا کہ مجھے سخت سے سخت موقع پر بھی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ غرض مین اس شوق مین ایسا ہمک تھا کہ جس جس جانور کا جس جس تاریخ مین نے ابتدا شکار کیا ہے وہ تاریخین بھی اب تک مجھے یاد ہین۔

پہلا - کالا ہرن - ۱۰ر نومبر ۱۸۹۵ء کو -

پہلا - روج - ۵ر مئی ۱۸۹۶ء کو -

پہلا - سامر - ۱۲ر جنوری ۱۸۹۸ء کو -

پہلا - ریچھ جبکہ میری عمر سولہ سال کی تھی اور مین پیدل تھا وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور موقع نہایت خراب تھا - ۱۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو -

پہلا شیر - ۵ر فروری ۱۹۱۶ء کو -

اگرچہ مین نے شیر اب تک نہین مارا تھا لیکن خدا کو یہ کمی بھی پوری کرنا منظور تھی جبکہ مین کتاب تجربات شکار بغرض اشاعت پریس بھیج چکا تو اتفاق سے میرا شکار جانیکا اتفاق ہو گیا - اور وہان مین نے شیر مار لیا - یہہ شیر بڑا زبردست تھا مین ایک بالکل نیچے درخت پر بیٹھا ہوا تھا چونکہ وہان اوسکے علاوہ کوئی جگہ نہ تھی اسلئے مجھے مجبورًا اوسی درخت پر بیٹھنا پڑا - تھوڑی دیر مین ہانکا دینے والونکے آگے آہستہ آہستہ شیر آتا ہوا دکھائی دیا - اور میری طرف رخ کئے آرہا تھا - مجھسے تقریبًا ۶ گز کے فاصلہ پر آکر رک گیا اور مجھسے بائین ہاتھ کیطرف گنجان جھاڑی مین جانیکا قصد کرنے لگا - اوسکے اس ارادہ سے واقف ہوتے ہی مینے یہ موقع غنیمت جانا اور پانچسو بور اکسپریس ہلکی کارڈائٹ والی ٹھوس نکل بیپ گولی لگائی - گولی بالکل گردن کی جڑ مین لگی - اور صرف ایک ہی گولی مین کام تمام ہو گیا - گولی کھاتے ہی وہ زمین پر لوٹ گیا اور ہاتھ پاؤن مین تشنج پیدا ہو کر ٹھنڈا ہو گیا"

پہلا - تیندوہ جبکہ مین سامرونکی تلاش مین پھر رہا تھا سترہ سال کی عمر تھی ۶ر فروری ۱۹۰۳ء کو

مین کوئی اہل قلم ادیب نہین کہ تحریر کتاب کی جانب مائل ہوتا - میرے چند دوستون اور کرمفرماؤن نے مجھسے فرمایا کہ "تو نے بہت مین شکاریون کی متعدد کتابین فن شکار کی بزبان انگلش دیکھی ہین اور بہت سے واقعات سنے ہین - اسکے علاوہ تجھے ذاتی تجربہ بھی بہت کچھ ہو چکا ہے - ہزارہا روپیہ صرف کرکے

[illegible] کوئی ایسی کتاب نہین جسمین تجربات شکار اور بندوقون کے شناخت بہرت اور شکاری جانورون کے عادات اونکے شکار کرنے کے طریقے اور دوسری ضروری باتین درج ہون ۔ ایسی کتاب بوجہ معلومات و واقفیت تو عمدہ طور سے لکہہ سکتا ہے ۔ اور وہ بہت کارآمد اور مفید ہوسکتی ہے "۔ میرے اکثر یارونکا اصرار بڑہتا گیا ناچار مین کتاب لکہنے پر آمادہ ہوگیا ۔ مین یہہ پہلے عرض کرچکا ہون کہ مین کوئی ادیب نہین کہ اس کتاب کی عبارت مین علمی لیاقت کا اظہار کرتا بلکہ مین نے سیدہی سادہی عبارت مین اپنے پیش آمدہ واقعات نیز دوسرے شکاریونکے تمامی تجربات اور اپنی سمجہہ کے موافق دوسرے ضروری امور اس کتاب مین درج کئے ہین ۔ گو تجربہ کار بڑے شکاریون کے لیئے یہہ باتین معمولی ہوسکتی ہین لیکن مبتدی شوقین شکاری بالخصوص اس کتاب سے بہت کچہہ فوائد حاصل کرسکین گے ۔ اور امید ہے کہ اگر تجربہ کار بڑے شکاری بہی اول سے آخر تک گہری نظر سے دیکہین گے تو یقیناً اونکے لیئے بہی مزید تجربہ اور معلومات کا ذریعہ ثابت ہوگی اور میری یہہ محنت اور کوشش رائیگان نجائیگی ۔ یہہ بہی مین امید کرتا ہون کہ جو لوگ اس کتاب سے کوئی مفیدبات حاصل کرین مجہے بہی دعائے خیر سے فراموش نکرین گے ۔

یہہ کتاب اٹہہ فصلون پر مشتمل ہے ۔

فصل اول ۔ دربیان بنادیق اسمین دیسی اور ولایتی بندوقون اور رائیفلون کے متعلق وضاحت کے ساتہہ بیان ہے ۔

فصل دوم ۔ ریوالور سوٹنگ ۔ اسمین چہوٹے بڑے طپنچون اور پستولون کے متعلق بیان ہے ۔

فصل سوم ۔ ہول ناسے اور رات کو شکار کہیلنا ہانکے اور میدان مین ہرنونکا شکار گاڑی وگراب سے اوسکے تمام طریقے درج ہین ۔

فصل چہارم ۔ متعلق شکار درندہ وچرندہ ۔

فصل پنجم ۔ پرندون کے حالات ۔

فصل ششم ۔ مگر ومچہلی کا شکار بندوق سے ۔

فصل ہفتم ۔ سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے ۔

فصل ہشتم ۔ اصول صید افگنی ۔

فصل اوّل در بیان بنادیق

دیسی بندوقین

بندوق لاہور کی اسکی نال زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی نال سے ملی ہوئی اور موری ذرا اونچی ہوئی تیر ڈیرھ پیسہ سے ٹکہ بھر تک ہوتا ہے اور مار حوض کی ہوتی ہے حوض تلی مین جو گڑھا ہوتا ہے اوسے کہتے ہین۔ وزن بھاری۔ مار اچھی۔ کندا اسید کا قیمت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روپیہ۔ یہ راجہ دان سنگھ کے حکم سے بنی تھی۔

بندوق خرم پور کی اسکی تمام شکل لاہور کی سی ہوتی ہے لیکن اوس سے ہلکی ہوتی ہے اور بعض آٹھ بالشت تک کی ہوتی ہے۔

بندوق رامپور کی زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی نال ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی اور موری ذرا اونچی ہوئی۔ بارمگت جیسا کندا اسید کا اور بعض بندوق کی کوٹھی پر پان یا سرو کا درخت بنا ہوا ہوتا ہے وزن مین بھاری ہوتی ہے مضبوطی اور صفائی مین عمدہ ہے۔ مار اکثر حوض کی ہوتی ہے پہلے اسکی قیمت تقریبًا سو روپیہ تھی۔ اسکی ایک دوکان کوٹہ مین بھی ہے۔

بندوق نرور کی اسکی نال ساڑہے چار بالشت لمبی ہوتی ہے اور تمام صورت رامپور کی سی ہوتی ہے مگر اس سے کسیقدر چھوٹی ہوتی ہے۔ بعض بندوق کی کھدائی موتی چور کی ہوتی ہے مار نلی اور حوض دونونکی ہوتی ہے۔ وزن مین بھاری تیر ڈیڑھ پیسہ بھر قیمتی پچاس روپیہ تک۔

بندوق امیر کی نال ساڑہے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے۔ وزن مین ہلکی پتلی موری نال سے ملی ہوئی اور لمبی۔ بندقلی اور نال پر کھڑا لہریا۔ کندا اسید کا پتلا اور مار اچھی مگر جھٹکا نہین بندوق

کی نال پر عشق پیچان - پہرا - گنڈیدار - داؤدی - چوخانہ نقوش ہوتے ہین سب سے بہتر کہرا لہریا ہی پہلے اسکی قیمت سو روپیہ تک تہی ۔

بندوق ٹہری کی یہہ ملک بندیل کہنڈ مین پائی جاتی ہے نال ساڑہی پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے نال سے کوٹہی کا فرق ڈیوڑہا ہوتا ہے - موری کوٹہی سے دو اونگل لمبی اوٹہی ہوئی (بیچ) سیدہا کتا ہوا کندا ایک تسو چوڑا اور دو تسو لمبا خمدار ہوتا ہے - نال پر کہدائی قلم کی باریک بعض سادہ کار مار نلی کی اور اچہی ہوتی ہے - وزن مین ہلکی تیر ڈیڑہ پیسہ بہر قیمتی تیئس روپیہ ۔

بندوق سبل گڈہ کی اسکی نال پونے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے اور نال سے کوٹہی کی موٹائی دونی ہوتی ہے بہاری موری کوٹہی سے ڈہائی اونگل لمبی - اور کچہہ اوٹہی ہوئی تیر ٹکہ بہر بچہ سیدہے کٹے ہوئے دیکٹیر بہاری اکثر ہاتہی دانت کی ہوتی ہے - مار نلی کی وزن مین ہتا بہاری قیمتی تیس روپیہ - یہ قردلی پہاڑ گڈہ مین بنتی ہے ۔

بندوق بوندی کی اسکی نال چار بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹہی ذرا بہاری موری نال سے ملی ہوئی جیسے ملکٹ کی نال پر کہدائی اور سادہ کار - وزن مین بہاری مار حوض نلی کی تیر ساڑہے بائیس ماشہ بہر جسکا اچہا پلا کم سب سے چہوٹی بندوق ہونے کی وجہ سے کندا ایک ہاتہہ اور ایک گرہ لمبا ہوتا ہے - قیمتی پچیس روپیہ ۔

قرابین ایک ہاتہہ اور تین اونگل نال ہوتی ہے موری دہتورے کے پہول جیسی کٹہ پہر دار ہوتا ہے یہ چہرہ اور گراب مارنے کے لئے کارآمد ہے - قیمتی بارہ روپیہ ۔

رومی یہ بہی قرابین کیطرح ہوتا ہے لیکن ہلکا خوبصورت اور نہایت مضبوط موری چوڑی قیمتی اٹہارہ روپیہ ۔

شیر بچہ - سب شکل قرابین کی سی ہوتی ہے لیکن چہوٹا ہوتا ہے یہ کمر مین باندہا جاتا ہے قیمتی آٹہہ روپیہ ۔

اون دوکانون پر جہان قرابین شیر بچہ وغیرہ بنتے ہین انگریزی رائفلون کی نقل بہی کیجاتی ہے - لیکن اونکا شیک پن کسی مصرف کا نہین ہوتا زیادہ فیر کرنے سے بگڑ جاتے ہین ۔

دیسی بندوقون کے متعلق چند تجربات

اگر کسی سوار کے ہاتھہ مین بندوق ہو تو اُس سے داہنی طرف بچکر نکلنا چاہیے اور بندوق کو دونون طرف چھاتی سے بندوق لگانے کی مشق کر لینا چاہیے کہ دشمن کو اسطرح سے بچ جانے کا موقع نہ ملے پیدل بھی یہہ مشق کر لیجائے تو کار آمد ہے اسلئے کہ بہرماری مین بعض وقات ضرورت پڑجاتی ہے ۔ بہرماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک دو بیٹری اور دوسری چو بیٹری ۔ دو بیٹری مین بیٹیرے بدلتے ہوئے دو خلاف سمتون مین فیر کئے جاتے ہین ۔ اور چو بیٹری مین چارون سمت بہرماری مین بڑی تعریف کی بات یہہ ہے کہ جلد فیر ہون اور آواز یکسان ہو ۔

بہرمار کرنے کی مشق اوّل صرف بارود سے کرنا چاہیے اور پھر جبکہ خوب مہارت ہو جائے تو گولی ڈال کر مشق کیجائے ۔ بہرمار ایسے موقع کے لئے کار آمد ہے جبکہ یکایک ہلا کر کے دشمنون کے سر پر پہونچنا مقصود ہو یا پیچھے ہٹتے ہوئے کہ دشمن زیادہ نقصان نہ پہونچا سکین ۔

اوّل درجہ کی بہرمار توڑے دار بندوق سے دوسرے درجہ کی قرابین سے اور تیسرے درجہ کی ٹوپی دار سے ہے توڑے دار بندوق سے بہرمار سب سے زیادہ قابل تعریف جب ہے کہ اسقدر لوازمات ہون ۔ بارود اچھی ہو ۔ کلیان اچھی ہون ۔ کہ اونپر نمی نہین آئی ہو ۔ اور سیسہ کی گولیان اگر تیز پیسہ بہر ہے تو پون پیسہ بہر علیٰ ہذا القیاس اسی مناسبت سے ہونا چاہئین ۔

احتیاط کے لئے چار پانچ کلیونکا منہ جلا کر چمڑے کے لنگر مین باندھ لینا چاہیے یا ایک کاٹ کا چکمہ تیار کیا جائے اور اوس مین پانچ چھہ سوراخ کر کے کلیون کے گہر بنائے جائین ۔ اور بندوق مین کُندے کے پچھلے حصہ مین ایک خاص جگہہ مخصوص ہوتی ہے وہان کیلون وغیرہ سے یہہ چکمہ جڑ دیا جائے ۔ کلیان منہ جلا کر ان سوراخون مین رکھدی جائین تاکہ پہلی کلی جو کام مین لائی جا رہی ہے اگر طوڑے کے پاس اگر بجھہ جائے تو دوسری کلی تیار مل سکے ۔

بارود کے سینگ پر لوہے کی نالی ہونا چاہیے جیسی کپّی کی ہوتی ہے ۔ منہ پر کمانی لگی ہو کہ آگ لگنے کا خطرہ نرہے ۔

گولیون کی طبارق بہی اسی قسم کی ہونا چاہیے کہ انگوٹھے سے دابتے ہی گولی آسانی سے

نکل آئے اور پہر مُنہ بند ہو جاوے ۔

بندوق کے کُندے مین پیچھے کی جانب آرپار ایک سوراخ کلی رکھنے کے لیئے کر دیا جاتا ہے ۔ بارش کے زمانہ مین اس سوراخ مین کلی نہایت محفوظ رہتی ہے ۔ اور سیلن وغیرہ کا بالکل اثر نہین ہوتا۔ اِسے کلی دان بہی کہتے ہین ۔

بندوق تین طرح کے نشانون پر لگائی جاتی ہے بلندی پر برابر سطح مین اور نشیب مین بلندی اور نشیبی نشانہ پر بندوق کی جہونک اور جسم کی جہونک دونون تُل کر ایک مناسبت پیدا کر لیتے ہین لیکن زیادہ تر برابر سطح مین بندوق لگانے کا اتفاق پڑتا ہے اور اس کے لیئے لازمی طور سے مشق کی ضرورت ہے ورنہ بندوق صحیح نہ لگے گی ۔

اس کی مشق کے لیئے ایک لکڑی پانچ ہاتھ لمبی اور پہونچے کے برابر موٹی جسکے سرے پر پانچ سیر وزنی پتھر بندہا ہو لیجاۓ اور روزمرّہ دن مین کئی کئی بار چہپائی جاۓ ۔ اِس مشق کے بعد بندوق چہپانے مین کوئی دقت نہ ہوگی ۔

بندوق کا جسقدر پلا ہو اوس سے آدہے فاصلہ پر نشانہ لگانا چاہیئے ۔ بہاری نشانہ کو باریک چیز پر رکہکر مثلاً لیمو وغیرہ کو کسی ڈورے یا تار مین معلق لٹکا کر نشانہ لگانا اور باریک نشانہ کو بہاری چیز پر مثلاً بڑی سی لکڑی پر سوئی گاڑ کر اور اوس پر موم لگا کر چاول کا دانہ کہڑا کر کے نشانہ لگانا سخت غلطی ہے ضرور نشانہ خطا ہوگا اور کبہی صحیح نہ لگے گا ۔

بندوق بہرنے کا طریقہ یہہ ہے کہ پنترے سے کہڑے ہوکر بائین پیر کے قریب بندوق کا کُندہ رکہکر کہڑی کر لو اب نال مین گز ڈالکر بارود ڈالو نلی دار بندوق ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکہو کہ بارود کی آنتی نہ پڑے ۔ پہر گز نکال کر گولی ڈالو گولی ایسی ہو کہ گز کے اشارے سے دوڑتی چلی جاۓ ۔ پہر اولٹا پیر بڑہا کر داہنے پیر کی ران پر بندوق کا ایڑہ لگا کر پیالہ مین رنجک ڈالو ۔

(رنجک اگر زیادہ جمادی جائیگی تو آنکہونکو سخت نقصان پہونچے گا) پہر جلتی ہوئی کلی کو طوطہ پر چڑہا دو ۔ چہپانے مین توڑے دار بندوق ہو تو کہنی کو کندہے کے برابر رکہو اور چوڑے ایڑے کی بندوق ٹوپی دار یا پتہر دار ہو تو کہنی کو بغل سے ملائے رکہو ۔ اب دیدبان کے بیچ مین لکہو ہے

شست ملا کر آگ دیدو۔

کسی وقت رنجک اوڑ جائے اور بندوق نہ چلے تو بڑی احتیاط لازم ہے بندوق کی نال کو نیچے جھکائے رکھنا چاہیے اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ ہوا لگتے ہی بندوق چل جائے ۔ (فاصلہ کے نشانہ پر اوپر) اور (قریب کے نشانہ پر جڑ مین) شست باندھنا چاہیے اگر ہوا تیز ہوگی تو گولی صحیح نہین لگے گی ۔ ایسے موقع پر ہوا کی رعایت ضرور رکھنا چاہیے ۔ اسیطرح پانی مین تیرتے ہوئے جانور زمین پر دوڑتے ہوئے جانور اور آسمان پر اوڑتے ہوئے جانور پر آگے پیچھے داہنے اور بائین گولی اندازہ کرکے لگانا چاہیے ۔

آواز پر گولی لگانا

آواز پر بندوق لگانے کی اسطرح مشق کرنا چاہیے کہ بندوق لگانیوالا اپنی آنکھون پر پٹی باندھ لے دوسرا شخص لمبی لکڑی سے نشانہ پر کھٹکا کرے اور خود کھٹکے پر بندوق چھتیا لے تیسرا شخص قریب بیٹھا ہوا اندازہ کرتا جارہا ہو اور جب بندوق نشانہ سے ملجائے فوراً فیر کرنے کی اجازت دیدے ۔ اسطرح مشق کرنے سے بندوق صحیح لگنے لگے گی ۔ اسلئے کہ ہاتھ اور کان آشنا ہوجائین گے ۔ اور فوراً اندازہ پر کام کرنیکے مشتاق ہوجائین گے ۔

اگر کبھی دشمن کو بندوق سے اسطرح مارنا منظور ہو کہ اوسکے جسم پر زخم کی کوئی علامت نہو اور نہ جسم سے خون نکلے تو اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ بندوق مین بارود اسقدر بھری جائے جسقدر شیر وغیرہ کے لئے درکار ہوتی ہے اوسپر موم جامہ کا ڈاٹ لگادو اور پھر آدھی نال تک پانی بھردو اور اوسمین تین پیسہ بھر ریگ ڈالدو اور آٹھہ قدم کے فاصلہ سے کسی مہلک جگہہ ماردو اوسکا کام تمام ہوجائیگا ۔ اور جلد پر کوئی زخم نمایان نہوگا ۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ پہلی مقدار کی بارود ڈالکر اوسیطرح موم جامہ کا ڈاٹ لگایا جائے اور مور کے پرون کی جڑین پوری پوری آدھ آدھ اونگل کاٹ کر اونمین پارہ بھر دیا جائے اور منہ پر موم لگادیا جائے انمین سے تین نلکیان بندوق مین بھر کر جسم پر کسی مہلک جگہہ نشانہ لگایا جائے ۔

کبہی ایسا اتفاق ہو کہ دشمن گہٹنے سے گہٹنا ملائے بیٹہا ہو یا کوئی سرنگ وغیرہ یا سیڑہی یا ڈہو تو ایسے موقع کے لیے یہہ صورت اختیار کرنا چاہیے کہ اوسکے برابر دوزانو ہوکر بیٹہہ جاؤ (لیکن ٹوپیدار بندوق ہو) پہر اپنی داہنے ہاتہہ کی بڑی اونگلی سے تو لبلبی پر زور دو اور انگوٹہے سے گہوڑے کو چڑہاؤ (لیکن یہہ کارروائی دشمن کی آنکہہ بچا کر سینہ کی آڑ مین ہو) دشمن تمہارے بائین طرف بیٹہا ہے تو بائین ہاتہہ سے اپنی بندوق کو ہتہی سے ڈیڑہ ہاتہہ اوپر سے پکڑ دو اور داہنا ہاتہہ معمول کے موافق رکہو پہر اپنی بندوق کو اپنے سر پر اوٹہا لو بایان ہاتہہ نیچا کر لو اور داہنا اونچا اور داہنے ہاتہہ کی اونگلی سے کل دابدو جہان پر رکہکر ماروگے وہین گولی لگے گی ۔

انگلش میک یا ولایتی بندوقین

مزل لوڈنگ گنز یعنی ٹپاکیدار بندوقین

سب سے پہلے ٹپاکیدار اور کارتوسی چہرہ کی بندوقون کے متعلق قابل ذکر یہہ امر ہے کہ یہہ کسقدر مختلف بور یعنی نمبر کی ہوتی ہین اور بگ شاٹ یعنی گراب - چہرہ - اور گولی - تینون چیزون کے لیے کون کون سے بور زائد موزون ہین ۔

تو جہان تک دیکہا معلوم ہوا کہ مزل لوڈنگ گن چہوٹے سے چہوٹے بور کی بتیس ۳۲ نمبر کی ہوتی ہے اور بڑے سے بڑے بور کی چار نمبر کی - اکثر چار بور کی یکنالی بندوق بنائی جاتی ہے اور عام طور سے بتیس ۳۲ بور - سولہ ۱۶ بور - چودہ ۱۴ بور - بارہ ۱۲ بور - دس ۱۰ بور - آٹہہ ۸ بور - اور چار ۴ بور کی ہوتی ہین - لیکن بعض بندوقین بارہ ۱۲ اور دس بور کے درمیان گیارہ ۱۱ بور کی بندوق ساز بنا دیتے ہین - جو گولی اور گراب دونون کا کام اچہا دیتی ہین - بعض تیرہ اور بعض پندرہ بور کی بہی ہوتی ہین اور یہہ بہی موزون بور ہوتے ہین - اب یہہ بہی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ چہرہ کس کس نمبر کا ہوتا ہے - لہذا ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

پیمانہ چہرّہ و گراب وغیرہ

D ● 2600 Per oz	12 ● 1250 Per oz.	11 ● 1040 Per oz	10 ● 850 Per oz	9 ● 580 Per oz.
8 ● 450 Per oz.	7 ● 340 Per oz.	6½ ● 300 Per oz.	6 ● 270 Per oz.	5½ ● 240 Per oz.
5 ● 218 Per oz	4 ● 172 Per oz.	3 ● 140 Per oz	2 ● 122 Per oz.	1 ● 104 Per oz.
B ● 98 Per oz.	2/B ● 84 Per oz.	3/B ● 66 Per oz.	A ● 56 Per oz.	2/A ● 48 Per oz.
3/A ● 40 Per oz.	SSSG ● 15 Per oz.	SSG ● 11 Per oz.	SG ● 8½ Per oz.	LG ● 6 Per oz.

عمدہ دونالی ٹپاکیدار بندوق بارہ یا دس نمبر کی ہوتی ہے اور بہتر بندوق جے پرڈی بندوق ساز کی دوکان کی یا لینکاسٹر کی دوکان کی ہوتی ہے۔ ویسٹلی ریچارڈ کی بہی نہایت عمدہ ہوتی ہے جو اکثر شکاریون نے استعمال کی ہے اور تجربہ کیا ہے اور مین نے بہی بہت سے بندوق سازون کی عمدہ بندوقین استعمال کی ہین اور تقریبًا اپنی ہی بندوق کو فوقیت حاصل ہونے کی کوشش کی ہے لیکن میری آزمایش مین جے پرڈی اور ویسٹلی ریچارڈ کی بندوقین بڑے شکارون کے واسطے نہایت بہتر ہین جنکی عمدہ ساخت کے علاوہ کام بہی قابل قدر ہین۔

بلیٹ بور بندوق بلیٹ بور بندوق مین دس نمبر چہرہ سے (۳ - اے) چہرہ تک استعمال کیا جائے نہایت عمدہ کام دیتی ہے اور جسقدر بہی باریک چہرہ ہوگا خصوصیت کے ساتھہ کارآمد اچھا ہوگا۔ اسکی گولی بہ نسبت اور بندوقون کے کسیقدر زیادہ فاصلہ تک کام دیتی ہے۔ لیکن موٹا چہرہ یا گراب ۳-ایس جی سے ایل جی تک بہت خراب پہیکتی ہے

اور اچھّا کام نہین دیتی بلکہ اکثر قریب سے مس ہو جاتی ہے ۔ چھوٹے ہرنون یا مول کے شکار مین اگر گراب ۳ - ایس جی بھی استعمال کیے جائین تو زیادہ سے زیادہ پچیس۲۵ گز کے فاصلہ تک کام دیسکینگے - مول کے شکار مین زیادہ تر ۳ - اے یا ۳ - ایس جی ہی استعمال کرنا چاہئین ۔

سولہ۱۶ بور بندوق اسمین دس نمبر چہرہ سے ۳ - ایس جی تک کہیلنا چاہیے اس سے بڑے نمبر بجز بی کام ندینگے ۔ ہان گولی اچھّا کام دیگی - مول پہ اگر قریب سے پچیس۲۵ گز کے فاصلہ تک سے کام لیا جائے تو ۲ ایس جی بھی ٹھیک کام دینگے ۔

چودہ بور بندوق یہہ بور کسیقدر ٹھیک اور موزون ہے اسمین چہرہ نمبر دس سے ۲ - ایس جی تک خوب کام دیتا ہے ۔ لیکن اگر ۳ - ایس جی سے مول کے شکار مین پچاس۵۰ گز تک کام لیا جائے تو نہایت اچھّا کام دیگی - زیادہ بڑے گراپ ۴ - ایس جی اس مین بھی نہایت عمدہ کام دینگے - گولی معمولی اچھّا کام دیتی ہے ۔

بارہ۱۲ بور بندوق یہہ بور نہایت موزون ہے ۔ اسمین چہرہ گراپ - گولی تینون چیزین یکسان کہیلی جاتی ہین اور اپنی اپنی زد پر ہر ایک چیز عمدہ کام دیتی ہے ۔ لیکن چہرہ نمبر آٹھ سے ۲ - ایس جی تک بہت خوب ہے - اور زیادہ بڑے یعنی ایس جی سے ایل جی تک بہتر نہین ۔

گیارہ۱۱ بور بندوق یہہ بندوق بمقابلہ تیرہ۱۳ بور کے بارہ۱۲ بور کی بندوق سے زیادہ اچھی ہے اسمین ایس جی گراب بھی ٹھیک کام دیتے ہین اور گولی بھی بارہ۱۲ بور کے برابر فاصلہ تک کام دیتی ہے اکثر میرے ساتھ کے شکاریون نے ایس جی گراب سے چالیس۴۰ پچاس گز کے فاصلہ سے سامہر تک مار لئے ہین - گراب اونکی پسلیون پر لگے اور او نہین قدمون گر گئے ۔

دس۱۰ بور بندوق یہہ بڑے گراب کے واسطے مخصوص ہے اور نہایت اچھا کام دیتی ہے گیارہ۱۱ سے لیکر چار۴ بور کی بندوق تک مرغابی و قاز وغیرہ کے جھنڈ پر لگانے کے لئے موزون ہین اور مول پر یا شب کو مالے کے شکار مین ہرنون کی ڈار پر بھی لگائی

جائین تو بہی مفید ہین ۔ دنس بور سے مین نے رات کو ماسے مین چار چار پانچ پانچ ہرن گراۓ سے ایک فیر مین مار لئے ہین ۔ اور بڑے شکار مین رات کے وقت گولی ہی استعمال کیجاۓ تو موثر ثابت ہوگی ۔ مین بسا اوقات سام رچھ وغیرہ کے شکار مین اسکو استعمال کرتا ہون شیر وغیرہ یا اس قسم کے دوسرے جانورون پر درخت یا کسی بچت کی جگہہ سے لگائی جاۓ تو اندیشہ نہین ۔

نو اور آٹھہ بور بندوق اسمین نمبر چہہ چہرہ سے بڑے سے بڑے گراب ایل جی تک نہایت عمدہ کام دیتے ہین اور دنس بارہ ۱۲ نو ۹ آٹھہ نمبر کا چہرہ اچھا کام نہین دیتا ۔ گولی قریب کے فاصلہ زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے بخوبی کام دیتی ہے اور رات کے شکار مین دنس نمبر کیطرح یہہ بہی کار آمد ہے ۔ بلکہ اوس سے اسکی گولی کسیقدر زیادہ موثر ہے

چار بور بندوق یہہ سب سے بڑے بور کی بندوق ہے اور لوگ اسے کم استعمال کرتے ہین ۔ مگر بڑے شکارون کے لئے بڑی کار آمد ہے زیادہ تر یکنالی ہوتی ہے اور شاذ و نادر دونالی ۔ گولی چالیس گز تک نہایت اچھا کام دیتی ہے بڑے جانورون کے لئے رات کے شکار مین بہت مناسب ہے لیکن زبردست آدمی اسے استعمال کر سکتا ہے ۔ گراب ہر قسم کا کام دیتا ہے ۔

بریچلوڈنگ گنز

چہرہ کی کارتوسی بندوقین

بریچلوڈنگ گنز بہی مختلف بور ۔ چار سو دنس ۴۱۰ بور ۔ اٹھائیس ۲۸ بور ۔ بیس ۲۰ بور ۔ سولہ ۱۶ بور ۔ بارہ ۱۲ بور ۔ دنس بور ۔ آٹھہ ۸ بور اور چار ۴ بور کی ہوتی ہین ۔ انکے علاوہ اور بہی بور ہوتے ہین مثلاً چار سو دس ۴۱۰ سے چہوٹی تین سو ساٹھہ ۳۶۰ بور کی اور بارہ ۱۲ بور سے چہوٹی چودہ ۱۴ بور کی لیکن یہہ کم استعمال کیجاتی ہین چونکہ انمین کوئی خوبی نہین پائی جاتی ۔ تین سو ساٹھہ ۳۶۰ چہوٹی ہونے کی وجہ سے چہرہ وغیرہ کا اچہا کام نہین دیتی ۔

چار سو دس بور بندوق یہہ بندوق چہوٹے پرندون کے شکار کے لئے نہایت موزون

ہے۔ اس سے چھرہ نمبر آٹھہ و چھہ سے تیتر اور بٹیر وغیرہ اوڑتے ہوئے بڑی لطف سے شکار ہوتے ہین اور چھرہ نمبر چار اور چھہ سے مرغابی اور خرگوش تک بخوبی شکار ہو سکتے ہین پچیس ۲۵ یا تیس ۳۰ گز کے فاصلہ سے۔ گولی سے مول بارات کو مانے مین ہرن شکار کیے جاتے ہین تو اکثر تو وہین گر جاتے ہین اور بعض سو پچاس گز بھاگ کر گرتے ہین۔ مین نے اسی گولی سے جرک اور سور تک مارے ہین۔ ایکمرتبہ مین نے ایک کالا ہرن مارا اور ایک قریب کی جھاڑی مین ذبح کرکے چھوڑ دیا اتفاق سے ایک زبردست جرک اوسکے خون کی بو پر آگیا۔ پچیس ۲۵ گز کے فاصلہ سے مین نے اوسکے گولی لگائی گولی پیٹ پر لگی اور وہ وہین رہگیا۔ گرنے کے بعد وہ بُری طرح زور سے چلاتا تھا اور اوٹھنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا آخر احتیاطاً ایک گولی گردن پہ اور لگادی کہ وہ فوراً مر گیا۔ دوسری شب کو اسی بندوق سے ایک جرک اور کئی سور اور مارے بہرحال یہہ بندوق چھوٹی۔ ہلکی اور خوشنما ہے اور بڑی کارآمد ہے۔

اٹھائیس ۲۸ بور بندوق یہہ باریک چھرہ سے لیکر ۲ – اے تک نہایت عمدہ مارتی ہے۔ اور مین نے اکثر ۳ – اے چھرہ سے مولیر ہرن مارے ہین۔ گولی بھی بڑے تیر کی اور بندوقون سے دور اور صحیح مارتی ہے۔ اوڑتی ہوئی مرغابیان اور تیتر وغیرہ کے لئے بھی نہایت موزون ہے۔ میرے نزدیک ہیمرلیس ایجیکٹر اور نن ایجیکٹر دونون ہی اس کام کے لیے موزون ہین اگر ۲۸ بور ہون۔

بیس ۲۰ بور بندوق اسکی تمام صفتین ٹوپیدار کے مطابق ہین۔ فرق صرف یہہ ہے کہ حال مین چند گولیان ایجاد ہوئی ہین جنکے نام متھال وسٹرکٹر اور رتھبیری ہین۔ علاوہ ازین روڈا نے بھی وسٹرکٹر مثل رتھبیری کے ایجاد کی ہے لیکن مشہور اور مفید وہی ہین جنکا حال آیندہ مفصل بیان کیا جائیگا۔

متھال اور رتھبیری دونون قسم کی گولیان اس بندوق مین نہایت کارآمد اور موثر ہین۔ ٹوپیدار کے گول سانچہ کی گولی سے تقریباً دوگنا جھٹکا دیتی ہین۔

سولہ ۱۶ بور بندوق یہہ چھرہ کے واسطے موزون ہے۔ ۳ – ایس جی تک چھرہ اسمین

خوب کام دیتا ہے - خوفناک جانور تیندوے ریچہہ وغیرہ تہال مارو ہیری گولی سے بچت کی جگہہ سے شکار کیئے جاسکتے ہین باقی تمام باتین مزل لوڈنگ کے مطابق ہین -

بارہ بور بندوق اس کا نہایت موزون بور ہے - اگرچہ کارتوسی بندوقون مین یک شاٹ یعنی بڑے گراب اچہا کام نہین دیتے لیکن اگر اسکے کارتوس خاص صورت اور ترکیب سے بہرے جائین تو اسے اور بور پر فوقیت حاصل ہوجاتی ہے (کارتوس بہرنے کی ترکیب کسی جگہہ بیان ہوگی -)

چہوٹے تیر کی بندوقون مین کم از کم یہہ نقص ضرور ہوتا ہے کہ اگر بڑے چہرہ کے کارتوس ترکیب سے بہرے ہون تو اونکے معمولی کام مین کمی واقع ہوجاتی ہے اور اچہا کام نہین دیتین - لیکن اسکے خواہ کیسے ہی معمولی طور سے کارتوس بہرے ہون یہہ اپنا کام صحیح پیمانہ پر دیتی ہے - گولیان تہال - رو ہیری - ڈسٹر کٹر تینون نہایت عمدہ کام دیتی ہین - اور خوفناک شکار پر بیدہڑک استعمال کیجاسکتی ہین - تہال گولی سے مین نے تیندوے مارے ہین جو گولی کہاتے ہی گر پڑے -

کارتوسی بندوقون کے واسطے یک شاٹ یعنی گراب کے کارتوس بہرنیکی خاص ترکیب ضرور ہے اگرچہ اچہا کام لینا منظور ہے - کیونکہ دوکان کے بہرے کارتوس ۳ ایس جی تک تو عمدہ کام دیتے ہین لیکن اس سے بڑے سائز کا شاٹ جب تک خاص طور سے نہ بہرا جائے اسوقت تک خوب کام نہین دیتا -

دس بور بندوق یہہ بڑے شاٹ کے واسطے ہرنون کے جہنڈون اور چرندون کی قطارون مین لگانے کے لئے نہایت کارآمد بندوق ہے - ایس جی شاٹ کے بہرے کارتوس ہمیشہ اچہا کام دیتے ہین - متذکرہ بالا گولیان خوفناک شکار پر بیدہڑک استعمال کیجائین کوئی اندیشہ کی بات نہین - اور معمولی ٹہوس گولیان بہی ٹہیک کام دیتی ہین - اگر اپنی بچت اور حفاظت کی جگہہ سے استعمال کیجائین -

اٹہہ بور بندوق یہہ دس بور کے مطابق ہے اور بڑے گرابون کے لئے ٹہیک ہے - بڑے اور خوفناک شکار پر ٹہوس گولی ہی بہتر ہے -

چار بور بندوق یہہ آٹھہ بور کے مطابق ہے بلکہ بڑے شکار پر زیادہ بیدھڑک طریقہ سے کوئی استعمال کیجا سکتی ہے۔

مین جن جن بندوقون کو ترجیح دیتا ہون تو اپنے تجربہ کے وثوق پر۔ اور مین اس بات کا معترف ہون کہ اکثر صاحبان مجہسے زیادہ سمجہتے ہونگے۔ اور اپنی مرضی سے دوسری بندوقون کو ترجیح دینگے۔ لیکن مین یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مین ہمیشہ خاص طور سے شکار سے دلچسپی لیتا رہا ہون اور معمولی سی معمولی بات مین بہی جہان بین کرکے کچہہ نہ کچہہ ضرور نتیجہ نکالا ہے۔ لہذا مین اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہون کہ میری رائے محض رائے ہی نہو گی بلکہ ممکن ہے کہ بڑے بڑے تجربون کا لب لباب ہو۔ جہان تک تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ ڈبلیو ڈبلیو گرینر کی بڑہیا جو ہر دو نالون کی ہیمرلیس شاٹ گن ڈماسکس بیرل جسکی دونون نالین فل چوک ہون نہایت اچہی ہے۔

کاکسول اینڈ ہیریسن کی ہیمرلیس چوک بور ایجیکٹر بندوقین اچہی ہوتی ہین۔

گرینر کی بہی ہیمرلیس چوک بور عمدہ۔ مضبوط۔ جہٹکے اور پلے سے مارنیوالی بندوق ثابت ہوئی۔

چنانچہ میرے پاس اگرچہ پرانی بندوق ہے اور خود میرے استعمال مین برسون سے آرہی ہے لیکن ایسی شان کی بندوق ہے کہ اوسکی کسی چیز مین ابتک کوئی نقص نہین اور اب بہی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی بنی ہوئی ہے۔

ویسٹلی رچارڈ ڈماسکس بیرل ہیمرلیس اور لنکاسٹر ڈبلیو جے جیفری کی ہیمرلیس بہی عمدہ ہین۔ الگزنڈر ہنری کی چوک بور جو ہر دو نالون کی ہیمرلیس اگرچہ قیمتی ہوتی ہے لیکن شبک خوبصورت اور دور مارنے والی عمدہ بندوق ہے۔ اور بڑے آدمیون کے رکہنے کے قابل ہے اگر سنگل ٹریگر کی ہو تو اور بہی بہتر ہے۔ اس مین خوبی یہہ ہوتی ہے کہ اوسکی ایک ہی لبلبی سے کہٹکا ہٹانے سے جونسی نال چاہو چلا سکتے ہو۔ پہلے بائین اور پہر داہنی یا پہلے داہنی اور پہر بائین اکثر ہیمرلیس مین یہہ نقص ہوتا ہے کہ اگر دونون نالین چلانا منظور ہوتی ہین تو جلدی مین ایک ساتہ چل جاتی ہین۔ اسسے بندوق کو

تو یہہ نقصان پہونچتا ہے کہ کُندا خراب ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور شکاری کو یہہ صدمہ پہونچتا ہے کہ اوسکے دہمکے سے سر مین درد ہو جاتا ہے۔ دونون نالین ایک ساتہہ چلنے سے ہر بندوق دہمکا دیتی ہے۔ لیکن ایک لبلبی والی بندوق مین یہہ اندیشہ نہین کیونکہ اوسکی نالین یکے بعد دیگرے چلتی ہین۔

بندوق کی نالین تین قسم کی بنائی جاتی ہین۔ سائیلینڈر بیرل۔ موڈیفائڈ چوک۔ یا امپروڈ سائیلنڈر۔ اور فل چوک۔

سائیلینڈر سائیلنڈر نال بارہ ۱۲ نمبر کے کارتوس کے بنائی گئی ہے۔ یہہ مُنہ پر سے بہی بارہ ۱۲ نمبر کی ہوتی ہے۔ اسمین چہرہ پہیلا ہو لگتا ہے اور زیادہ دور نہین مار سکتی

موڈیفائڈ چوک یا امپرود سائیلنڈر جو بریچ یعنی پیچہے سے بارہ ۱۲ بور اور مزل یعنی منہ پر سے تیرہ ۱۳ بور ہوتی ہے یہہ چہرہ اچہا مارتی ہے اور بمقابلہ سائیلینڈر کے اس کے چہرہ کی مار دور تک ہے۔ گراب کے لیئے دونون یکسان ہین۔ اسمین تیرہ نمبر کی ٹہوس گولی چل سکتی ہے۔ اور سائیلینڈر مین بارہ نمبر کی۔

فل چوک یہہ نال بریچ پر سے بارہ ۱۲ بور کی ہوتی ہے اور آگے تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہان تک کہ مزل پر تقریبًا دو انچ کے ایک گنبڈا ہوتا ہے اور یہان پر چودہ ۱۴ بور ہو جاتی ہے۔ اسمین گولیان تہال۔ روہیری۔ اور دسٹر کٹر تینون چل سکتی ہین۔ اور نہایت اچہا کام دیتی ہین۔ ٹہوس سانچہ کی گولیان بہتر ہے کہ نہ چلائی جائین چونکہ مین نے دیکہا ہے کہ اکثر نال پہٹ گئی ہے۔ نو ایجاد گولیان تینون قسم کی نالون مین چل سکتی ہین۔

لینکاسٹر کی ایک بیس ۲۰ بور کی چار نالی بندوق جسکی دو اوپر اور دو نیچے نالین تہین اور صرف ایک ہی لبلبی تہی اور چارون نالون کے لیئے ایک ہی فورٹہاٹ تہی۔ مین نے استعمال کی ہے۔ ہر ایک نال باری باری سے چلتی ہے اور یہہ اختیار ہے کہ نالین کس ترتیب سے چلائی جائین۔ اس دوکان پر اسی قسم کے چار نالے تمنچے بہی ہوتے ہین جنکو مین نے استعمال کر دیکہا ہے۔ Smooth bore یعنی بغیر خاردنکی ۴۵۵ بور کے

ہوتے ہین نیز جسر بور کے چہاپو نہو اسکتے ہو۔ یہہ نہایت نردرزا ہوتے ہین۔ اسی دوکان پر اسموتہ بور یعنی بیچار کی رائفلز بہی ہوتے ہین نیز کالنڈین وغیرہ بہی۔

نو ایجاد گولیان

اور پہر گولیون کے تین نام تبلائے گئے ہین لہذا ہر ایک کا حال مفصل لکہا جاتا ہے

نہتال گولی ذیل کی شکل کی گولی مین چار ٹکڑے جڑے ہین۔ یہہ مشین سے بنائی جاتی ہے۔ اور ہر ٹکڑے کے جوڑ پر ایک فولادی باریک پتی کا ٹکڑا اینٹہری کی طرح چسپان ہوتا ہے۔ یہہ جانور کے جسم مین پہونچکر چار ٹکڑونمین پہٹ جاتی ہے۔ زیادہ گہری پہونچتی ہے اور نہایت سخت جہٹکا دیتی ہے کہ جانور بالکل بیکار ہوجاتا ہے۔

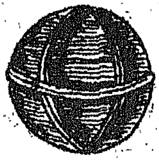

نہتال گولی بیرونی شکل مین

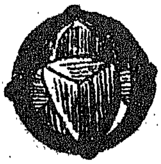

نہتال گولی اندرونی شکل مین

روہیری گولی یہہ لمبی گولی ہوتی ہے یا بندر والے کی ڈگڈگی کی شکل کی ہوتی ہے اسمین چکردار سوراخ ہوتے ہین کہ ہوا کی قوت پاکر برماتی ہوئی جانور کے جسم مین داخل ہو جاتی ہے۔ یہہ بیچارکی بندوق مین چلائی جائے تو رائفل کی گولی کیطرح ثابت ہوگی سو گز کے فاصلہ سے نہایت اعلے پیمانہ پر کام دیتی ہے اگر چوک بور سے چلائی جاتی ہے تو جانور کے جسم مین پہنچکر ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ اور سائیلینڈر بور سے چلائی جاتی ہے تو ٹکڑے نہین ہوتی بلکہ ایک چپٹی چوڑی ٹکیہ بنجاتی ہے دونون صورتون مین جو مہلک زخم پہونچاتی ہے۔

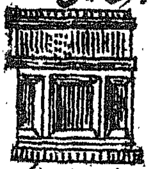

روہیری گولی۔

ڈسٹرگٹر گولی۔ یہہ کسی قدر لمبی ہوتی ہے۔ اور اسکے آگے اور پیچہے گنڈے

ہوتے ہین اسمین سیسے کے گولیاں چادر ہین سولہ چھوٹی گولیان ہوتی ہین۔ اور خدا
ہر ایک کی جسامت ۳-اے چھرہ کے برابر ہوتی ہے۔ گولی پہٹتے ہی یہ جانور کے
جسم مین بکھر جاتی ہین اور جانور کو نہایت مہلک زخم پہونچاتے ہین کہ جانور بیکار ہو جاتا
ہے۔ اور جانبر نہین ہوتا۔

ڈسٹرکٹر گولی بیرونی شکل مین

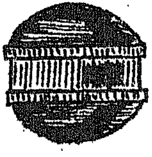

ڈسٹرکٹر گولی اندرونی شکل مین جسمین
سولہ چھرہ ۳-اے کی برابر ایک سیسے کی گولیاں ہوتی ہین

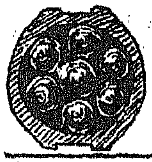

* * *

چھرّہ کی بندوقون مین یہہ گولیان رائفلز کی گولیون کے برابر کام دیتی ہین اور چونکہ
چھرّہ کی بندوق شکاری کے ہاتھ پر جمی ہوتی ہے اس لئے نہایت جلد ایم یعنی ملسکتی ہے
خوفناک شکار پر اگر فوری فیر کرنے کا موقع ہو تو چونکہ رائفل مین دیدبان ہوتا ہے جسکے
ایم کے لئے وقفہ کی ضرورت ہو اور شکاری گھبرا کر فوراً لبلبی دبا دیتا ہے جسکا نتیجہ اکثر یہ
ہوتا ہے کہ رائفل مس ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے موقع کے لئے بندوق اور یہہ
گولیان زیادہ بہتر ہین۔ کہ اگر کوئی درندہ حملہ آور ہو تو فوراً فیر کیا جاسکے اور خطا نہو۔
مین نے ان تینون گولیون کی نیلون پر آزمایش کی ہے بتہال گولیان تین مرتبہ
نیلون پر لگائین دو مرتبہ تو نیل اوسی جگہہ گر گئے اور ایک مرتبہ پہر یہ گولی کہا کر پچاس
گز پر جا کر گرا لیکن قریب المرگ حالت مین۔ اور روتہیری گولی سے ستّر گز بھاگ کر مرا
گرا دوسرا اسّی گز اور تیسرا پچپن گز تک لڑکہڑاتا ہوا جا کر گرا۔
ڈسٹرکٹر گولی ایک نیل کے پٹّہ پر لگی یہہ گولی چالیس گز سے لگائی گئی تہی۔ وہ گولی
کہاتے ہی گھوڑے کی طرح الف ہو کر گرا اور پہر گھٹنے ٹیک کر اوٹہا اور چلدیا چونکہ رات
کا وقت تہا اسوقت تو پتہ نہ چلا لیکن وہان سے دو میل کے فاصلہ پر صبح کو دیکہا کہ
بہت خراب حالت مین لنگڑاتا ہوا تین ٹانگون سے آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ بیٹھہ بھی گیا تھا لیکن مولیشی کے آجانے سے پہر اوٹھکر چا رہا ہے ۔ مول کرکے دوسری گولی دوسرے پٹھے مین اور لگائی اور اس مرتبہ وہین رہگیا ۔

ایک دوسرے موقع پر ایک روجہڑی کے بغل مین گولی لگی وہ دو سو گز جاکر چکر کہانی لگی یہان تک کہ ہم قریب پہونچ گئے اور آخر دم پکڑ کر اوسے گرایا ۔

ایک مرتبہ رات کے وقت ایک نیل بغل پر گولی کہاکر چلا گیا اور پہر صبح تین سو گز پر مردہ ملا ایک نیل پسلی پر گولی کہاکر ہزار گز تک بہاگتا چلا گیا اور پہر مول کرنے پر دوسری گولی کہاکر گرا بہرحال ان تمام آزمائشون سے یہہ نتیجہ نکلا کہ سب سے پُر اثر لیتھال گولی ہے دوسرے درجہ روہیری اور تیسرے درجہ ڈسٹر کٹر ہے ۔

شیل یعنی پہٹنے والی گولیان

شیل گولیان اگرچہ کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن میرے تجربہ مین دو قسم کی اچھی ثابت ہوئین ایک رائفل کے واسطے اور دوسری چہرہ کی بندوق کے واسطے ۔ پہلی —— فورسیتھ شیل گولی جو رائفل مین چلتی ہے لمبی گولی ہوتی ہے Forsyth shed. دوسری Madies Sfricalls میڈز سیفریکل شیل گولی بم کی بندوق مین ہی چل سکتی ہے لیکن سائیلنڈر بیرل مین ۔

فورسیتھ شیل گولی اس کا سانچہ خاص قسم کا ہوتا ہے ۔ دو حصے علحدہ علحدہ ڈہالے جاتے ہین ایک پیندے کا دوسرا اوپر کا حصہ پہر اسمین پہٹنے والا مصالحہ بہر کر مشین مین خوب دبایا جاتا ہے ۔ یہان تک کہ دونون ٹکڑے ایک جان ہو جاتے ہین ۔ فورسیتھ شیل نرم کہال کے خوفناک شکار کے لئے اسلئے زیادہ موثر ہے کہ ایکسپریس کی ہلکی [illegible] گولیونکی طرح تہوڑا حصہ توڑ کر اور بغیر جانور کو مہلک صدمہ پہونچائے خود برباد نہین ہو جاتی بلکہ خوب گہری بیٹھتی ہے اور بڑے بڑے ٹکڑے پوڈر کے زور سے اندر دور دور پہونچکر زخم پہونچاتے ہین ۔

میڈز سیفریکل شیل گولی اس کا بنانا آسان ہے خصوصًا تانبے کی گولیان

ایک جانب سوراخ ہوتا ہی بن ہی سکتی ہین اور بنی ہوئی تیار ہی ملتی ہین۔ بارہ ۱۲ بور کے لایق سانچہ مین جسکا قطر آدھ انچہ ہوتا ہی ایک کیل جو لکڑی کے دستہ دار ہوتی ہے پہنا دیجاتی ہے اور خلو جگہ میڈز شیل کے سانچہ کی اوس کیل کو اندر لے لیتی ہے یہہ سانچہ معمولی گولی ڈہالنے کا سا ہوتا ہے۔ لیکن اسمین اوپر نیچے دو سوراخ ہوتے ہین ایک سیسہ ڈالنے کا اور دوسرا کیل کا جب سیسہ منہ سے ڈالا جاتا ہے تو تانبے کے چارونطرف سیسہ جمجاتا ہے۔ اور گولی کے درمیان مین ایک سوراخ رہجاتا ہے۔ جسمین پہٹنے والا پوڈر بہر دیا جاتا ہے۔ اور منہ پر موم لگا دیا جاتا ہے انگریزی بہرے ہوئے میڈز شیل مین ممکن ہے کہ اور کوئی خاص پوڈر ہوتا ہو لیکن مینے ذیل کا سفوف تیار کرکے تجربہ کیا تو نہایت مفید ثابت ہوا۔

کلاریٹ آف پٹاس اور سرمہ دونون کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیسکر ہموزن ملاکر سفوف تیار کیا جائے۔ اور گولی کے سوراخ مین پولا بہرا جائے۔ (اگر پولا نہین بہرا جائیگا اور ٹہونک کر بہرا جائیگا تو اکثر نہین پہٹیگا) اور منہ پر موم لگا دیا جائے۔ سفوف تیار کرتے وقت بڑی احتیاط لازم ہے اگر ملاکر پیسا جائیگا یا اور کوئی بے احتیاطی عمل مین آئیگی تو پیسنے والا ہلاک ہو جائیگا۔

سفوف تیار کرکے پہلے اوس کا امتحان کرلینا چاہیئے اور پہر بہرنا چاہیئے۔ اور امتحان اس صورت سے کرو کہ دو تین رتی سفوف کاغذ مین لپیٹ کر کسی چکنے پتہر پر رکہو اور اوسپر ہتہوڑے کی ضرب لگاؤ۔ اگر وہ اچہے پٹاکے کی آواز دے تو اچہا ہے ورنہ خراب ہے۔

مین نے اپنی چہرہ کی بندوق مین میڈز شیل استعمال کرکے ایک تہندوہ اور کئی روچ ساھر وغیرہ مارے ہین۔

تہندوہ تو جبکہ مین پانی پر اور جانورون کے شکار کے لئے کوہ ابراڈی کے دامن مین بیٹہا ہوا تہا کہ بعد مغرب ایک بڑے تہندوہ نے آکر پانی پینا شروع کیا۔ اور پانی پیکر چند قدم جاکر ٹہیرا۔ تین ۳ گز کے فاصلہ سے مین نے گولی لگائی تو

پسلیون پر لگی اور اوسی جگہہ رہگیا۔ دو ایک مرتبہ تو گہش گہش آواز نکالی پہر دم ہلاکہ ٹہنڈا ہو گیا۔ دیکہا تو جسطرف سے گولی لگی تہی اوسطرف تو معمولی گولی کا سوراخ تہا۔ لیکن دوسری طرف شکم سے پسلیون تک چار سوراخ تہے۔ پہیپہڑے کے ٹکڑے باہر نکل پڑے تہے جگہہ جگہہ سے کہال بکس گئی تہی۔ مختصر یہہ کہ اندرونی حالت نہایت خراب تہی۔

اسی گولی سے ایک فیر مین دو سامر اوسی رات مین سنے مارے۔ نیز اور مختلف جانور شکار کئے۔

شیل گولی کا کارتوس جب جانور کے جسم مین لگتا ہے تو ایک روز کی پہاکے کی آواز دیتا ہے۔ اور جب مس ہو جاتا ہے اور کسی پتہریلی زمین یا پہاڑ پر گولی جاکر پڑتی ہے تو دہوان نکلتا ہے۔ اور بہت زور سے آواز تڑاقہ کی ہوتی ہے۔ فورسٹیہ شیل کی بہی یہی حالت ہے۔ بلکہ بوجہ کونیکل یعنی لمبی گولی ہونے کے اور زیادہ موثر ہے۔

رائفل ٹوپیدار

ٹوپیدار رائفلز مختلف تیر کے ہوتے ہین۔

بیدہ حضرمی خاردار یہہ ایک نالا رائفل ہوتا ہے۔ اور اسمین چوڑے تین گرو یعنی خار ہوتے ہین۔ ملیٹری تلنجینٹ بیک سائٹ یعنی فوجی مارٹینی کا سا دیدبان ہوتا ہے یہہ اکثر پانسو ستر بور کا ہوتا ہے۔ تنسو گز سے بالکل صحیح لگتا ہے۔ ہرن وغیرہ مارنے کے واسطے نہایت کار آمد ہے۔ خوفناک بڑے شکار پر بیدہڑک استعمال نکرنا چاہئے خصوصاً ایکنالا ہونے کی وجہ سے بڑے خطرہ کی بات ہے۔ اس بور کا دونالا ہو تو البتہ بچت کی جگہہ سے استعمال کیا جائے۔ لیکن پہر بہی بتیس بور کا رائفل اس سے بہتر ہے۔

سولہ بور بارہ بور دونالے بہی اکثر ہوتے ہین اور زیادہ خاردار ہوتے ہین۔

اگر بھی گولی انہین استعمال کیجائے تو بہت بہتر ہے۔ خوفناک شکار پر بچت کی جگہہ سے اور نہایت قریب سے زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے لگائے جائین ورنہ نقصان اوٹھانا پڑیگا۔

دس بور اور آٹھہ بور یہہ نہایت عمدہ بور ہین۔ پہلے شکاری خوفناک شکار پر اکثر ویسٹلی رسیچارڈ کے بنے ہوئے استعمال کرتے ہین۔ چنانچہ یہہ نہایت کارآمد ثابت ہوئے ہین اسی میکر کی بنائی ہوئی چہرہ کی ٹوپیدار دونالیان نہایت عمدہ ہوتی ہین اور خوفناک شکار پر گول گولیان استعمال کیجاتی ہین تو نہایت مفید ہوتی ہین۔ علاوہ ازین اور میکرز کے بھی اس بور کے رائفل ہوتے ہین جیسے الگزنڈر ہنری کے ٹوپیدار رائفل بہت کمیاب ہوتے ہین جو نہایت زوردار اور موثر ہوتے ہین۔ اسی کے یہان کا ایک ۵۷۷ بور کا ٹوپیدار رائفل میرے پاس تھا اور ایک مرتبہ ایک تیندوہ پہ مین نے لگایا تو وہ اوسیجگہہ رہگیا۔ دو نیل اور کئی سور اسیطرح گرے۔

مختلف میکرز کے مین نے بیسین یا پچیسین رائفلز استعمال کئے ہین لیکن ویسٹلی رسیچارڈ کے یہان کا سب سے بہتر ثابت ہوا اگرچہ پرڈی اور دیگر مشہور میکرز کے بھی اچھے ہوتے ہین۔

جب کوئی رائفل کسی خوفناک شکار کے واسطے تجویز کیا جائے تو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اوسکا امتحان کرکے اندازہ کرلیا جائے کہ آیا صحیح لگتا ہے یا نہین۔ یہہ اس صورت سے کہ چالیس گز سے تین انچ کے دائرہ مین نشانے لگائے جائین اگر تمام نشانے اندر لگین تو بیشک وہ بھروسہ کے قابل ہے ورنہ خوفناک شکار کے موقع پر کبھی اوسپر اطمینان نہ کرنا چاہئے۔ اکثر رائفل کی سائٹینگ خراب ہوجاتی ہے۔

وجہ یہہ ہوتی ہے کہ فورسائٹ باریک اور نازک ہوتی ہے اور اکثر بے احتیاطی سے استعمال کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یا بیک سائٹ یعنی دیدبان گر جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور مجبوراً دیسی بندوق سازون سے بنوانا پڑتا ہے۔ اتنا تو ضرور

ہوتا ہے کہ وہ اوسکی باقاعدہ نقل کردیتے ہین اور بادی النظر مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا لیکن قاعدہ اور حساب سے بنانے سے وہ کب واقف ہوسکتے ہین جیسے اصلی موجد چنانچہ رائفل بالکل غلط لگتا ہے اور اُسوقت تک صحیح نہین ہوسکتا جب تک کہ کسی انگلش میکر کے پاس نہ پہنچا جاوے اور وہ ٹرائی کرکے اوسے صحیح کرے۔ رائفل وہی قیمتی اور اچھا ہے جو نہایت صحیح لگتا ہو۔ جھٹکا وغیرہ بعد کو دیکھا جاتا ہے۔

کارتوسی چھوٹے رک رائفل

کارتوسی چھوٹے رک رئفل بہت بور کے ہوتے ہین سب سے چھوٹا امریکن وین چسٹر سیلون بائیس بور کا ہوتا ہے۔ ان رفلون مین چار قسم کے کارتوس چلتے ہین۔ نمبر اوّل شارٹ۔ دوم لانگ۔ سوم لانگ رائفل۔ چہارم ایکسٹرا لانگ۔ انمین بی ایس اے کمپنی کا رائفل جو فوجی رائفل نما ہوتا ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ اور زوردار ہوتا ہے۔ خرگوش وغیرہ کے مارنیکے کام کا ہے۔ اور اگر بغل یا پہڑ پر لگے تو قریب چھوٹے ہرن پر بھی اسکی گولی لگ جاوے تو تھوڑی دور جاکر گر جاتا ہے۔ مین نے اسّی اور سو گز کے فاصلے سے اکثر اس سے ہرن مارے ہین۔

.۲۳۰/۲۹۷ اور ۲۵۰/۲۹۷ رائفل کے بوتل نما کارتوس ہوتے ہین اور یہہ رائفل .۲۳ اور .۲۵ بور بھی کہلاتے ہین۔ بعض تو بی ایس اے کی ہوتے ہین اور بعض ہنری مارٹینی کیطرح اور بعض مختلف ہوتے ہین کوئی سائڈ بور یعنی بغلی سے کھلنے والا۔ کوئی ٹاپ بور اوپر سے کھلنے والا۔ یہہ بائیس ۲۲ بور کے رائفل سے زیادہ زوردار ہوتے ہین۔ خرگوش وغیرہ ان سے خوب شکار کئے جاسکتے ہین۔ چھوٹے ہرن بھی ٹھیک جگہہ گولی کھاکر رہجاتے ہین۔

۲۹۵ بور یا ۳۰۰ بور یہہ دونون ایک ہی بور ہوتے ہین اور ایک دوسرے کے کارتوس چل سکتے ہین۔ یہہ رک رائفل نہایت زوردار ہوتے ہین۔ مین نے اسّی بہت کالے ہرن مارے ہین۔ جو اکثر وہین رہگئے ہین اور بعض تھوڑی دور بھاگ کر گرے

ہین ۔ لیکن اسّی گز سے لگا نیر کبہی ایسا نہین ہوا کہ بہاگ گئے ہون ۔ اگرچہ نسو گز سے بہی اکثر لگائے ہین ۔ خرگوش مارنے کے لئے یہہ نہایت عمدہ رائیفلز ہین ۔

۳۸۰ بور اور ۳۶ بور یہہ رگ رفل و ینسے زیادہ زوردار ہین ۔ خصوصًا ۳۶۰ نمبر پانچ گر رفل بڑی گولی کا بڑا زوردار ہے ۔ کالے وغیرہ اس سے اسیطرح مارے جا سکتے ہین جیسے ۲۹۵ بور سے ۔ لیکن چونکہ اسکی گولی بڑی ہوتی ہے اسلئے زیادہ موثر ہے ۔ اگرچہ اسّی گز سے زائد لگائے جانیکے قابل ہے لیکن ہرن پر کم فاصلے سے لگانا بہتر ہے ۔

۳۱۰ بور شارپ شوٹر یا ہرن مارنے کا رائیفل ڈبلیو ڈبلیو گرینر اور دیگر میکرز یہان بنا ہے ۔ آر بی روڈ انے بہی بنایا ہے جسکا نام ڈیر اسٹالکر یعنی ہرن مارنے کا رفل رکہا ہے ۔ گرینر کا رفل زوردار ہے ۔ جب یہہ رفل نیا بنا اور مجہے علم ہوا تو مین نے منگوا کر اس سے شکار کہیلا ۔ اسکی مزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار تقریبًا ۱۳۰۰ تیرہ سو فٹ فی سکنڈ ہے ۔ اور مزل انرجی یعنی جہٹکا ۴۳۵ فٹ پونڈ ہے ۔ دراصل کالون کے واسطے نہایت کار آمد ہے ۔ زوردار بہی ہے اور جہٹکا بہی خوب دیتا ہے ۔ ۱۲۵ گز تک سے اسے لگا کر دیکہا ہے نہایت صحیح لگتا ہے ۔ سو گز یا اس سے کم فاصلے سے شاید ہی کوئی گولی خطا ہوتی ہے ۔ مین نے اس سے دو سو پچیس ۲۲۵ گز سے بہی ہرن مارے ہین لیکن اتنے فاصلے سے یقینی نشانہ نہین لگتا ۔ اس سے بعض موقع پر روج اور سامبہر شکار کئے ہین ۔ بغل یا پیٹ پر گولی لگے تو ۱۰۰ یا ۲۰۰ گز بہاگ کر گر جاتے ہین ۔ اسکے چہوٹے سے کارتوس مین بے دہوئین کی کارڈائٹ بارود پانچ گرین اور سیسہ کی ٹہوس یا پولی گولی ۱۲۵ گرین کی ہوتی ہے ۔ اسکے ساتہہ ریلوڈنگ ٹولس یعنی دوبارہ کارتوس بہرنے کے آلے اگر منگائے جائین تو بیشک آ تو جاتے ہین لیکن گہر کے کارتوس بہرے ہوئے کام خراب دیتے ہین ۔ یا تو اسّی گز سے بہی بس ہو جاتے ہین اور اگر لگے بہی تو گولی موثر نہین ہوتی ۔ جانور زخمی ہو کر چلا جاتا ہے ہان چالیس گز سے لگائے جائین تو شاید کچہہ کام دیتے ہین ۔ وجہہ یہہ ہے کہ کارڈائٹ بارود تو ملتی نہین اور سموک لیس یا کالی بارود سے بہرے جاتے ہین اور گولی بہی سانچے مین ایسی صاف نہین ڈہلتی

جیسی ولایتی کارتوسون مین مشین کی ڈہلی ہوتی ہے - اس لئے وہ بیکار سے ہوتے ہین -

شیروود رائیفل ۳۱۰ بور یہہ ویسٹلی ریچارڈ کا بنا ہوا نہایت عمدہ اور عجیب رائیفل ہے - کالے سے لیکر چیتل تک اس سے آسانی سے شکار کئے جاسکتے ہین - اسکا تیر ۳۰۳ بور سے کسیقدر چہوٹا ہوتا ہے - لیکن کارتوس زیادہ لمبا اور بارود اور گولی وزن مین زائد یعنی کارتوس کا ڈرا بارود ساٹ گرین اور گولی ۸۴ گرین کی ہوتی ہے - اور اسمین یہہ بہی خوبی ہے کہ گولی کی پینیدی سے ذرا اوپر یعنی جو حصہ کارتوس کے خول کے اندر رہتا ہے نکل چپٹا ہوا ہوتا ہے اور یہہ ہرنون کے لئے زیادہ موثر ہے - اسلئے ۳۰۳ سے اس کا مار پلا ٹہرا ہوا ہوتا ہے - اور اوس سے کسیقدر جہٹکا بہی زائد ہے - مین نے اسکے میکر کی بڑی تعریف سنی ہے اور بیشک وہ تعریف کا مستحق بہی ہے - ڈیڑہ سو گز تک نہایت صحیح لگتا ہے اور سو گز سے گولی قسمت سے خطا ہوتی ہے - مین نے اس سے دو سو گز سے بہی ہرن مارے ہین اور عجیب بات ہے کہ اتنے فاصلہ پر بہی اسنے قابل قدر کام دیا کارتوس زیادہ صحیح لگتے ہین اور کم خطا ہوتے ہین اور اکثر جانور جگہہ کی جگہہ پر رہجاتے ہین - تین سو گز سے بہی ہرن مارے ہین - لیکن اس فاصلہ پر ٹہیک جوڑ صحیح نہین لگتا بلکہ اندازہ سے لگایا جاتا ہے -

مین نے اس سے چیتل سانبر اور نیل بہی مارے ہین بعض بغل یا پٹہ پر گولی کہا کر وہین گر گئے ہین بعض پچاس یا سو گز بہاگ کر گرے اور بعض بیجگہہ گولی کہا کر بہاگ گئے - اور دوسری گولی لگانے کے بعد گرے -

چہوٹے رائیفلز مین یہہ سب سے زیادہ زوردار ہے اگرچہ اس بور کے دوسرے میکرز نے بہی رائیفل بنائے ہین مثلاً بی ایس اے وغیرہ نے لیکن شیروڈ سے کوئی بہتر اور موثر نہین اگر منگائے جائین تو اسکے ساتہہ اسکے کارتوس بہر نکے آتے ہی ملسکتے ہین لیکن یہان کے کارتوس بہرے ہوئے ۳۱۰ بور شارپ شوٹر کیطرح کمزور ہوتے ہین جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے -

اسکی مزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار ۱۴۵۰ فٹ فی سیکنڈ ہے اور مزل انرجی یعنی زبا ؤیا جھٹکے کی قوت ۷۵۵ فٹ پونڈ ہے ۔

میرے نزدیک یہہ رائیفل سٹینڈرڈ لیف سائٹ یعنی ایک قایم دیدبان اور آگے پتے اوٹھانیکے ہون اور اوپن فور سائٹ یعنی کھلی ہوئی مکھی کا ہو تو شکار کے واسطے نہایت اچھا ہے ۔ گلوب فور سائٹ یعنی گلوب دار مکھی کا ہو تو (جیسے کہ ہر شیروڈ مین ہوتی ہے) ایم کرنے یعنی ملانے مین ذرا دیر لگتی ہے ۔ لیکن اوس سے نہایت صحیح لگتا ہے ۔ مگر دیدبان متذکرہ بالا ہی ہونا چاہیئے ۔

پیراڈاکس کالینڈن اور دوسری بال اینڈ شارٹ گنز گولی اور چھرّے کی بندوقین

یہہ چند بندوقین ایسی ایجاد کی گئی ہین جو نہایت کارآمد ہین ۔ بلکہ انمین سے ایک بندوق تو ایسی ہے کہ رفل کو بھولا دیتی ہے ۔ مختلف میکرز نے مختلف قسم کی بنائی ہین ۔ مثلاً ہالینڈ نے پیراڈاکس جو بڑی کارآمد مانی گئی ہے ۔ اور تمام دنیا مین مشہور ہے ۔ لینکاسٹر نے کالینڈرین یہہ بھی بہت مشہور اور عمدہ ہے ۔ ویسٹلی ریچارڈ نے ایکسپلورہ پیراڈاکس کی طرح پر حال مین بنائی ہے ۔ اسکو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے ۔ اسمین سموکلیس (Nitro مٹرو پوڈر) اور ۷۳۰ گرین کی لمبی گنٹڈیدار گولی جسمین تانبے کی ٹوپی جڑی ہوی ہوتی ہے چلائی جاتی ہے ۔ یہہ نہایت پُر اثر اور مہلک ثابت ہوئی ہے ۔ علاوہ ازین اور بھی بال اینڈ شاٹ گنز مختلف میکرز کی ہین جنکے متعلق ذیل مین مختصر حال بیان کیا جاتا ہے ۔

پیراڈاکس ۱۲ بور ہالینڈ اینڈ ہالینڈ کی ۔ یہہ بندوق گولی کے واسطے رائیفل ہے ۔ سو گز سے نہایت تیزی سے ایکسپریس کیطرح گولی مارتی ہے ۔ اور چھرہ معمولی عمدہ بندوقونکی طرح ۔ اس کے منہ پر صرف سوا انچہ پر خار ہوتے ہین لمبی گولی جسکے بیچ مین گنٹڈا ہوتا ہے اور جو وزن مین ۷۳۵ گرین ہوتی ہے ۔ اسمین چلائی جاتی ہے ۔ خواہ پولی ہو یا ٹھوس ۔ چھوٹے ہرنون کے

واسطے قریب سے استعمال کیجائے تو تین ڈرام بارود ہو - بڑے اور خوفناک شکار کے واسطے ۳¼ اور ۳¾ سے کم ہونا چاہیے - سخت سیسہ کی پولی گولی جسمین پندرہ حصّون مین ایک حصّہ جست یا نو حصّہ سیسہ مین ایک حصّہ رانگ ہو ڈہال کر آلے سے خوب صاف کر لیجائے خواہ تہوڑی سی چربی لگا کر بہر حال نہایت صفائی سے بہری جائے اگر کاغذ کا کارتوس ہو تو گولی دبانے کے آلہ سے دبا کر گٹہ ڈالدینا چاہیے اس سے گولی خوب جم جاتی ہے - یہہ شیر وغیرہ کے لیئے عجیب چیز ہے اور دہکا لگنے جہٹکا پہونچاتی ہے - اس سے اکثر معتبر شکاریون نے اس سے بڑے بڑے شیر مارے ہین اور کبھی یہہ غیر اطمینان ثابت نہین ہوئی -

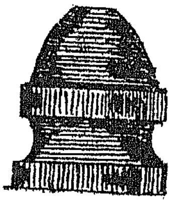

مین اسے برسون سے استعمال کر رہا ہون اور مجھے خدا کے فضل سے ہمیشہ اسپر بہروسہ رہا ہے دو موقع مجہپر بہی ایسے خطرہ کے گذرے ہین اور مین نے اسکے صحیح لگنے اور جہٹکا دینے سے فائدہ اوٹہایا ہے - جنکی تفصیل ہدیہ ناظرین کرتا ہون -

ایک مرتبہ مین نے راج رانا صاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست جہالاوار کی مہمان ہونے کی عزّت حاصل کی وہان مشہور شکارگاہ ہے جہان مجھے شکار کہیلنے کا موقع ملا - میرا ایک بڑا ریچہ زخمی ہوکر جسکے صرف ران کے گوشت مین گولی لگی تہی گم ہوگیا تہا - مین اوسکی تلاش مین چلا - مین نے اپنے ہمراہی بندوقچیون کو جو تعداد مین ۱۲ تہے کہا کہ تم ایک سیدہی لائن باندہکر چلو اور جسکے سامنے سے ریچہ اوٹہے گولی ماردے - اتفاق سے مین بڑہا اور اس لائن سے تقریبًا دو سَو گز آگے نکل گیا - ریچہ ایک کہوہ مین پتہر کے نیچے بیٹہا ہوا تہا - اوسی کے سر پر سے ہوکر مین گذرا اوس پندرہ گز کے فاصلہ سے نکلتا ہوا چلا آیا اور اوسے دو سو گز پرا اپنے پیچھے چہوڑدیا - جب اوس لائن کے آدمی بولتے ہوئے آئے تو وہ آواز سنکر اوسی پگڈنڈی پر جسپر مین آگے جا رہا تہا چلا - مجھے علم نہین کہ میرے پیچھے ریچہ آرہا ہے اور اگر وہ خاموش چلا آتا تو مجھے آسانی سے زخمی کر سکتا تہا لیکن ابہی مجہہ سے تیس گز کے فاصلہ پر تہا کہ زور سے چلا کہ مجہپر دوڑا لیکن چارون پیرون سے چونکہ پچہلا پاون زخمی تہا

اسلئے کہڑا تو نہو سکا لیکن پہر بہی اسقدر تیزی سے جہپٹا کہ مین اوسکی سرعت سے حیران ہوا اور خیال ہوا کہ یہہ زخمی نہین ہے ۔

اوس کے اچانک اسطرح سے بڑہنے سے مین چونک پڑا تہا اور فوراً متوجہ ہوکر بڑی تیزی سے اوسپر بندوق تاک کر فیر کیا گولی اوسکے سر مین لگی اوسنے ایک دو قدم تنگے کہاے اور پہر ایک ہاتہہ سر پر اور دوسرا جہاڑ کیلئے نیچے رکہکر اور ایک زور سے آواز لگا لنگڑا ہو بیٹھ گیا۔ مین اتنی فرصت پاکر فوراً ایک جہاڑی کی آڑ مین ہو گیا۔ اور فوراً دوسرا کارتوس چڑہاکر پہر تیار ہو گیا۔ اب جو دیکہا تو بدستور بیٹہا ہوا تہا۔ مین نے یہہ گولی بہی رسید کی لیکن معلوم ہوا کہ دوسری گولی ہی مین اوسکا دم نکل گیا تہا ۔

اگر اس موقع پر میرے پاس یہہ پیرڈاکس نہوتی اور بجاے اسکے ایکسپرس مالانگ رینج رائیفل ہوتا تو ضرور جلد فیر کرنے مین خطا ہوتا۔ پیرڈاکس نہایت (easy aiming) ایزی امینگ یعنی آسانی سے ملنے والی بندوق ہے اسکے دو دیدبان ہوتے ہین گولی چلاتے وقت اوٹہائے جاتے ہین اور چہرہ چلاتے وقت دباکر فرشی سے لادیے جاتے ہین ۔

ہز ہائنس دربار بیکانیر بہادر اکثر خوفناک شکار مین اسی بندوق کو استعمال کرتے ہین اور نہایت پسند کرتے ہین آپنے اکثر درندے شیر وغیرہ اس سے نہایت خوبی سے مارے ہین ۔

مین اپنا دوسرا واقعہ بہی ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اگرچہ ان غیر ضروری قصون سے ناظرین کی سمع خراشی ضرور ہوگی لیکن اسی قسم کے واقعات سے تجربہ اخذ کیا جاتا ہے ۔

بوندی کے علاقہ مین میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب کی تہوڑلیسی جاگیر ہے مین اونکے یہان مہمان تہا کہ اونکے یہان کا پہیروال آیا اور کہنے لگا کہ "یہان سے تقریباً آدہ میل کے فاصلہ پر ایک کہوہ ہے اوسمین ایک تیندوئیکا جوڑا دیکہکر آیا ہون۔ آپ چلئے اور شکار کیجئے" مین اور ٹہاکر صاحب دونون چالیس آدمی ہانکنے کے واسطے لیکر وہان پہونچے۔ چونکہ وہان پر درخت پر بیٹھنے کی جگہہ نہ تھی اس لیے مجبوراً نیچے ہی کہڑا ہونا پڑا ۔

جب ہانکے والون نے شور مچایا تو ہمسے پچیس گز کے فاصلے سے جوڑا نکلا۔ مین نے نرکے

پیر بیڈا کسن کی گولی لگائی جو بغل مین لگی اور ایسی موثر کہ اوسنے پیر تک بہی نہ ہلایا۔ مادہ بڑہکر صاحب نے گولی لگائی یہہ پیٹ مین لگی۔ لیکن بجگہ کہ وہ چلا کر تڑپی اور ایک نالے مین کود گئی۔ مجھے تین سیکنڈ کا بہی وقفہ نہ ملا کہ مین شست ملا کر گولی لگاتا۔ وہ کروندہ کی گنجان جہاڑی مین بیٹھ گئی تہا کہ صاحب نے مجھسے کہا کہ چلو چلین اسوقت وہ دب جائیگی اور ہم دوسری گولی لگا سکین گے۔ لیکن مین نے کہا نہین اب وہ اور بہی زیادہ خوفناک ہوگئی ہے۔ میرے کہنے کی اونہون کو کچھہ پرواہ نکی اور مین بہی اس خیال سے کہ یہہ مجھے بزدل خیال کرین گے ساتھہ ہولیا۔

شیر یا تیندویکا قاعدہ ہے کہ یہہ بیٹھا بیٹھا کسی پر نظر جما لیتا ہے۔ خواہ وہ قریب یا دور اور اوسیکے پاس پہونچتا ہے اگر درمیان مین اور آدمی ملتے ہین تو اوسنے کچھہ مزاحمت نہین کرتا اور تیزی سے اونکے پاس سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ اوسنے ہانکے والون مین سے ایک دائرہ والیکو جسکے دائرہ مین جہانجن لگے تہے دور سے تاک لیا تہا۔ وہ بڑی بیفکری سے زور زور سے ڈہپ ڈہپ بجاتے جا رہا تہا جب ایک آدمی نے گہاس کا پولا جلا کر اوس جہاڑی پر پہینکا اور ایک بندوق کا آسمانی فیر کیا تو مین نے چونکہ بالکل قریب تیار کہڑا تہا غرّانیکی آواز سنی اور پہر دیکہا کہ جہاڑی کو حرکت ہوئی اور وہ جہاڑیکو چیر کر بجلی کیطرح تیزی سے نکلی۔ اسقدر تیزی سے کہ مین ایم ہی نہ رکہ سکا مجھسے دو قدم پر گذرتے ہوئے ایک جہلک دکہائی دی یہان تک کہ اوسکے ہوا تک میرے بدن پر محسوس ہوئی اور تیندوی دائرہ والیکے سر پہ موجود تہی۔ اور جاتے ہی اوسنے پنجہ مارا لیکن اتفاق سے پہلا ہی پنجہ دائرہ پر پڑا کہ تمام کہال پہٹ کر تیندویکے ہاتہہ پر لپٹ گئی گویا کسی نے اوسکے ہاتہہ مین دائرہ پہنا دیا۔ دوسرا پنجہ اوسکے مونڈہے پڑا اور اگرچہ اوسکے تہوڑسی خراش ہی آئی لیکن چونکہ دائرہ معہ جہانجن تیندویکے ہاتہہ مین اولجہہ گیا تہا اس گہبراہٹ مین وہ منہہ مارنا بہول گئی اور دائرہ والیکو چہوڑ کر دائرہ پر منہہ مار کر علیحدہ کیا اور دوسرے ہانکے والونکی طرف رخ کیا۔ دو ہی زقند بہرنے پائی تہی کہ مین نے گولی لگائی گولی کہاتے ہی جیسے خرگوش چہرّون لوٹ جاتا ہے زمین پر لوٹ گئی۔ یہہ تمام باتین

صرف تین سیکنڈ مین ہوگئین - اور دائرہ والا اگرچہ زیادہ زخمی نہین ہوا تہا لیکن نوعمری کی وجہ سے ناتجربہ کار تہا یہہ کہتے کہتے کہ "ارے بارے کہا گیو" "ارے مارے کہا گیو" بیہوش ہوگیا - اور جب کوشش کرکے تہوڑی دیر بعد ہوش مین لایا گیا تو اوسوقت بہی اوسکی زبان پہ یہہ ہی الفاظ تہے کہ "ارے بارے کہا گیو" "مہاری مائی کہا گیو" اوسکے اسطرح سے خوف زدہ ہوتے اور بے تحاشا چلّانے سے بیساختہ ہنسی آتی تہی آخر جب اوسے بہت کچہ دلاسا تسلّی دی تو خاموش ہوا -

ایسے خوفناک موقع پر کبہی پیدل نہ جانا چاہئے - میری قسمت اچہی تہی ورنہ پہلے تو میرے ہی خبر لے سکتی تہی میرے پاس سے سو اگز کے فاصلے سے نکل گئی اور مین بندوق نہ چلا سکا - حالانکہ مجہے تیز فیر کرنے کی نہایت مشق ہے اور صدہا اوڑتے ہوئے تیتر وغیرہ نہایت خوبصورتی سے مارے ہین - لیکن اسکی تیزی اور لپنے بہی زیادہ تہی -

کالینڈرین یہہ لینکاسٹر نے بنائی ہے اسمین خار نہین ہوتے - لیکن گولی ذرہ سب پیرڈکس کیطرح چلتی ہے یہہ میرے ایک عزیز کے پاس ہے اور مین نے استعمال کرکے دیکہی ہے - یہہ ہیمرلیس ایجکٹر سنگل ٹریگر یعنی ایک لبلبی کی ہے - مین نے اچہی طرح سے اس بات کا اندازہ کیا ہے پیرڈاکس سے کسی بات مین زیادہ نہین ہے بلکہ آسانی سے ملنے اور صحیح لگنے مین پیرڈاکس اس سے بہتر ہے -

اکسپلورہ - یہہ بیشک اچہی بندوق ہے اور پیرڈاکس سے زیادہ دور مارتی ہے گولی موثر اور قابل اطمینان مارتی ہے - اسے مین نے اپنے دوست سے لیکر چند بار شکار پر تجربہ کرکے دیکہا ہے -

بال اینڈ شاٹ گن یہہ آئی ہالس اور اے ہالس اینڈ سنز کی بندوق ان ویزی ایبل Invisible یعنی بے معلوم خار کی ہوتی ہے - غور سے دیکہنے سے برچ سے مزل تک یعنی پیندے سے منہ تک نالون مین ہلکے خار معلوم ہوتے ہین اسمین ایک سائٹ یا کارڈائٹ بارود اور نکل کی پیندی والی گولیان چلتی ہین - تین سو گز تک لیف سائٹ ہوتے ہین وہ دور مارتے ہین -

بعض لوگ اسے پسند کرتے ہین لیکن مجھے پسند نہین نہ ایسی صحیح ہے جیسی پیرڈاکس اور نہ ایسا مہلک جھٹکا دینے والی ۔ مین نے دونون میکرز کی بال اینڈ شاٹ گنز ہیمرلیس خرید کر استعمال کین اور پہر علیحدہ کردین ۔ جن صاحب کو منظور ہو زیادہ استعمال کرنے سے انکا حال معلوم ہوسکتا ہے ۔

ہالینڈ کی ڈبل بور پیرڈ اکس اسمین آٹہہ ڈرام بارود اور ڈاولس کی لمبی گولی چلتی ہے یہہ نہایت اطمینان کا ہتیار ہے ۔ بڑے شکار کے واسطے خصوصًا ہاتہی وغیرہ کے لئے بہت موزون ہے ۔ مین نے بذات خود بڑے شکارون پر اسے استعمال کرکے تجربہ نہین کیا تہا لیکن اپنے بہائی صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب سے (جنہون نے مجھسے یہہ بندوق لے لی تہی) اسکی بڑی تعریف سنی ۔

راجپوتانہ مین سب سے بڑے جانور سیاہ نیل ہین جو ارنے بہنسے کیطرح ہوتے ہین اور انکی کہال ۱½ ۳ انچہ موٹی ہوتی ہے چنانچہ جانچ کے طور پر مین نے بہی ساٹہہ گز سے ڈبل بور پیرڈاکس کی ۷ ڈرام بارود سے بغلپر گولی لگائی ۔ گولی پار نکل گئی اور نیل وہین رہگیا ۔ اور ایسا گرا کہ گویا کسی نے اوٹہا کر پہینکدیا ۔ اس تجربہ سے میرے دل مین بہی اسکی وقعت ہوئی ۔ لیکن چونکہ مین دبلا پتلا آدمی ہون اور اس بندوق کے واسطے بڑے زبردست آدمی کی ضرورت ہے اس لئے میرے لئے غیر موزون ہے ۔ مگر میرے بہائی صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ہر طرح اسکے اہل ہین ۔ بہائیصاحب موصوف ریاست کے سر برآوردہ شکاریون مین سے ہین ۔ انکے شکار کے کارنامے شہرت عام حاصل کرچکے ہین انکا قول ہے کہ ہمیشہ زیادہ بارود کی بہرت کے اور بڑے تیر کے ہتیار استعمال کرنا چاہئے اور بیشک یہہ قول آب زر سے لکہنے کے قابل ہے ۔

بہائی صاحبنے بڑا تجربہ حاصل کیا ہے انکو زیادہ تر صاحبان انگریز کے ساتہہ بڑے شکار کہیلنے کے مواقع ملتے رہے ہین ۔

پیرڈاکس سولہ بور کی بہی ہوتی ہے لیکن بارہ بور کی سب سے بہتر ہے (Beggestgamed) بگیسٹ گیمز یعنی بڑے بڑے شکار کے واسطے ڈبل بور عجیب ہے ۔ بشرطیکہ چلانے والا جسیم آدمی ہو

بڑے شکار مثلاً گینڈا ارنا بہنیسا وغیرہ بھی اس سے مارے جاسکتے ہیں۔ کونٹ شیب گر ایک انگریز شکاری نے افریقیہ مین اس سے شکار کھیلا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ”مین نے فولادی نوک کی گولیون سے تیرہ(۱۳) گینڈے اور ایک ارنا بھینسا مارا ہے۔

پٹاکیدار بندوقون کے بہرت بارود اور چہرّے کے اوزان

جاننا چاہیے کہ پٹاکیدار بندوقون کے کالی بارود کے بہرت بور کے مطابق کارتوسی کے یکسان ہین فرق صرف یہہ ہے کہ ٹوپیدار مین پتیل کا باریک سوراخ ہونے کی وجہہ سے ۳۔ آلیف کی باریک کالی بارود جو خاص ٹوپیدارون ہی کے واسطے بنائی گئی ہے استعمال کیجاتی ہے۔ لیکن چارج پوڈر مین ٹوپیدار اور کارتوسی کے چارج یعنی بہرت مین کچھ فرق بھی ہے۔

ٹوپیدار مین نمبر (۶) کالی بارود جو کارتوسوں کے واسطے بنائی گئی کام اچھا دیسکتی ہے لیکن موٹے دانہ دار ہونے کی وجہہ سے نپلون مین نہین پہونچتی۔ اور اکثر موقعہ پر مس فائر ہوجاتی ہے اس وجہہ سے ۳۔ آلیف کی بارود سے بہتر اسکے واسطے نہین۔ بارود اور چہرّہ کے بہرت کا وزن ہر بور کے واسطے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

وہو ہذا

پٹاکیدار بندوقون کے چھرہ اور بارود کے اوزان

نام بور	وزن بارود	ڈاٹ	وزن چھرہ	ڈاٹ
۲۰ بیس بور	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۸ ڈرام	بارود پر سخت اور موٹا ڈاٹ	۳/۴ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۱ یا ۱۳ دانے -	چھرہ پر معمولی ہلکا اور نرم ڈاٹ
۱۶ سولہ بور	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۲ ڈرام	٫٫	۷/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ یا ۱۴ دانے	٫٫
۱۴ چودہ بور	۲ ۳/۴ ڈرام	٫٫	۷/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ سے ۱۵ دانے تک	٫٫
۱۲ بارہ بور	۲ ۳/۴ یا ۳ ڈرام	٫٫	۱ ۱/۴ اونس یا ۱ ۱/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی - ۱۹ یا ۱۸ دانہ یا ۲ ایس جی ۱۳ دانے	٫٫
۱۱ گیارہ بور	۳ ۱/۴ یا ۳ ۱/۲ یا ۳ ۳/۴ یا ۴ ڈرام -	٫٫	۱ ۳/۴ یا ۲ اونس گراب ۳ - ایس جی ۳۱ دانے ۲ ایس جی ۱۵ دانے - اور ایس جی یا ایل جی ۹ تا ۱۱ دانے	٫٫
۸ اٹھہ بور	۵ سے ۶ ڈرام تک	٫٫	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۲ اونس گراب ۳ - ایس جی ۳۰ دانے ۲ ایس جی ۲۱ دانے - ایل جی ۱۷ دانے -	٫٫
۴ چار بور	۶ ۱/۲ یا ۷ ڈرام	٫٫	۳ ۱/۲ اونس ایس جی ۲۳ دانے اور ایل جی ۱۹ دانے -	٫٫

جب گراب بہرے جائین تو اونکے ساتھ بارہ ۱۲ دانے نمبر (۲) یا (۴) چھرہ کے ضرور ڈالدینا چاہئے کہ یہہ اونکی درزون مین بیٹھہ جائین اور جس وقت چلین تو ہوا کے ساتھہ بندہے ہوئے نال سے نکلین اور منتشر ہون - اس صورت مین یہہ خوب لگتے ہین - بعض لوگ چھوٹے ۳ - ۱ سے چھرے بڑے گرابون مین ملاکر بہرتے ہین یہہ عمل چھوٹے تیر کی بندوقون کے واسطے مفید ہوتا ہے -

یہہ بھی ضرور ہے کہ مذکورہ بالا بہرت بندوق مین استعمال کرکے پہلے تجربہ کرلینا چاہئے - اس لئے کہ ایسا ہی ہوا کہ مین نے ایک ہی بور کی بیسون بندوقین استعمال کی ہین اور

ہر ایک مین کم و بیش بھرت بھر کر اور آزمائش کر کے اطمینان کیا ہے ۔ ہر مطابق بور کا بھرت اکثر یکسان نہین دیکھا اور ہر بندوق مین یکسان مقدار کا بھرت قائم ہو سکا بلکہ استعمال کے بعد مناسبت سے کم و بیش کر کے مرضی کے موافق بھرت مقرر کر لیا ۔ اسی طرح ہر صاحب خیال کرین بارود پر ڈاٹ نمدہ کے کٹے ہوئے یا کاغذ کے کٹے ہوئے لگائے جائین تو بہتر ہین وہ اسطرح ہونا چاہئے کہ بارود پر پہلے کاغذی ٹکلی کا ڈاٹ اوسپر موٹے کاغذ کا ڈاٹ بور کے وزن کے مطابق چھرہ یا گراب ڈالکر صرف ایک ٹکلی کا ڈاٹ لگانا چاہئے اور اسے صرف چھرہ کے اوپر پہونچا دینا چاہئے زیادہ نہ ٹھوکنا چاہئے ۔ ورنہ چھرہ خراب لگے گا ۔ اگر ٹکلی کے ڈاٹ دستیاب نہو سکین تو خشک موسم مین علاوہ بیٹری کی گھانس وار جگہہ کے کپڑے کا ڈاٹ استعمال کرنا چاہئے کپڑے کو لپیٹ کر گول اور لمبی گولی کیطرح سخت کر لینا چاہئے ۔ اور نال مین بارود پر لگا کر گز سے کسیقدر ٹھونک لینا چاہئے کہ بارود تک بخوبی اطمینانی طور سے پہونچ جائے ۔

بیٹرین جہان گھاس بھی خشک موسم مین کپڑے کا ڈاٹ لگانا سخت غلطی ہے ۔ اس لئے کہ کپڑا سلگتا رہتا ہی اور آگ لگ جاتی ہے ۔ ایسی جگہہ کاغذ کا ڈاٹ ہو ورنہ نمدہ کا سب سے بہتر ہے یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گراب کے لئے بہ نسبت چھرہ کے زیادہ بارود ڈالنا چاہئے اور اسیطرح بہ نسبت گراب کے گولی کے لئے ۔ یہہ دیکھا گیا ہے کہ پوری بھرت یعنی زائد بارود کے گراب یا چھرہ یا گولی جب کسی جانور کے لگتی ہے تو پورا جھٹکا دیتی ہے ورنہ اسکے خلاف پڑتا ہے ۔

ٹوپیدار رائیفل مین بہ نسبت چھرہ کی بندوق کے بارود زیادہ ڈالی جاتی ہے ۔ یا تو ہر رفل کے ساتھہ اوسکے کیس مین مقدار بھرت کے متعلق ہدایات ہوتے ہین ورنہ اپنے تجربہ سے مطابق بور کے ہر بندوق کی مقدار بھرت سے لیکر بڑہاتا جائے اور جب بھرت پر گولی زور سے لگ کر چپٹی ہو کر ٹوٹ جائے اور کاندہے پر خوب معلوم ہونے لگے تو وہ بھرت قائم کر لیا جائے ۔ جیسے کہ اوپر لکھا گیا ۔ بھرت کی خوبی یہہ ہے کہ بندوق نشانہ پہ صحیح لگے اور اچھی طرح جھٹکا دے ۔

ایک یا دو نلی بھری ہوئی بندوق یا رائیفل اگر شکار مین استعمال کے لئے لیجایا جائے

تو پہلے اونکے نپلون کو اچھی طرح جانچ لینا چاہیے کہ بارود ہے یا نہین اور مزید احتیاط کی غرض سے تازہ بارود سوراخون مین سوئی کے ذریعہ سے اور بہر دی جائے پہر ٹپا کا اندر کا مصالحہ دیکھکہ چڑہانا چاہیے ۔ ٹپا کا اچھی طرح سے جمے اگر ڈہیلا ہو تو اوتار کر دانت سے دبا کر پہر چڑہا دینا چاہیے ۔ اکثر اتفاقات ایسے پڑ گئے ہین کہ خاص موقع پہر ڈہیلا چڑہا ہوا ٹپا کا گر گیا ہے اور شکار مین بڑی کہنڈت پڑی ہے ۔ اور خوفناک شکار کے موقعہ پہر ایسی غلطی ہونے سے جانون کا نقصان تک ہو گیا ہے ۔

میرے نزدیک بعض بندوقون ٹپا کیدار رائیفلون اور کارتوسی بندوقون پر سیفٹی بولٹ گہوڑے یعنی ہیمر روکنے کے لگے ہوتے ہین ٹہیک نہین انسے خاص وقت پہر فوری فیر کرنے مین بڑا ہرج ہوتا ہے ۔ لہذا اونہین نکالدینا چاہیے اور اونکے نکال لینے سے کسی پہرزے کو کوئی نقصان نہین پہونچتا ۔

ہر بندوق یا رائیفل کی ایک دن شکار کہیلنے کے بعد نالین گرم پانی سے دہو لینا چاہیے اس کے بعد کپڑے سے خشک کر کے کسی قسم کی گریز یعنی ویسلین یا رنگون آئیل وغیرہ کپڑے مین لگا کر نال کے اندر اور باہر لگانا چاہیے ۔ چاپ گہوڑے وغیرہ پر محض رنگون آئیل لگانا چاہیے کہ وہ چپکٹ کر خراب نہو جائین ۔ رنگون آئیل نہو تو گہاس لیٹ تیل مفید ہے اور اکثر دیہات وغیرہ مین رنگون ائیل کہان میسر ہو سکتا ہے ۔ اور گہاس لیٹ تیل ہر جگہہ دستیاب ہو سکتا ہے کام دینے مین یہہ رنگون آئیل سے کم نہین ۔

کارتوسی بندوقون کے بہرت چہرہ گراب گولی کے اوزان

ہر بندوق کے واسطے کارتوسون کے جو مناسب بہرت ہین درج کئے جاتے ہین لیکن پہلے یہہ بات سمجہہ لینا چاہیے کہ بارود پر ڈاٹ کتنا دبا جاتا ہے اور چہرہ پر کتنا ۔

بارود پر ڈاٹ پہلا کاغذ کی نکلی کا ڈاٹ (جو کٹے ہوئے ملتے ہین) ۱/۲ انچہ موٹا اگر نمبر [illegible] دینا چاہیے ۔ اوسپر ۳/۸ یا ۳/۴ انچہ کا اور اوسپر نمدہ کا ڈاٹ ہونا چاہیے اور پہر ایک پتلا کارڈ کا ڈاٹ

صرف ایک لگایا جائے بعد ازان ٹمرن اور مشین سے منہ موڑ دیا جائے	چھرہ پر ڈاٹ

کالی بارود نمبر (۶) کا بھرت

بور یا نمبر بندوق	لمبائی کارتوس انچوں سے	وزن بارود ڈرام سے	وزن چھرہ اونس سے
۴ چار بور بندوق	۴	۹	۳ ۱/۴
۸ آٹھہ بور بندوق	۳ ۱/۴	۶	۲ ۱/۴
۱۰ دس بور بندوق	۲ ۵/۸	۳ ۱/۲	۱ ۱/۴
۱۲ بارہ بور بندوق	۲ ۱/۲	۳	۱ یا ۱ ۱/۸
ایضاً ۱۲ بور بندوق	۲ ۳/۴ یا ۳	۳	۱ ۱/۸
۱۶ سولہ بور بندوق	۲ ۱/۲	۲ ۳/۴	ایک اونس
۲۰ بیس بور	۲ ۱/۲	۱ ۳/۴	۳/۴ اور ۷/۸
اٹھائیس بور	۲ ۱/۲	۱ ۳/۴	۵/۸
۴۱۰ چار سو دس بور	۲	۳/۴	۳/۸

ڈاٹون کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے۔ وہ بارہ بور ہی کے واسطے نہین ہے بلکہ یہی قاعدہ سے ہر بور کے کارتوس بہرے جائین گے تو اچھا کام دینگے۔ چھرہ پر اگر موٹا ڈاٹ دیا جائیگا تو چھرون کے بکھر جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر چھرہ کے بعد موڑنے کے حق سے اور خالی جگہہ رہتی ہو تو تھوڑا سا برادہ یا بھوسہ بھر دینا چاہئے اور پھر ڈاٹ لگا کر موڑنا چاہئے گرابون کے واسطے بارود کسیقدر زیادہ ڈالنا چاہئے۔ یعنی بارہ بور کے کارتوس میں بجائے تین ۳ ڈرام کے ۳ ۱/۴ ڈرام ڈالنا چاہئے اور گراب بھرنے کے بعد شیشم کا برادہ ضرور ڈالنا چاہئے۔ تاکہ گراب کی درزین بھر جائین اور اوپر کا ڈاٹ ٹھیک جم جائے۔ گولی کے واسطے ۳ ۱/۴ ڈرام بارود ہونا چاہئے اور گولی پر اگر ڈاٹ نہ لگایا جائے تو بہتر ہے۔

بارود ہی پر نمدیکا ڈاٹ اسقدر لگانا چاہئے کہ کوئی پر ڈاٹ کی ضرورت نہ رہے ۔ اور بغیر ڈاٹ لگائے ہوئے منہ موڑ دیا جائے ۔

سموک لیس کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ اور اوسکے بھرت اگرچہ کالی بارود کے قریب قریب ہوتے ہین تاہم کچھ فرق ضرور ہے لہذا مختصرًا درج کیا جاتا ہے ۔

سموک لیس یعنی بے دودہ کی بارود عام طور سے شلٹز پوڈر ۔ ایمپرائٹ پوڈر ۔ رُوبی پوڈر اور ڈائمنڈ پوڈر ہوتی ہے اور یہہ مختلف سموک لیس پوڈر ہے جسکے کارتوس بھرے ہوتے ہین ۔

ڈائمنٹ پوڈر بہت اچھی بارود ہے ۔ ایک پیپہ مین ۲۰۰ کارتوس کے قریب بھرے جا سکتے ہین ۔ شلٹز زیادہ استعمال ہوتی ہے ۔ عام طور سے ڈائمنڈ اور شلٹز کے نہایت زوردار اور موثر کارتوس بھرے ہوتے ہین ۔ علاوہ ازین ایک اور قسم کی بارود ہوتی ہے جو بلیسٹائٹ پوڈر کہلاتی ہے ۔ دراصل اس سے بہتر کوئی بارود نہین ہوتی ۔ لیکن یہہ بارود کارتوسون مین بھری ہوئی آتی ہے ۔ پیپون مین نہین ملتی کہ کارتوس اپنے ہاتھہ سے بھرے جا سکین ۔

سموک لیس یعنی بے دودہ ایمپرائٹ پوڈر کا بھرت

بور یا نمبر	لمبائی کارتوس انچون مین	وزن بارود گرین یا ڈرام مین	چھرہ کا وزن اونس مین
بارہ بور (۱۲)	۲½	۴۲ گرین یا ۳ ڈرام	۱⅛
سولہ بور (۱۶)	″	۳۶ گرین یا ۲¾ ڈرام	ایک اونس
۲۴ بور	″	۳۲ گرین یا ۲½ ڈرام	⅞
۲۸ بور	″	۲۴ یا ۲۰ گرین یا ۱¾ ڈرام	⅝

ڈاٹ معمولی گریس پروف یا فیلٹ کارڈ بارود پر دیا جائے پھر اوسپر ⅜ یا ۵/۱۶ انچ نمدے کا اور ایک پتلا ڈاٹ دیکر چھرے ڈالے جائین اور چھرون پر پھر پتلے کاغذ کا ڈاٹ دیکر مشین سے

موڑ دیا جائے موڑنے کا حق ۵/۱۶ انچ ہونا چاہیے ۔

بارود کو بہت زیادہ نہ دبایا جائے اس سے چھرّے کمزور لگتے ہین ۔ عناصر کے دانے بہت سخت ہوتے ہین اور کسیقدر زردی اور سرخی مائل ہوتے ہین اور کسی موسم کا انپر اثر نہین ہوتا ۔ بہت صاف ہوتے ہین اور مشکل سے بندوق کی نال مین دہوان رہنے پاتا ہے بہ رک رائیفل کے کارتوسون کے لیے موزون ہے ۔ دوسرے بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقون کے لئے ٹہیک نہین ۔ اور نہ انہین استعمال کرنا چاہیئے (Schultze) شلٹز بارود بہی اسکے مطابق ہے صرف اسکے دانے سفید ہوتے ہین ۔

روبی سموک لیس بارود جسکا رنگ ہلکا آسمانی سا ہوتا ہے ۔ وہ بھی ہر طرح مذکورہ بالا قسمون کے مطابق ہے ۔ سموک لیس ڈائمنڈ پوڈر سیاہ رنگ کی ہوتی ہے ۔ اور دانے تخم خرفہ کے بالکل مشابہہ ہوتے ہین اس کے کارتوس نہایت اچھے ہوتے ہیں ۔ اسے بہی بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقون مین استعمال نکرنا چاہیئے ۔ خصوصًا گولی کے واسطے چھرہ کی ۱۲ بارہ نمبر چھرہ کی بندوقون مین تو کالی ہی بارود موزون ہے ۔ کہ جسپر گولی لگتی ہے ۔ جھٹکا دیتی ہے ڈائمنڈ پوڈر کے بہرت کے متعلق ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔

سموک لیس ڈائمنڈ پوڈر کا بہرت

نمبر بور	لمبائی کارتوس انچونمین	وزن بارود گرین یا ڈرام مین	چھرہ کا وزن اونس مین
۱۲ بارہ بور	۲ ۱/۲ وغیرہ	۲۳ گرین	۱ ۱/۱۶ یا ایک اونس
۱۲ بارہ بور	۲ ۳/۴	۳۷ سے ۳۹ گرین تک	۱۳/۱۶ سے ۱ ۱/۴
۱۶ سولہ بور	//	۲۸ گرین	۵/۸
۲۰ بیس بور	//	۲۴ گرین	۳/۴
۲۴ چوبیس بور	//	۲۲ گرین	۵/۸

ایکسپریس اور دیگر بگ بور رائیفل معہ تیرکی بابت

یہہ عام طور سے پانچ مختلف بور کے ہوتے ہین۔ اوّل ۵۰۰ دوسرا ۵۷۷ تیسرا ۴۵۰ چوتھا ۴۰۰۔ پانچوان ۳۶۰۔ انمین زیادہ بارود جلتی ہے۔ گولی نہایت عمومی ہلکے وزن کی اور رفتار بھی گولی کی زیادہ ہوتی ہے۔ مسٹر پرڈے نے ۱۸۵۵ء مین لارڈ ایچ بنٹنگ کے واسطے پہلا ایکسپریس جسکا قطر ۵۰۰ تہا اور ایک سر جارج گورنر کے لیے جسکا قطر ۴۵۰ تہا تیار کیے تہے اب ترقی ہوتے ہوتے یہہ رائیفلز نہایت اعلےٰ درجہ کے بننے لگے ہین۔ یہان تک کہ بہت سے کارڈائٹ ہائی ولاسٹی رائیفل انسے بھی سبقت لیگئے۔

۵۰۰ بور ایکسپریس رائیفل

۵۰۰ بور سے یہہ مطلب ہے کہ اس کا قطر ۵۰۰ ہوتا ہے علیٰ ہذالقیاس جو جس رائیفل کا بور ہے وہ ہی اوسکا قطر ہے۔ اگرچہ یہ کہا جائے کہ ۵۰۰ بور ایکسپریس عام طور سے یکسان ہونگے اور اونکا مار پہلا ہٹہکار وغیرہ بہی یکسان ہوگا تو یہہ بڑی غلطی ہے۔ ۵۰۰ اور ۵۰۰ بور کے دو رائیفلز لئے جائین ایک کی مار اور ہٹہکار نہایت قابل تعریف ہوگی دوسرا بالکل ناقابل اطمینان کہ نرم کہال والے جانورون پر بھی مہلک جہٹکا نہ پہونچا سکے گا وجہ یہہ ہے کہ پہلا لمبی بہاری گولی اور لمبے کارتوس کے واسطے بنایا گیا ہے جس کی گولی کا وزن ۴۴۰ اور ۴۶۰ گرین ہے جو پولی ہوتی ہین اور ایک باریک سوراخ ہوتا ہے۔

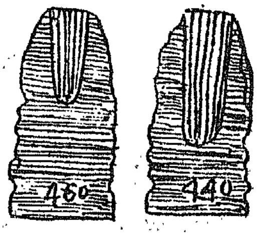

یہہ گولیان جانور کے جسم کے ہڈی پٹھے وغیرہ توڑ کر دوسری طرف کہال پر جاکر رکتی ہین اور بہت مہلک صدمہ پہونچاتی ہین کہ یا تو جانور مرجاتا ہے۔ یا ناقابل حرکت ہوجاتا ہے دوسرے رائیفل مین بخلاف اسکے چہوٹی گولی چلتی ہے اور اوس گولی کے منہ کا سوراخ بڑا ہوتا ہے دیوارین اور پیندا پتلا۔ جب یہہ گولی زبردست شیر یا ریچھ کے لگتی ہے تو خواہ تہاپہ ہی پر کیون نہ لگے لیکن اوپر ہی کے حصہ گوشت مین بڑا زخم پیدا کرکے ہڈی تک پہونچتے پہونچتے پہٹکر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے پٹھے اور ہڈی نہین توڑتی اس گولی کا وزن ۳۴۰ گرین ہوتا ہے۔ اور اسکی ہٹہکار خاص طور سے اون شکارون پر

جو قریب سے شکار کیے جاتے ہین کسیقدر زیادہ موثر ہوتی ہے - لیکن اسکی مار اس طرح اور بہی بڑھ سکتی ہے کہ اسے اس صورت سے سخت کیا جائے کہ ایک حصّہ ٹین یا جست اور بارہ حصّے یا نو حصّے سیسہ اور ایک حصّہ رانگ مخلوط کرکے گولی ڈہالی جائے سوراخ نہایت باریک اور چہوٹا رکہنا چاہیے جسمین موم بہر دیا جائے -

منزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار ۱۹۲۵ فٹ فی سکنڈ ہے اور منزل انرجی یعنی جھٹکے کی قوت ۲۷۹۴ فٹ پونڈ ہے یعنی ایک فٹ مین اتنے پونڈ کا جھٹکا دیتی ہے -

وہ رائیفلز جو ان چہوٹی گولیون کے واسطے بنائے گئے ہین بمقابلہ لمبی گولی والے رائیفلون کے مار بلا کم رکہتے ہین - ہلکی گولی والے رائیفل کا وزن ۴½ سیر ہوتا ہے اور بہاری گولی والیکا تقریبًا ۴¾ سیر لیکن بہاری گولی والے رفل کی مار اور بہٹکار دیکہی جائے تو خیال ہوتا ہے کہ اس سے بہی زیادہ وزن دار ہوتا تو بہی کچہہ حرج نہ تہا - اگرچہ چہوٹی ہلکی گولی سے عام طور سے اکثر شکار کہیلا جاتا ہے - یہان تک کہ شیر بہی اس سے مارے جاتے ہین لیکن زیادہ زخمی ہوکر چلے جاتے ہین اور ہمیشہ گم ہوجانے کا احتمال رہتا ہے نیز ایسے خطرناک مواقع پیش آجاتے ہین کہ ہمیشہ افسوس کرنا پڑتا ہے -

چنانچہ ایسا افسوسناک اور جانکاہ حادثہ میرے جان سے زیادہ عزیز بہائی صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب مرحوم ومغفور کا گذرا ہے کہ اونکی اوس تنہائی اور بیکسی کی موت یاد کرتے ہوئے کلیجہ مُنہ کو آتا ہے اور دل کے ٹکڑے ہوتے ہین خدا غریق رحمت کرے بڑی خوبیون کے آدمی تہے کیسے خوش مزاج کیسے خلیق کیسے وضعدار غرض اونکی کن کن باتون کو یاد کیجئے شکار کے بڑے شوقین تہے خصوصًا شیر مارنیکے چنانچہ ایکمرتبہ شکار کو گئے شیر سے زخمی ہوئے اور انتقال فرماگئے - اس واقعہ کے تفصیلی حالات یہہ ہین گو اس طویل قصّہ کے پڑہنے سے تکلیف ہوگی - لیکن مناسب سمجہکر یہ واقعہ جانکاہ درج کیا جاتا ہے جس سے ایک قسم کا تجربہ حاصل ہوتا ہے -

بہائی صاحب مرحوم مغفور کے پاس ہالینڈ کی دوکان کا بنا ہوا ۵۰۰ بور ہمیرلیس تہا ایکمرتبہ پہلے بہی اونہین ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ہانکے مین نیچے بیٹھے ہوئے تہے کہ اونسے بیس گز کے

فاصلہ سے شیر نکلا۔ انہون نے متواتر دو فیر کئے اور دونون خطا ہوئے اتفاق کی بات کہ شیر نے پرواہ نکی اور چلا گیا فیر خطا ہونے کی وجہہ یہہ تھی کہ رائیفل کا اسٹینڈرڈ بیک سائٹ یعنی پچھلا دیدبان دو سَو گز تک کا سائٹ کیا ہوا تھا قریب سے چلانے مین اونچا ہوکر خطا ہو گیا۔ جب ہمین معلوم ہوا تو ہم لوگون نے اونہین سمجھایا کہ بہائی ایسا غضب کبھی نکرنا چاہئے اگر شیر زخمی ہوتا تو ضرور تمہین مار ڈالتا۔ مین نے خود اونسے کہا کہ دیکھو چھوٹی گولیان اس رائیفل مین مت استعمال کیا کرو یہہ رائیفل بڑی گولیون کے واسطے ہے لیکن اونہین جیسے کارتوس ملجاتے تھے بیدریغ استعمال کرتے تھے۔

جون ۱۹۱۵ء مین دریاے چنبل کے قریب جہان جے پور اور گوالیار دونون کے علاقے ملتے ہین شکار کھیلنے گئے۔ انہین خبر ملی کہ آج ایک شیر نے بیل کو مارا ہے تو یہہ رات کو گارے پر بیٹھے۔ دس بجے تک بیٹھے رہے لیکن شیر نہ آیا ایک نوکر بیوقوف ساتھ تھا اوس کے کہنے سے اپنی قیامگاہ کو چلے آئے۔ بعد کو شیر آیا اور بیل کو اوٹھا کر ادھ میل پر لیگیا وہان جاکر اوسنے پورا بیل کہایا۔ صبح یہہ دیکہکر بڑا افسوس کیا اور شیر کو کہوجون سے تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ ایک جگہہ شیر کا پتہ ملگیا۔ اور فوراً ہانکا دلوایا گیا۔ نڈر آدمی تھے بڑی بے تکیان برتین۔ لیکن شیر نے شکم سیر ہونے کی وجہ سے خیال نکیا۔ یہہ اوسکے ساتھ پیدل پھر رہے تھے اور موقع کی تلاش مین تھے کہ بندوق لگانے کا موقع ملے تو بندوق لگائین۔ شیر پانی کی دہار کو عبور کرکے دوسری طرف کو ندے مین جانا چاہتا تھا کہ انہون نے اپنے معہ اپنے آدمی کے ایک پتہر کی آڑ لیکر ایکسپریس کی گولی لگائی شیر چونکہ شکم سیر تھا چالیس گز سے پسلیون مین گولی کہاتے ہی گرگیا اور تڑپنے لگا۔ دوسری گولی کہال خراب ہونے کی وجہ سے نہین لگائی اور اوٹہکر چلے آئے۔ پانچ منٹ کے بعد آدمی کو بہیجا کہ اگر مر گیا ہو تو اوٹھوالائے لیکن آدمی نے آکر دیکہا تو شیر ندارد تہا۔ وہ وہان سے اوٹھکر اوسی کو ندے مین جو کمر کمر تہا چھپ گیا تہا۔ سب نے یہہ صلاح دی کہ کچھہ دیر صبر کیا جائے اور اوسکے بعد بہینسون کو اوسکی طرف ہانکدیا جائے اگر زندہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا۔ لیکن بہائی صاحب کا بڑہا ہوا شوق اس طول عمل کو کب گوارہ کر سکتا تہا۔ وہ ایک نہ مانے اور ایک لالٹن باندھکر آہستہ آہستہ اوسکی

طرف بڑہے ہے۔ جب شیر تیس ۳۰ گز پر رہگیا اور دیکھا کہ آسنے حرکت تک نہ کی تو اوہون نے اور آزمائش کے لئے ایک ہوائی فیر کیا۔ یہہ فیر ہوتے ہی وہ ایکدم اوٹہا اونکے ایک ساتھی نے اوٹھتے اوٹھتے گولی لگائی لیکن خطا ہوئی اور وہ بڑے زور سے گرجتا ہوا ایک دوسرے آدمی کیطرف دوڑا اور چاہتا تہا کہ اوسے پکڑلے صرف دس گز کا فاصلہ رہگیا تہا کہ بہائی صاحب نے گولی لگائی یہہ گولی ران مین لگی اور چونکہ گولی ہلکی تھی صرف ران کے گوشت کو زخمی کرگئی لیکن اوس آدمی کو اتنا موقع ملگیا کہ وہ بہاگ کر آگے پانی مین کود گیا۔ اُسوقت اپنے شیر کا چالیس گز کا فاصلہ تہا وہ اُس آدمی کو چہوڑ کر انکی طرف جہپٹا انہون نے پیچہے ہٹتے ہٹتے دوسری نال خوب ملا کر لگائی لیکن خطا ہوئی۔ چونکہ رائیفل اونچا لگتا تہا اب گہبرا کر بہاگنا چاہا تو وہان بڑے بڑے پتہر تہے ٹہوکر کہا کر گر گئے اتنے مین شیر نے اونہین آلیا اور جبڑے سے ران پکڑ کر چاب ڈالی اونہون نے دوسرے پیر سے لات مار کر ہٹانا چاہا تو دوسرے پیر کی بہی ایڑی بمعہ بوٹ چبا ڈالی۔ اونکی یہہ حالت بنا کے وہ تہوڑی دور جا کر بیٹھ گیا۔ اور جو کچھ کہایا تہا ہلکا ہونے کے لئے اوگلنے لگا۔ بہائی صاحب کچھہ دیر تو وہان پڑے رہے اوس کے بعد آدمی پہونچے اونہون نے اوٹہایا کسی قسم کی دوا ساتہہ نہ تہی اور وہان سے شہر فاصلہ پر تہا سفر کر کے تیسرے روز گوالیار پہونچے ڈاکٹر نے دیکہا تو حالت نہایت نازک تہی زہر اپنا پورا اثر کر چکا تہا اب کیا ہو سکتا تہا۔ آخر دو روز کے بعد انتقال ہوگیا۔

ناظرین اس واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہین کہ ہلکی گولی کیسی پُر از خطر ہے۔ نیز کم از کم ضروری دوائین اپنے ساتھ شکار مین ضرور رکہنا چاہئے کہ جہان ڈاکٹر یا جراح میسر نہو تو دوا اون سے کام چل سکے۔

میرے پاس جو ۵۰۰ بور ایکسپریس ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ مین بڑے شکارون پر ہلکے کاردائیٹ کے کارتوس استعمال کرتا ہون جو نہایت عمدہ کام دیتے ہین۔ نہایت اطمینان کا رائیفل ہے۔ ۱۲۵ گز سے ہر گولی جس جگہہ لگائی جائے صحیح لگتی ہے سر ایک یا آدھ انچ کا فرق ہی نہین ہوتا۔ اور اسی رائیفل سے مین نے پہلا شیر حال ہی مین ایک گولی سے مارا ہے۔

رائیفل ۵۰۰ بور عمدہ تیر کا ایکسپریس ہے معمولی سے معمولی جسم والا آدمی بہی بسہولت استعمال

کرسکتا ہے اور کارڈائٹ تو نہایت زوردار اور ہر بڑے شکار کے واسطے عجیب ہے۔

۵۰۰/۵۷۷ نمبر دو[۲] ایکسپریس یہہ بوتل نما کارتوس کا رائیفل ہوتا ہے۔ نیچے کا بارود کا حصہ ۵۷۷ بور اور اوپر کا حصہ گولی کا ۵۰۰ بور کا ہوتا ہے۔ اسمین ۵۰۰ بور کی گولی چلتی ہے۔ اور تمام باتین ۵۰۰ بور کے کارتوس والے رائیفل کے مطابق ہین۔ اچھے میکر کا عمدہ رائیفل ہوگا تو اوس کا مار پلا جہٹکا اچھا ہوگا۔ ہمیشہ ایسا رائیفل لینا چاہیئے کہ جو ہلکی کارڈائٹ اور نکل کی پینیدی والی گولی کے واسطے بھی بنایا گیا ہو اسمین کوئی اندیشہ نہین ہوتا۔ اگرچہ ہر کالی بارود کے رائیفل ایکسپریس مین ہلکی کارڈائٹ استعمال کرسکتے ہین لیکن میرے نزدیک اُسوقت تک ٹہیک نہین جب تک کہ پروف مارک وغیرہ نہ دیکہہ لیئے جائین ورنہ میکر سے دریافت کرکے معلوم کرلیا جائے۔

چنانچہ کئی سال کا عرصہ ہوا کہ ایک نہایت عمدہ آرمی روڈ اینڈ کو کے یہان کا بنا ہوا ایکسپریس دونالا نمبر دو جسکی ٹہہیا انگرہوئیگے اسٹیل کی نالین نہین تقریباً تیس سال پہلے کا بنا ہوا حضور پر نور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست ٹونک کے اسلحہ خانہ مین تہا اعلےٰ حضرت نے اپنے صاحبزادہ بلند اقبال کو ۱۹۰۵ء مین عطا فرما دیا۔ وہ خاص کالی بارود کے واسطے بنایا گیا تہا۔ ۲۰ سال تک اونہون نے معمولی کالی بارود کے کارتوس استعمال کیئے تو وہ اچہا کام دیتا رہا لیکن جب وہ سرکار کے ہمراہ بمبئی گئے تو اوسکے کارتوس خرید کرلائے اور مجہے دکہائے مین نے کہا کہ یہہ ہلکے کارڈائٹ کے ہین اسمین استعمال نکرنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ اونکے دوسرے بہائی وہی رائیفل اور وہی کارتوس شکار مین لے گئے۔ شکار مین ایک بڑے نیل پر فیر کرنے کا اتفاق ہوا جب پہلا فیر کیا تو سخت جہٹکا دیا اور بڑا زور کیا دوسرا فیر کرتے ہی نالین الگ جا پڑین۔ سب پرزے بکہر گئے اور کندہ بہی علحدہ ہوگیا۔ بارود کی تیزی سے اونکی آنکہون پر سخت صدمہ پہونچا ناک اور کانون سے خون جاری ہوگیا۔ اور بیہوش ہوکر گر پڑے۔ خدا کو اونہین بچانا منظور تہا کہ اونکے کوئی سخت چوٹ نہین آئی ہتی کئی روز بعد اچھے ہوئے۔

۵۷۷ ایکسپریس رائیفل یہہ ایکسپریسون مین نہایت زوردار رائیفل ہے۔ بڑے شکارون کیواسطے نہایت موزون ہے میجر دل میکڈیلے ۵۷۷ چہہ ڈرام بارود والے رائیفل کی بڑی تعریف کی ہے وہ لکہتا ہے کہ یہ گولیان یعنی ۶۲۵ گرین کی بہت استعمال ہوتی ہین اور اسمین شکستہ نہین کرتے

رائیفل اگر پوری گولی سے چلایا جائے تو اس سے بہتر موثر اور دھکا دینے والا دوسرا رائیفل
نہین ہوسکتا۔ بڑے سے بڑا شکار اس سے شکار کیا جاسکتا ہے۔ بڑے شکار کے واسطے
ٹھوس گولی استعمال کرنا چاہیئے""

مسٹر ہول بیکر نے جس ۵۷۷ بور رائیفل کا استعمال کیا ہو وہ کچھہ بھاری یعنی گیارہ یا بارہ پونڈ
کا تھا۔ اور فرمایشی بنا ہوا تھا۔ ہم گنر کے دیدبان تھے۔ وہ نرم جلد کے جانورون سے
واسطے سخت خالص سیسہ کی گولی استعمال کرتا تھا۔ جو جانور کی دوسری جلد پر پوری طاقت
سے جاکر ٹھیرتی تھی ٹوٹ کر اور چپٹی ہوکر پھول مالکوری کی شکل بنجاتی تھی۔

مسٹر کوئٹ ٹملیکن جس نے تین سال افریقہ مین شکار کھیلا ہے ۵۷۷ سے ہاتھی۔ گینڈے
ارنے بھینسے مارے ہین اوسنے بڑے شکار کیواسطے آٹھہ بور کو جسمین ۱۰ ڈرام بارود اور چھوٹی
کا شکل یعنی لمبی گولی چلتی ہے ترجیح دی ہے کیونکہ اوسکی دھکیل اسقدر ہوتی ہے کہ جانور اوسی
جگہہ گرجاتا ہے۔ اور درحقیقت خوفناک بڑے شکار کے واسطے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت
ہے۔ اوسنے تجربہ سے ثابت کیا ہے۔ ۵۷۷ ایکسپریس جسمین سخت گولی اور چھہ ڈرام
بارود چلتی ہے۔ بڑے شکار پر خوفناک موقع کے لئے ہی مفید اور بہت کارآمد ہے۔ بڑے
بڑے ہرن۔ شیر۔ ہاتھی تک کے واسطے اس سے زیادہ پُراثر اور طاقتور کوئی رائیفل
نہین میرے پاس ایک ہلکا ہیمرلیس ۵۷۷ ہے جسمین ۵۵۴ اور ۶۴۰ گرین کی گولی
اور ۵½ ڈرام بارود چلتی ہے۔ مشین کی ولایتی تانبے کی کیلدار گولیان ۵۵۴ گرین کی مین
معمولی شکار پر استعمال کرتا ہون مگر اس سے کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جانور زخمی چلا جاتا
ہے مگر جب مین سخت کی ہوئی باریک سوراخ کی گولی موم بھر کر استعمال کرتا ہون تو مجھے
یاد نہین کہ کوئی بڑا شکار بھی کبھی زخمی گیا ہو۔ ہمیشہ دھوان ہٹتے ہی جانور اوسجگہہ پڑا ہوا دکھائی
دیتا ہے۔

اکثر بڑے سامر اور ریچھہ صرف ایک ایک گولی مین اس سے مارے ہین اور کیسا ہی زبردست
سامر ہو یہہ گولی دوسری کہال پر اوبھی اوٹھ آتی ہے۔

کارتوس ۵۷۷ ایکسپریس رائفل

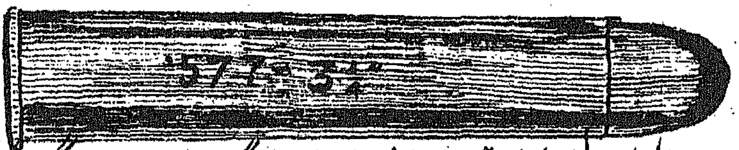

۵۷۷ سنائیڈر اس کا کارتوس دو انچہ لمبا ہوتا ہے ۷۰ گرین بارود اور ۴۸۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ قریب کی زد سے جہان تک پیراڈاکس کام دیسکتی ہے چھوٹی گولی کا ۵۷۷ خوب اچھی طرح کام دیسکتا ہے۔ پورے کُنڈے کی لمبی نال کا ملٹری سائٹ کا سنائیڈر دور کی زد پہ لگ سکتا ہے۔ لیکن کارآمد زد پیراڈاکس کے برابر اچھی ہوگی۔ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے

۴۵۰ ایکسپریس یہہ نہایت موزون ہے اور زوردار ہے۔ یہہ چار قسم کے کارتوسون کے رائفلز ہوتے ہین۔ مین نے خود ہی استعمال کرکے تجربہ کیا ہے اور دوسرے شکاریون سے بھی معلومات بہم پہونچای ہے۔

پہلا بوتل نما ۴۵۰ کارتوس کا ایکسپریس ۳¾ انچہ لمبا کارتوس ۱۱۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ اوسط درجہ کا رائفل ہے۔ چھوٹے بڑے ہرنون کے واسطے موزون ہے۔ سخت کی ہوئی چھوٹے سوراخ کی گولی اگر بڑے لیکن نرم کھال والے جانورون پہ استعمال کیجائے تو مناسب ہے۔

دوسرا بوتل نما ۵۰۰ ۴۵۰ کارتوس کا یعنی پیچھے سے ۵۰۰ بور اور بوتل نما منہ ۴۵۰ بور ہوتا ہے۔ ۳¼ یا ۳½ انچہ لمبا کارتوس جسمین ۱۴۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ بیشک زوردار رائفل ہے۔ میرے پاس یہ رائفل جسے ڈبلوٹالی کا بنا ہوا ایک خاص کارتوس کے واسطے جو اوسکے ساتھہ ہی آئے تھے ۳¼ انچہ لمبے تھے جنمین ۵½ ڈرام بارود اور چھوٹے سوراخ کی پوری خاص گولی استعمال ہوتی تھی۔ نہایت اعلے درجہ کا قابل اطمینان اور زوردار رائفل تھا۔ مین نے اس سے بڑے بڑے زبردست بیل اور سامر صرف ایک ایک گولی مین مارے ہین اور ہمیشہ جانور اوسجگہ گر گئے ہین۔

تیسرا ۴۵۰ سیدھے کارتوس کا ۳¼ انچہ لمبا کارتوس جسمین ۱۲۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین

کی گولی ہوتی ہے ۔

یہہ رائیفل بہی اچہا ہوتا ہے ۔ لیکن دو رائیفلون کے علاوہ مین نے سیدہے کارتوس استعمال کیے اگرچہ کیلدار تہے اور ۴۵۰ گرین کی گولی بہی تہی لیکن جانور زخمی چلے جاتے تہے اوسکی وجہ یہہ تہی کہ اس کارتوس کی گولی کیلدار جلد پہٹ جاتی تہی ۔

ایک ہسٹر ہالینڈ کا دونالا رفل جو نہایت ہلکا اور سبک تہا جس کا وزن تقریباً ۷½ پونڈ تہا ۔ اور جس کے ساتہہ علاوہ معمولی ایمونیشن کے ہالینڈ کے بہرے ہوئے خاص طور کے کارتوس تہے جنمین بغیر کاغذ لپٹی ہوئی باریک سوراخ کی پوپی گولی تہی اور گولی کے باہر رہنے والے حصہ مین تین باریک گنڈ سے تہے ۔ میرے پاس آیا اور مین نے استعمال کیا ۔ اوس ایمونیشن سے صحیح لاگ کا اور موثر جہٹکا دینے والا سوائے ۵۷۷ کے دوسرا رائیفل نہین پایا ۔

اس سے ایک ریچہہ ایک تیندوہ اور کئی سانبر مارے لیکن ایک ایک گولی مین اور جگہہ کی جگہہ گر گئے اسقدر صحیح لگتا تہا کہ گویا گولی ہاتہہ سے رکہدی گئی ۔ دو سو گز تک پہلی سائٹ نہایت اچہا کام دیتی تہی ۔ اوسمین دوسرے معمولی کارتوس عمدہ کام نہین دیتے تہے ۔

چوتہا۔ ۵۷۷/۴۵۰ گورنمنٹ مارٹینی ہنری

۲¾ انچہ لمبا کارتوس ۸۵ گرین بارود ۴۸۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ گورنمنٹ فوجی رائیفل ہے ۔ ایکسپریس کی گولی یا پہٹنے والی گولی اگرچہ کم و بیش جہٹکا ضرور دیتی ہے ۔ لیکن اسکی گولی جہٹکا کم دیتی ہے مگر پار نکل جاتی ہے ۔ پلا ہوا ہوتا ہے ۔ یعنی فاصلہ تک کام دیتی ہے ۔

۴۰۰ بور ایکسپریس

اس کا بہی بوتل نما کارتوس ۴۰۰/۵۰۰ یعنی نیچے سے اور منہ پر سے گولی کے واسطے ۴۰۰ بور ہوتا ہے ۔ ایک کارتوس ۲¾ انچہ لمبا جسمین ۸۰ گرین بارود ۲۳۰ گرین تانبے کی کیلدار گولی ہوتی ہے ۔ دوسرا کارتوس ۳¼ انچہ لمبا جسمین ۱۱۰ گرین بارود اور ۲۳۰ گرین کی گولی ہوتی ہے ۔ موخر الذکر کارتوس زیادہ زوردار ہوتا ہے ۔ جہان تک تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس ایکسپریس رائیفل مین بڑے اور خوفناک شکار کے لئے کافی بارود استعمال کیجاتی ہے تو غیر موثر اور غیر موزون ہوتی ہے ۔ البتہ چہوٹے بڑے ہرنون کے واسطے مناسب ہے

کارڈائٹ ہائی ولاسٹی ۔ ۴۰۰ بور جسکے متعلق آیندہ کارڈائٹ رائیفلون کے سلسلہ مین کہا جائیگا بڑے اور خوفناک شکار کے لئے بیشک موزون ہے ۔ اسمین اگر ہلکی کارڈائٹ کا ایمونیشن استعمال کیا جائے لیکن موقع اور اپنی بچت کی جگہہ دیکھکر اور نرم کہال کے جانورون پر تو اور بہی مناسب ہے ۔

۳۶۰ بور ایکسپریس اس کا کارتوس سیدھا ۲½ انچ لمبا ۵۰ گرین بارود اور ۱۵۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ چھوٹے ہرنون کے واسطے نہایت مناسب ہے اگر ہلکی کاروائٹ کے کارتوس استعمال کیے جائین۔ بڑے ہرنون کے واسطے بہی غیر موزون نہین لیکن معمولی کالی بارود کے کارتوس بڑے ہرنون پر مین نے استعمال کیکے دیکھے تو اگر احتیاط سے شکار کے قریب پہنچکر اور اچہی طرح جگہہ پہ جانچکر لگایا تو کچہہ کارآمد ہو جاتے ہین۔ ورنہ بیکار ہین جانور زخمی چلے جاتے ہین مذکورہ بالا رائیفلون کے علاوہ امریکن ریپیٹر پانچ کارتوس کے بعض نو کارتوس کے بہی بنائے گئے ہین جو مندرجہ ذیل بور کے ہوتے ہین۔

۵۰ بور جو ۵۰۰ بور ہوتا ہے اور دو قسم کے کارتوس چلتے ہین۔ ایک تو ۲ ۲/۵ انچ لمبا جسمین ۱۱۰ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہوتی ہے۔ دوسرا ۱½ انچ لمبا جسمین ۹۵ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہوتی ہے ۔

اسیطرح کا ۴۵ بور رائیفل جو ۴۵۰ بور ہوتا ہے لیکن یہہ خوفناک شکار کے لئے امریکن یا اور جگہہ کے بہرے ہوئے کالی بارود اور کیلدار پھٹنے والی معمولی گولی کے کارتوس استعمال کرنیکے لئے موزون نہین ہے ۔ ہان چہوٹے ہرنون کے لئے مناسب ہے۔ اس کے کارتوس کا بہرت ۱۱۰ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہے ۔ اسمین کارڈائٹ ہائے ولاسٹی کارتوس بہی چلتے ہین لیکن صحیح نہین لگتے اور اچہا کام نہین دیتے ۔ ذیل کے رائیفلز قوی اور زبردست آدمی کے لئے بڑے شکارون شیر ۔ گینڈا ۔ ہاتھی ۔ بہینسا وغیرہ کے لئے موزون ہین ۔

رائیفل نمبر ۱ یہہ جسمین بارہ ۱۲ یا چودہ ۱۴ ڈرام بارود چلتی ہے ۔ اور گولی ۳ اونس کی سخت کی ہوئی چلتی ہے ۔ رائیفل کا وزن تقریبًا پندرہ ۱۵ پونڈ ہوتا ہے ۔ دیدبان ۴۰۰ گز تک کے ہون تو بہتر ہے لیکن صحیح ہون اور ہمیشہ ۵۰ گز سے لگانا چاہئے ۔

[illegible]

۵۷۷ بڑے کارتوس کا جسمین ۶ ۱/۲ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور ۶۴۸ گرین کی گولی سخت کی ہوئی ٹھوس۔ بارہ بور پیراڈاکس ہالینڈ کی۔ ۴۰۰ بور ہائی ولاسٹی ایک نالا رائیفل جیفری ہیکہ کا جو ۵۰۰ گز تک کے دیدبان رکھتا ہو اور پھر سخت سائٹ ہزار تک کا۔ ۳۰۰ بور شیر دو دیار کی رائفل اگر کمزور آدمی ہو اور رائیفل نمبر آٹھ نہ چلا سکتا ہو تو بجائے اسکے ہالینڈ کی ڈبل بور پیراڈاکس دونالی جسمیں سخت گولی اور ۸ ڈرام بارود چلتی ہے استعمال کرے۔ یہہ نہایت اطمینان کی بندوق ہے۔ یا اگر پسند ہو تو اسی بور کا رائیفل رکھے لیکن رائیفل پیراڈاکس سے بھاری ضرور ہوگا۔ بڑے بور کے ایکسپریس میں پولی یا کیلدار گولی سوائے حلال اور چھوٹے چوپایوں کے استعمال کرنا ٹھیک نہیں اسلئے کہ ہرن عام طور سے گاؤں کے قرب و جوار میں پائے جاتے ہیں جب انکو شکار کیا جائے تو انکے مختصر سے جسم میں گولی پھٹکر کافی صدمہ پہونچائے اور اگر گولی اتفاقیہ بچ جائے تو زیادہ دور نہ جائے کہ آدمیوں اور مویشی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔ بڑے جانوروں پر استعمال کیجاتی ہے تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جانور زخمی چلے جاتے ہیں اور گولی کو اسقدر کام کرنا چاہئے کہ جانور کے جسم میں ایک طرف لگ کر دوسری طرف نکل ہی نجائے بلکہ دوسری طرف کھال پر پہونچکر بٹن کی صورت میں چپٹی ہوکر اونچی آجائے اور نہایت سخت جھٹکا دے ورنہ دونوں حالتوں میں پار نکل گئی یا پورا توڑ نہ کرسکی غیر موثر ہوگی۔

شکاری کو قریب قریب ہر جانور کے خاص خاص بڑے حصوں پٹھوں اور اعضا سے چیرپھاڑ کرکے واقفیت حاصل کرلینا چاہئے۔

بڑے شکار کے لئے بڑے کارتوس کے ۶ ڈرام بارود والے ۵۷۷ کی ٹھوس یا بہت باریک اور کم سوراخ والی گولی مناسب ہے۔ شیر وغیرہ پر خالص سیسہ کی ٹھوس گولی اگر جگہ پر پوری زد سے لگائی جائے تو مناسب ہے۔ اور اگر چھوٹے سوراخ کے ساتھ پولی کیجائے تو ذرا سخت کردی جائے۔

پولی یا کیلدار ایکسپریس کی گولی اگرچہ چوڑا اور بڑا زخم پہونچاتی ہے لیکن زیادہ توڑ ہونے سے جانور کو جو حملہ کرکے آرہا ہو روک نہیں سکتی اگر بڑا جانور مثلاً گینڈا یا بھینسا مارنا ہو تو ٹھوس گولی میں ۱/۲ حصہ ٹین وغیرہ ملا دیا جائے۔

ہر شکاری کا فرض ہے کہ حتی الامکان جانور مارنے سے پہلے اس بات کو ضرور مدنظر رکھے

کہ جس گولی سے شکار کرنا چاہتا ہے اوسپر پورا اطمینان ہی ہے کہ جانور گولی کھا کر اوسی جگہہ رہجائیگا اور زخمی نہ جائیگا۔ ورنہ بہتر ہے کہ نہ لگائے ۔

اگر دس مین سے پانچ زخمی چلے گئے تو یہہ سخت اناڑی پن ہے بلکہ دس جانورون مین سے دس ہی رہنا چاہئین ۔

زخمی چلے جاتے ہین تو اوّل تو جانورون کو تو سخت تکلیف ہوتی ہے دوسرے اگر کوئی درندہ زخمی ہوجائے تو حملہ کر بیٹھتا ہے جس سے جان خطرہ مین پڑجاتی ہے ۔

کارڈائٹ رائیفل

مفصل طور سے اگر ہر رائیفل کے متعلق بیان کیا جائے تو بڑی طوالت ہوگی اور ایک بڑی ضخیم کتاب ہوگی بعض معمولی باتین گن میکر سے ہی معلوم ہوتی رہتی ہین۔ لہذا چند ضروری باتین مختصر طور پر بیان کیجاتی ہین جو ہدیہ ناظرین ہین ۔

کارڈائٹ ہائی ولاسٹی رائیفلز جو کالی بارود کے ایکسپریسون کے بعد بنائے گئے ہین بیشک عجیب زوردار اور تعجب خیز جھٹکے مار اور ریلّے کے ہین ۔

چھوٹے ہائی ولاسٹی رائیفلز مندرجہ ذیل جو چھوٹے بڑے ہرنون کے واسطے موزون ہین زیادہ فاصلہ سے بخوبی کھیلے جاسکتے ہین ۔

(۱) ۳۲/۴۰ (۲) ۳۰/۳۰ (۳) امریکن سلیف لوڈنگ اٹومیٹک رائیفل موخرالذکر ماسیر پستول کی طرح پانچ کارتوس نہایت جلد چلاتا ہے صرف ٹریگر یعنی لبلبی دبائے جاؤ اور جسقدر چاہو جلد فیر کرو یہہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو بڑا جو بڑے نرم کھال والے خوفناک شکار کے واسطے موزون ہے دوسرا چھوٹا ۳۵۱ بور جو ہرنون وغیرہ کے لئے موزون ہے ۔

۲۵۶ بور مین لیکر یہہ بہت دور مارنیوالے رائیفلون مین ہے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے ہرنون کے لئے موزون ہے ۔

۴۰/۳۳۲ بور رائیفل اسمین کارڈائٹ بارود ۴۰ گرین سیسہ کی نوکدار گولی تمام پر نکل چڑھا ہوا

۱۶۵ گرین کی چلتی ہے۔ یہہ چیتیل اور نر ہرنون کے مارنے کا نہایت عمدہ اور خاص رائیفل ہے مجہے ایک مرتبہ چیتلون کی ڈار تقریباً تیس ۳۰ کی تعداد مین ملی مین نے بہاگتے ہوؤن پر نو فیر کئے سات اسی جگہہ گر گئے اور ایک بجگہہ گولی لگنے سے زخمی چلا گیا اور ایک فیر مس ہوا۔ کوئی گولی ننو گز سے کم فاصلہ پر نہین چلی آخری تین گولیان ۲۲۵ گز کے فاصلہ سے چلین جہان صرف مین لیکر اتنے فاصلہ پر کام دیسکتا تہا۔ اسکی گولی کی رفتار ۱۷۵۲ فٹ فی سیکنڈ ہے اور مزل انرجی یعنی دباؤ کی قوت ۱۱۲۵ فٹ پونڈ ہے۔

کارتوس ۳۲/۴۰ بور رائیفل

168 Page

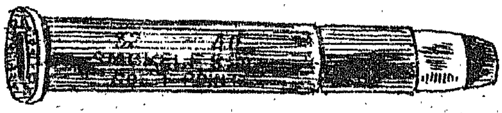

Copy

۳۰/۴۰ بور رائیفل اسمین ۳۰ گرین بارود ۱۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ مین نے اس سے بسا اوقات ایک ایک گولی مین بڑے بڑے زبردست نیل مارے ہین۔ یہہ بہی مختلف اقسام اور سادہ سائیزز کے ہوتے ہین جنمین کافی زور اور مار پلا ہوتا ہے۔ لیکن خوفناک شکار کے موقع پر استعمال کرنے کے لائق نہین اسکی گولی کی رفتار ۲۰۳۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔

بڑے اور زبردست جہٹکا دینے والے رائیفلون مین ذیل کے رائیفلز ہین۔

چہوٹی پتلی گولی والون مین ۲۸۰ بور راس رائیفل ہے جو حال ہی مین ایجاد ہوا ہے اور مار پلے مین تمام رائیفلون سے بڑہ گیا ہے۔ یہہ رائیفل میرا ہی آزمودہ ہے جسکے متعلق آیندہ بیان کیا جائیگا۔

۳۳۳ بور جیفری جسکی گولی کی رفتار ۲۶۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جہٹکے یا دباؤ کی قوت ۴۲۰۰ فٹ پونڈ ہے۔ ۳۱۸ بور ویسٹلی ریچارڈ جسکی تانبے کی ٹوپی چڑہی ہوئی نوکدار راس کی گولی کیطرح گولی ہوتی ہے۔ اور گولی کی رفتار ۲۵۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔

۲۸۰ بور راس رائیفل میگزین پانچ کارتوس کا اسٹریٹ پل یعنی سیدہا کہینچنے کے جہٹکے کا ہوتا ہے اسمین صرف ایک اسٹینڈرڈ بیک سائٹ یعنی دیدبان ہوتا ہے جو ۵۰۰ گز تک بہی صحیح لگتا ہے اسکے مار پلے کی یہہ کیفیت ہے کہ ایکسپریس کے استعمال کرنیوالے شکاری اگر پہلی دفعہ دور

اور بموقع شکار دیکھکر تقریبًا گولی پھکنے کے خیال سے اسے لگائینگے تو جانور کے فی الفور گر جانے سے اونہین سخت تعجب اور حیرت ہوگی ۔

پہلے میرے پاس میگزین یکنالا تہا لیکن مین نے فرمایشی دونالا ہیمرلیس تیار کراکے لندن سے منگوایا تہا ہیمرلیس یکنالہ مین یہہ خرابی تہی کہ ایک کارتوس چلاکر پھر زور سے کھٹکا کرنا پڑتا تہا ۔ کہ دوسرا کارتوس تیار ہوجائے ۔ اور شب کے شکار مین یا دن مین خوفناک شکار شیر، ریچھہ تیندوہ وغیرہ کی موقع پر کھٹکا ہونا اور اوسکا کھٹکا سنکر پتہ چلا لینا کہ شکاری فلان جگہہ ہے بڑے خطرہ کی بات تہی ۔ اس لئے دونالے رائیفل کی ضرورت ہوئی ۔

ایک مرتبہ کوٹہ کے جنگل مین مین شکار کہیل رہا تہا ۔ اور ایک جگہہ مین نے ہانکا ڈلوایا ۔ میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب مول پر شکاریون مین بیٹھ گئے جو سو یا سوا سو گز کے فاصلہ پر ایک دوسرے سے بیٹھے ہوئے تھے ۔ اتفاق سے ایک بڑے سینگونکا سامر جو تھے مول پر جاکر کہڑا ہوکر دیکھنے لگا ۔ ٹہاکر صاحب سے فاصلہ تہا اور دوسرے شکاری منتظر تہے کہ اور قریب آجائے لیکن وہ اونہین دیکھہ چکا تہا اور واپس جانا چاہتا تہا ۔ مجھسے ۵۰۰ گز کا فاصلہ تہا مرا دل نہ مانا اور مین نے تقریبًا اچھی طرح شست ملاکر لبلبی دابدی لیکن ابہی آواز کی گونج ختم ہی نہونے پائی تہی کہ جیسے سامر پر بجلی گری مین نے دیکھا کہ سامر نے پچھلی ٹانگین جہاڑین اور پیٹھ کے بل زمین پر آرہا سب شکاریون کو سخت حیرت تہی اور دراصل مجھے بھی تعجب تہا کیونکہ یہ نئی بات خلاف توقع ہوئی تہی ۔ گولی ذرا اونچی ہوتی ہوئی بغل پر لگی تہی ۔ اوس روز سے مجھے اپنے دونالے ہیمرلیس رائیفل پر بڑا اطمینان ہوگیا اور اکثر ایسے فاصلون سے شکار کرتا رہا ۔ اگر مین اور قصہ بیان کرتا ہون تو بڑی طوالت ہوتی ہے ۔ لہذا انظرانداز کرتا ہون ۔

اسکی نوکدار تانبے کی گولی نرم کہال والے جانورون پر نہایت موثر ہوتی ہے ۔ خوب گہری بیٹھکر جو زخم پیدا کرتی ہے تو آٹھہ بور رائیفل کی گولی کا سا زخم معلوم ہوتا ہے ۔

اس کی گولی کی رفتار ۳۰۵۰ فٹ فی سیکنڈ ہے ۔

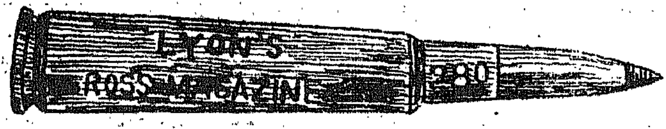

علاوہ مذکورہ بالا رائیفلون کے بڑی گولی کے کارڈائٹ رائیفلز اور بہی ہین ۔ مثلاً امریکن اٹومیٹک سیلف لوڈنگ ونچسٹر بور خود بخود جلد جلد چلنے والا یہہ بہی زوردار ہے اور نہایت کارآمد ہے ۔ پانچ کارتوس جسقدر جلد لبلبی دبائی جائے چل سکتے ہین ۔ مین نے جب اسکی تعریف سُنی تو مجہے شوق ہوا اور استعمال کر کے دیکہا تو واقعی کم قیمت کے رائیفلون مین نہایت مفید کارآمد اور زوردار پایا ۔ امریکن ونچسٹر کمپنی کا ۴۰۵ بور یہہ سیدہی میگزین کا ریپیٹنگ ہے اور نہایت زبردست اور زوردار رائیفل ہے نیز کم قیمت ہے مسٹر روزولٹ نے افریقہ کے شکار مین اسے استعمال کیا اور شیر ببر گینڈے ۔ ارنے بہینسے وغیرہ اس سے بڑی خوبی سے شکار کئے ۔ اسمین شک نہین کہ یہ نہایت زوردار رائیفل ہے ریچہہ حالانکہ نہایت سخت جان جانور ہوتا ہے ۔ لیکن مین نے جب گولی لگائی تو گولی لگتے ہی جان نکل گئی ۔

نیل اور سامہر مارنے مین بہی کبہی دوسری گولی لگانے کی ضرورت نہ پڑی ۔ اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰۲ فٹ فی سیکنڈ اور مزل انرجی ۳۲۳۵ فٹ پونڈ ہے ۔

اسی طرح کی میگزین کا لیکن چہوٹی گولی کا ونچسٹر ۳۵۰ بور اس سے کم درجہ کا ہے ۔ انگلش میک رائیفلز خصوصاً بڑی گولی کے جو بڑے شکار کے واسطے بیدہڑک استعمال کئے جاسکتے ہین وہ ذیل کے ہین اور اس معاملہ مین بہتر ہے کہ ہر شخص گن میکرز (بندوق سازون) اور دوسرے شکاریون سے بہی رائے لیکر اپنا پورا اطمینان کرلے ۔

(۱) ۴۵۰/۴۰۰ بور (۲) ۴۷۰ بور کارڈائٹ ۔ (۳) ۴۶۵ بور کارڈائٹ (۴) ۴۷۶ بور میگنیم ڈبلیٹلی ریچارڈز ۔ (۵) ۴۰۴ بور جیفری میگزین ۔ (۶) ۴۵۰ نمبر ۲ نیٹرو ۴۸۰ گرین کارڈائٹ بارڈ اور ۴۸۰ گرین نکل کی گولی ۔ انمین پہلا ۔ پانچوان ۔ چہٹا میرے آزمودہ ہین ۔

دوسرا ایہہ ایک دوست کے استعمال مین آیا ہے اونہون نے اس سے کئی شیر ریچہہ بہت اطمینان سے مارے ہین ۔ پہلا رائیفل نہایت زوردار ہے معمولی سے معمولی جسم کا آدمی

بہی نہایت آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔ میرے استعمال مین یہہ عرصہ تک رہا ہے اور مین نے اس سے بڑے بڑے نیل سامر وغیرہ مارے ہین۔ اسی طرح نمبر (۵) یعنی ۴۰۴ بور بہی مثل مندرجہ بالا رائیفل کے ہے لیکن اوس سے دوسرے درجہ پر نمبر (۶) یعنی ۴۵۰ نمبر دو نیٹرو نہایت زور دار رائیفل ہے میرے خیال مین ہاتہی کا شکار بہی اس سے نہایت اطمینان سے کہیلا جا سکتا ہے۔ مین نے کئی سال تک اسے اپنے پاس رکہا ہے اور بڑے بڑے نیل سامر وغیرہ اس سے مارے ہین۔ ایک روز ہانکے مین سورون کی ڈار تقریباً سو کی تعداد مین ہوگی میرے مول کیطرف آئی اور مجہسے اندازاً ۱۰ گز کے فاصلہ پہ کہڑی ہوگئی گویا میرے سامنے ایک دیوار بنگئی تہی۔ مین نے لیٹ کر اور گہنی جسم سیدہ مین لیکر اس رائیفل کی نرم نوک کی گولی لگائی تو تین بڑے بڑے سورون کے موٹے موٹے جسمون مین نکلی۔ ایک کی بغلمین دوسرے کی پسلی مین تیسرے کی ران مین۔ اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا چہوٹی توپ کا گولہ ہے۔ ران کا زخمی بہی ایسا بیکار ہوا کہ چند قدم چلکر گر گیا اور پہر چل نہ سکا۔

۴۵۰ نمبر ۲ کارڈائٹ ہی کی گولی جسپر پورا نکل چڑہا ہوتا ہے مین نے ایک نیم کے درخت مین جسکا گرداو ۲½ گز تہا لگائی۔ میرے بعض دوست جو اس کے قائل نہ تہے دیکہکر نہایت درجہ متحیر ہوئے۔ جبکہ اونکے سامنے گولی برماتی ہوئی پار نکل گئی۔ چنانچہ ہاتہی گینڈے وغیرہ کے لئے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت ہے۔

ہوائی بندوق ورائیفل

ہوائی بندوقین کئی قسم کی مختلف میکرز کی ایجاد کی ہوئی ہین جو صرف فنر کے زور سے چہرہ ایسی قوت سے پہینکتی ہین کہ چہوٹے پرند کے گوشت مین پیوست ہو کر اوسے بیکار کر دیتا ہے۔ کبہی پار بہی نکل جاتا ہے۔ وہ مختلف بندوقین حسب ذیل ہین۔

جرمن ایرگن	Gem Air Gun.	یہہ پرانی ایجاد اور ساخت کی ہے اسمین خار نہین ہوتے۔ اس سے چہوٹے پرندون کا شکار پندرہ (۱۵) بیس (۲۰) گز سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن

فنر کمزور ہونے کے بعد چہوٹے جانور بہی زخمی چلے جاتے ہین۔

سولفنٹ آئیر رائیفل اسمین خار ہوتے ہین یہہ زوردار ہے اور پرند بخوبی شکار کئے جاسکتے ہین ۔ اسمین نمبر (۳) کی گولی جو مونڈھے نما ہوتی ہے چالیس گز تک سے لگائی جاسکتی ہے جرمن آئرگن مین بہی نمبر (۳) اور نمبر (۱) کی گولی چلتی ہے اور یہہ ان دو تیرہی کی بنائی ہی جاتی ہین ۔ اگرچہ بہت سی مختلف ہوائی بندوقین ہوتی ہین لیکن سب سے بہتر اور زوردار بی ایس آے ائیر رائیفل ہے ۔ اور مین نے بہی اسے خوب امتحان کر کے دیکہا ہے ۔ واقعی مضبوط اور عمدہ تیرزہ وغیرہ کا ہے نیز نہایت زوردار اور عرصہ تک کام دینے والا ہے یہہ پچاس ۵۰ گز تک صحیح لگتا ہے یہہ دو قسم کے تیر کا ہوتا اور دو قسم کی گولیان چلتی ہین ۔

نمبر ۱ ۔ لیڈیز پیٹرن Ladies Pattern ۔ نمبر ۲ جنٹلمین پیٹرن Gentleman Pattern یا بائیس ۲۲ بور یہہ دونون میرے پاس ہین موخرالذکر نہایت عمدہ اور زوردار ہوتا ہے پہلے صرف جنٹلمین پیٹرن فائرارم مانا گیا تہا اور اوسی کا لایسنس تہا لیکن اب دونون کا لائسنس ہے ۔ مین نے رات کو ماسے مین بیٹہکر ان سے خرگوش ہی مارے ہین زیادہ تر نمبر (۲) کی گولی کہاکر اوسی جگہہ لوٹ گئے ہین اور نمبر (۱) کی گولی کہاکر کچہہ دور جاکر گرے ہین ۔ بہت سی بلیان اور کتے ہی مارے ہین ۔

چنانچہ ایک مرتبہ مین سوجت کا قلعہ دیکہنے اجمیر گیا ہوا تہا اور میرے دو مہربان ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور مولوی حکیم نظام الدین خانصاحب میرے ساتہہ تہے یہہ دونون صاحب شکار کے بڑے شوقین ہین اتفاق سے ایک کتا حکیم صاحب کے طرف جہپٹا حکیم صاحب نے ہوائی بندوق نمبر (۱) اوسکے لگائی گولی اوسکے بغلپر لگی اور وہ تیس ۳۰ قدم بہاگ کر گر کے مرگیا اونکو سخت تعجب ہوا ۔ رائیفل کی مشق بڑہانے کے لئے یہہ نہایت کارآمد ہتیار ہے ۔

فصل دوم

ریوالور شوٹنگ

سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے کہ کس صرف کے لئے ریوالور کی ضرورت ہے

مختلف قسم کے ریوالور ہوتے ہین اور مختلف کام دیتے ہین جس کام کے لیے ضرورت ہو اوسکے لیے ویسا ہی ریوالور منتخب کرنا چاہئیے ۔ مثلاً ایک ریوالور جان کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے جو تھوڑے فاصلہ پر مارتا ہے ۔ دوسرا جو نشانہ کے لئے مخصوص ہے اور اوسکی مار دور تک ہے اب اگر ان دونون سے خلاف کام لیا جائے یعنی پہلے سے نشانہ بازی کا کام اور دوسرے سے جان کی حفاظت کا کام تو دونون بیکار ہونگے ۔

سب سے بہتر علاوہ خزانہ کے ۴½ انچہ لمبی نال والا ریوالور ہے ۔ اسمین شک نہین کہ لمبی نال سے شست باندھنے مین بڑی آسانی ہوتی ہے خصوصاً اوس وقت جبکہ دور کا نشانہ ہو کیونکہ بارود نال کے اندر ہی جل چکتی ہے لیکن ساتھہ ہی اسکے یہہ بڑا نقصان ہے کہ [illegible] ریوالور بھاری ہوتا ہے جس سے بعض اوقات شست قائم نہین رہتی ۔

نال اسقدر لمبی ہونا چاہئیے کہ جس وقت لبلبی پر اونگلی پڑے تو ریوالور بالکل تل جائے ۔ بعض لوگ ۷½ انچہ کی نال کو ترجیح دیتے ہین لیکن میری راے مین ۶½ انچہ کی نال علاوہ خزانہ کے بہت ہی مناسب ہے یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ٹریگر یعنی لبلبی نرم ہو اور دقت سے نہ کھنچتی ہو ۔ گھوڑے کا سر کھردرا ہونا چاہئیے تاکہ انگوٹھا نہ پھسلے ۔ اگر چاہو کہ گھوڑا جلد دوڑے تو اوسکا سر کچھہ لمبا ہونا چاہئیے ۔

ڈبل ایکشن والے ریوالور بہتر نہین ہوتے مگر ہان جیبی ریوالور ہین تو کچھہ ہرج نہین ورنہ جبکہ لبلبی کے ذریعہ سے گھوڑا پڑتا ہے ۔ تو نشانہ سچا نہین لگتا ۔ بعض ریوالور کی لبلبی مثل تار کے باریک ہوتی ہے بہتر ہے کہ مثل چمچے کی شکل کے لبلبی ہو جس سے اونگلی پھسلنے کا اندیشہ جاتا رہے ۔

ریوالور ایسا خریدنا چاہئیے کہ جب اوسے اسٹاک پر سے پکڑا جائے تو ہاتھہ اور نال ایکہی سیدھہ مین آجائین ۔ اکثر ریوالور اس قسم کے بنا دئے جاتے ہین کہ اونکا اسٹاک نال سے بہت ہی نیچا ہوتا ہے ۔ اور اسوجہ سے ہاتھہ اور نال کی ایک سیدھہ قائم نہین رہتی اور نشانہ خطا ہوتا ہے ۔ علاوہ بران کسی دوسری طرف کلائی کا فوراً پھرنا بھی اس صورت مین دشوار ہوتا ہے ۔ اس بات کی ضرورت نہین کہ چلانیوالے کا ہاتھہ چھوٹا ہے یا بڑا لیکن اسٹاک چھوٹا ہی ہونا چاہئیے

نیز نہوپ اور روزانہ استعمال سے خراب ہونے کی وجہ سے ریوالور نیلگون کر دینا بہتر ہے
ریوالور کے کارتوس حسب ذیل ہوتے ہین ۔

۳۲ - ۳۸ - ۴۱ - ۴۴ - ۴۵۰ - ۴۵۵ - انمین سے بہت سے سموک لیس یعنی بغیر دہوئین کی بارود سے بہرے جا سکتے ہین مثلاً کنگسمی سموک لیس - رائیفلیٹا - کارڈائٹ - والٹوف وغیرہ اگر دہوئین دار ہو تو زیادہ زور کی بارود ہو کیونکہ ریوالور مین زوردار بارود نہایت مہلک ہوتی ہے - بہت سے لوگ بارود کے زور کو خیال مین نہین لاتے اور اپنا ریوالور بگاڑ لیتے ہین کیونکہ ریوالور بجائے چلنے کے ایکدم بہڑک اوٹہتا ہے - پچاس گز سے نشانہ لگانے کے لئے اگر تندرست اور فوجی آدمی ہو تو زیادہ بہرت سے ضرور بالکل ٹہیک نشانہ لگ سکتا ہے - بلیک پوڈر کی ۲۲ گرین کی بہرت کا کارتوس دہکا دیتا ہے - یہہ دہکا ۴۵۵ انگلش آدمی کے کارتوس سے بہی زیادہ ہوتا ہے - ۳۲ نمبر کارتوس گیارہ گرین بارود کا دہکا ناگوار نہین گذرتا - اور ۳۲ - اسمتھ اینڈ ویسن ایٹین موڈل کا دہکا اتنے زور کا نہین ہوتا جیسا کہ ۴۵ - کا ۱۳ گرین بارود کے ساتھہ ۴۵ قطر والے ریوالور سے پچاس گز سے نشانہ صحیح لگتا ہے ۔

صرف وہی کارتوس جو ریوالور بنانیوالے نے تجویز کیا ہی استعمال کرنا چاہئے ورنہ اکثر ایسے اتفاق ہو جاتے ہین کہ جان معرض خطر مین پڑ جاتی ہے اور بعض اوقات کارتوس نال کے بیچ مین اٹک کر رہجاتا ہے - ہر قسم کی بارود رائیفلز مین استعمال کیجاتی ہے لیکن ریوالور مین نئی چال کے کارتوس (smith & wessin) کے جسمین Self lubricating سیلف لوبری کٹنگ کی گولی خاص طور سے بہتر پائی گئی ہے - اور کسی طرح کا اندیشہ نہین) ہی چلنے ہین ہمیشہ ریوالور کو چلاتے وقت صاف کرنیکی ضرورت نہین عورتون کے واسطے سیلف لوبری کیٹنگ کی گولی زیادہ مناسب اور موزون ہے اس لئے کہ یہہ نال کو خود صاف کر دیتی ہے - یہہ باقاعدہ ۳۲ - ۳۸ - ۴۴ - قطرون کی بنتی ہین اور گولیان علیحدہ بہی دستیاب ہو سکتی ہین -

بڑے ریوالورون مین نہایت عمدہ صحیح لاگ کا زوردار جلد چلنے والا ریوالور -
(webley Fosbery.)

ویبلی فوسبیری آٹومیٹک	جو کہ صرف ایک کارتوس کے فیر کرنے سے خود بخود گہوڑا چڑہکر دوسرا کارتو

چلکر کھاکر اوسی جگھہ پر بالکل تیار ہوجاتا ہے اور ماسر کیطرح تیزی دکھلاتا ہے۔ نہایت اچھا جھٹکا دیتا ہے۔ اسمین ۴۵۵ سروس کارڈائٹ کا کارتوس چلتا ہے۔ یا خواہ کالی بارود کا۔ مین نے اسے بہت زیادہ استعمال کرکے دیکھا ہے اور جہان تک میرا خیال ہے مین کہہ سکتا ہون کہ شیر وغیرہ کے شکار مین ہالسٹر مین کیا ہوا ساتھہ رہنا ضروری ہے۔ یہہ عجیب و غریب چیز ہے لاگ ایسی ہے کہ اگر چالیس گز سے لگائی جائے تو ہر گولی چار انچہ کی سرکل یا بلنرائی مین لگ سکتی ہے۔

۳۰۰ بور ماسر یہہ بھی نہایت عمدہ چھوٹا سا ہتیار ہے۔ اس کے ساتھہ لکڑی کا گھر ہوتا ہے اور وہی کندا لگا کر اسے کاربائن کی صورت بنا دیتا ہے۔ ہزار گز تک کی اسکی سائٹک یعنی دیدبان ہوتے ہین لیکن اسقدر فاصلے سے رائیفل کی طرح صحیح نہین لگتا۔

شکار پر ۲۰۰ گز تک سے صحیح لگ سکتا ہے۔ اتفاق سے اس سے زیادہ فاصلہ ۴۰ اور ۵۰۰ گز پر بھی لگ جاتا ہے۔ لیکن ہر گولی یقینی نہین لگتی اور دوسو گز سے زیادہ فاصلہ پر جھٹکا بھی کم دیگا۔ مین نے اس سے ۸۰ اور ۱۲۵ گز سے سامر روجھ مارے ہین جو بڑے سخت جان ہوتے ہین لیکن بغل مین گولی کھاکر زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ گز بھاگ گئے بعض تو بھاگ گئے بیجان ہوکر گر پڑے اور بعض گھوڑے کیطرح کاواہیر کر اور ٹنگے کھاکر گرے۔

ایک سامر کمر مین گولی کھاکر اوسی جگھہ گر گیا۔ کمر کی ہڈی ٹوٹ جانے سے ہرن بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ اگرچہ اسکی گولی شیر وڈ کی گولی کی طرح کام دیتی ہے لیکن شیر وڈ اور ہی چیز ہے۔ خاص طور سے ماسر کے واسطے مشق کی ضرورت ہے کہ نشانہ صحیح لگے۔

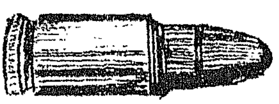

کارتوس ۳۰۰ بور ماسر

بور چارڈ یہہ بھی اسی بور کا ہوتا ہے اور اسمین بھی کندا (جوکہ پتلی لکڑی کا اوس کے ساتھہ ہوتا ہے) جڑ سکتا ہے۔ اسمین صرف ایک دیدبان ہوتا ہے جس سے ۱۵۰ گز تک کام

لیا جاسکتا ہے۔ لاگ ماسر کی سی ہوتی ہے اور کارتوس دونون کے ایک ہوتے ہین ۔

۲۶۵ بور ریگنیس آٹومیٹک ریپیٹنگ پستول اسمین بہی بوردچارڈ کیطرح کندا لگتا ہے ۔ اور پانچ کارتوس خزانہ مین آتے ہین۔ متذکرہ بالا دونون ریوالورون سے یہہ صحیح لگتا ہی ۔ مین نے اپنے ایک دوست سے لیکر صرف ایک ہی دن شکار مین آزمایش کی۔ ۱۰۰ گز سے کم فاصلہ سے پانچ کارتوسون مین چار ہرن مارے ۔ ماسر وغیرہ سے یہہ کب ممکن تہا۔ جہٹکا بہی اوسیقدر ہے اور ممکن ہے کہ بڑے جانورون پیہم جہٹکا دے کیونکہ مین نے چہوٹے ہرن مارے تھے قیمت مین یہہ دونون سے کم ہے۔ پچپن صرف روپیہ مین آتا ہے۔ نال کی لمبائی ۴½ انچہ ہے اور کُل دس انچہ لمبا ہوتا ہے اور وزن تقریبًا سیر بہر گولی سب ان پستولون مین نکل کی چلتی ہے ۔

ویبلی کے اور بہی ریوالور ہین مثلاً ۔

۳۸ بور ہائی ولاسٹی آٹومیٹک ۔ اسمین آٹہہ کارتوس آتے ہین اور ماسر کیطرح جلد چلتے ہین۔ یہہ بغیر کندے کا ہوتا ہے اور ہاتہہ سے چلایا جاتا ہے۔ یہہ بہی نہایت زوردار اور اچہی چیز ہے اور دور تک صحیح لگتا ہے۔ مین نے اس سے ۵۰ گز سے چکارا مارا ہے میرے نزدیک چہوٹی گولی کا پستول خوفناک شکار مین رکہنے کے لئے اس سے بہتر دوسرا نہین۔

کارتوس ۳۸ بور ہائی ولاسٹی آٹومیٹک

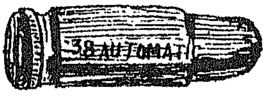

کولٹ کے ملیٹری ۴۵ بور آٹومیٹک پستول ماسر کیطرح چلنے والے اگرچہ بڑے ہوتے ہین بہی نہین ہوتے لیکن خوفناک شکار کے موقع پیہ ہالسٹر مین کئے ہوئے پیٹی مین رکھنے کے بالکل اودہوذون ہین ۔ اسنے بہتر کوئی تنیچہ ایسے موقع کے لئے نہین جبکہ شیر حملہ آور ہو تو جہلکا جہٹکا پہونچایا جاسکے ۔ اور اوسے بیکار کیا جاسکے ۔

۲۵۰ بور پستول یہہ اگرچہ نکل کی گولی کا ہے لیکن نہایت چہوٹا جیبی پستول ہے صرف

سیلف ڈفینس یعنی جان کی حفاظت کے لئے موزون ہے لیکن خوفناک شکار کے موقع کے لئے ٹھیک نہین۔ اس سے کولٹ پاکٹ ریوالور ۴۵۰ یا بلڈاگ ریوالور بہت ٹھیک ہین ریوالور حتی الامکان جیبی ہو تو ۳۲ بور سے کم کا نہو جیسے Smith and wesson (اسمتھ اینڈ ویسن کا سیفٹی سیلف پیرڈکلیٹر یہہ خود بخود چل ہی نہین سکتا۔ ورنہ دوسرے ریوالور ایسے سیف کے خطرناک ہوتے ہین اور بڑے حادثون کا باعث ہوتے ہین۔ چنانچہ حال ہی مین ہمارے یہان ایک جوان آدمی کی موت ہوگئی۔ گھوڑا اوسکے خود ہی کے ہاتھہ سے ذرا اونچا ہوکر گر گیا۔ اور فوراً چل گیا گولی سر مین ایسی کارگر لگی کہ پھر جانبر نہو سکا۔

اسمتھ اینڈ ویسن کا جیبی ریوالور ۳۸ بور نہایت زوردار ہے اور کوئی اندیشہ کی چیز نہین۔ اسکا ہتھیار شکاری کے ساتھہ شکار مین ہونا بہت مفید ہے۔

کارتوس ۲۵۰ بور

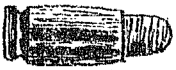

کارتوس ۴۵۰ بلڈاک

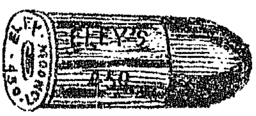

۳۲ بور کارتوس

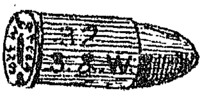

۳۸ بور کارتوس

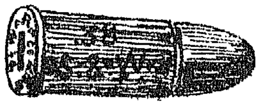

ہتھیارون کے رکھہ رکھاؤ اور اونکا صاف کرنا

ریوالور کو چلانے کے بعد ہی صاف کر لینا چاہئے اگر اوسے صاف نکیا جائے اور دو ایک روز پھر چھوڑ دیا جائے تو گویا جان بوجھہ کر اوسے خراب کرنا ہے۔

صاف کرنے کے لئے نال کا قطر جتنا بڑا ہوگا اوتنی ہی آسانی ہوگی اور اوسمین کوئی چیز اڑ جانے کا بھی اندیشہ نہوگا۔ لیکن کم قطر والے ریوالور کے لئے کسی قسم کی دہات کا گز ہونا بہتر ہے نرم دہات سخت دہات سے زیادہ بہتر ہے۔ لکڑی کا گز اگر نہایت پتلا ہوگا تو زور کرنے مین بہت ممکن ہے کہ ٹوٹ جائیگا۔ نال کے منہ پر سے لیکر آخری حصہ تک صاف کرنا چاہئے ورنہ صرف منہ پر سے صاف کئے جانے سے نال مین فرق آجائیگا اور نشانہ مین غلطی واقع ہوگی۔

سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ صفائی پورے طور سے ہونا چاہئے روغن وغیرہ لگانا نہایت بہتر ہے۔ گرم پانی استعمال کرنے سے زنگ آجانیکا احتمال ہے۔ البتہ اگر نال مین کوئی چیز پھنس جائے یا کوئی اور خرابی واقع ہو جائے تو جتنا گرم پانی ہو بہتر ہے۔ Lock لاک مین بار بار تیل نہ لگانا چاہئے۔

جس اون وغیرہ سے صاف کیا جائے اوسے پہلے دیکھہ لیا جائے کہ خشک ہو۔ اور جس اون سے ایک بار صاف کر لیا جائے اوسے پھینک دینا چاہئے۔ اور دوبارہ استعمال نکرنا چاہئے ایک دم بہت سا اون بھی استعمال نکرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ نال مین پھنس جائیگا تو لامحالا زور کر کے نکالنا پڑیگا۔ اور اس سے نال کی اصلی خوبی مین کچھہ نہ کچھہ ضرور فرق آجائیگا۔ صاف کرنیکے لئے گز نال سے بڑا ہونا چاہئے۔ ریوالور مین جدا ہونیوالا Stock اسٹاک ہونا کوئی خوبی کی بات نہین۔ اس سے ریوالور اگرچہ کارباین کی صورت مین آجاتا ہے جس سے نشانہ بیشک دور پر لگ سکتا ہے مگر ریوالور دور کے نشانہ کے واسطے نہین ہوتا۔

کارڈبورڈ کے ہالسٹر جسمین اکثر امریکن ریوالور رکھے جاتے ہین پائیدار نہین ہوتے۔ ہالسٹر بہتر ہوتے ہین مگر انمین اندر کیجانب بعض اوقات کچھہ تری آجاتی ہے جس سے ریوالور مین زنگ آجانیکا اندیشہ ہے اسلئے جب ریوالور کو ہالسٹر مین رکھا جائے تو دیکھہ لیا جائے کہ آیا اندر سے خشک بھی ہے یا نہین۔

امریکہ کے بعض ہالسٹر مین اندر کیجانب ربر لگا ہوتا ہے۔ جو پسینہ کو روکتا ہے۔ مگر اسمین بارش کے بعد جو تری آجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے۔

کارتوس چمڑے کے کیس مین رکھنا بہتر ہے کیس مختلف قسم کے بنائے جاتے ہین جو ہر قسم کے کارتوس کے لئے مناسب اور موزون ہوتے ہین۔

ایمنگ یعنی شست باندھنا

ہمیشہ ایسی چیز کی شست باندھی جائے جو آسانی سے دکھائی دیجا رہی ہو اور ہر مرتبہ ایک خاص مقدار مین دکھائی دے یہہ نہین کہ کبھی کم اور کبھی زیادہ اس سے نشانہ مین ضرور فرق

ہوتا ہے۔

یہہ بہی واضح رہے کہ جب دیدبان مین سے دن کی روشنی دونون جانب سے نہ دکہائی دیجائے تو یہہ پتہ نہین چلتا کہ نشانہ ریوالور کے سامنے ہے یا کچہہ اونچا نیچا ہے۔

دیدبان دو قسم کے ہوتے ہین۔ ایک اس شکل کا V اور دوسرا اس شکل کا U۔ دوسرا پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ پہلے مین دن کی روشنی صاف دکہائی نہین دیجاتی۔

اگر نشانہ مین کچہہ غلطی واقع ہو جائے تو یہہ معلوم کرو کہ ریوالور قاعدہ کے موافق رکہا گیا یا نہین یا دیدبان مین کچہہ خرابی ہے۔ دیدبان مین اگر کچہہ خرابی ہو تو اوسے خود درست کر سکتے ہو۔ دونون آگے اور پیچہے کے دیدبان سینگ کے اپنے ساتہہ رکہو اور اونہین نال پر جہان مناسب سمجہو اوس سے کچہہ اوپر لگا دو۔ ہر ایک قسم کی ریتیان اپنے ساتہہ رکہو اور ایک دو ریتیان گول بہی ہون۔ پچہلے دیدبان کے اوپر کے سرے پر بالکل بیچ مین اس شکل کا دیدبان بناؤ U۔ نشانہ سے اتنے فاصلہ سے جتنا دیدبان بتاتا ہے کئی مرتبہ ریوالور چلاؤ اور ریتی سے نشان کرتے جاؤ یہانتک کہ دیدبان بالکل صحیح ہو جائیگا۔

اس شکل کا دیدبان U ایسا گہرا بنایا جائے کہ بالکل نال سے ملجائے ورنہ نشانہ لگاتے وقت غلطی ہوگی اور خاصکر جبکہ نال گرم ہوگی۔ دیدبان کو ریتی سے بناتے وقت ذیل کی باتون کا لحاظ رہے۔

U کے نیچے تک ریتنے مین نقصان ہے نشانہ بہت نیچے لگتا ہے۔ V کے اوپر کیجانب ریتنے مین نشانہ اونچا لگتا ہے دونون جانب ریتنے سے نشانہ اوسی طرف جہکا ہوا لگتا ہے جونسی جانب زیادہ ریتی جائے۔ ایکدم دیدبان کو زیادہ ریت دینا ٹہیک نہین بلکہ نہایت سہولت سے ریتنا چاہئے۔ اور اگر اتفاق سے کسی سمت زیادہ ریت جائے تو اوسکے خلاف سمت ریتے جانے سے درستی ہو سکے گی۔

اگر U شکل کا دیدبان زیادہ چوڑا ہو جائے تو پہر دوسرا بنا لینا بہتر ہے۔

اس ترکیب سے جبکہ دیدبان بنجائے تو ریتی سے U کے کنارے چاقو کی طرح تیز کر دو ساتھ ہی آگے

ل کو نصف دائرہ سے زیادہ گہرا کیا جائے ۔
اس بات کو مین نہین بتلا سکتا کہ اول کا دیدبان کتنا کاٹنا چاہیے ۔ اگر ویبلی کے ریوالور ہون تو قاعدہ یہہ ہے کہ اونہین ہر سال بدلدیا جائے ۔

سب سے بہتر بات یہہ ہے کہ اپنے ریوالور کو نیشنل رائیفل ایسوسیئیشن کونسل مین مناسب تجویز کے لیے بہیجدیا جائے ۔ جبکہ اس بات کا فیصلہ کرلو اور نشانہ لگاکر دیکہلو کہ نشانہ مین کوئی غلطی تو نہین ہوتی تو اوسے بنانیوالے کے پاس بہیجدیا جائے تاکہ وہ بغیر پیچ لگائے ہمیشہ کے لیے دیدبان قائم کردے ۔

ریوالور کو کس طرح استعمال کرنا چاہیے

جب یہہ فرض کرلیا جائے کہ ریوالور ہر طرح ٹہیک ہے اور دیدبان بالکل درست ہے تو سب سے پہلے کہولکر اس بات کا یقین کرلو کہ وہ بہرا ہوا تو نہین ہے ۔ بلکہ جسوقت ہی ریوالور ہاتہہ مین لو ایک مرتبہ اس بات کا ضرور خیال کرلو ۔

شکار مارنے یا نشانہ بازی کے واسطے ہمیشہ کہلا ہوا نشانہ ہونا چاہیے ۔ نشانہ لگانیکے لیے بہتر ہے کہ ہاتہی دانت کی سفید مکہی وغیرہ ہو ۔

ریوالور استعمال کرنے مین سب سے بڑی بات اپنی حفاظت ہے ۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اسکی لمبائی بہت کم ہوتی ہے اور فائر آرم جو ہی چہوٹا ہوگا خطرناک ہوگا ۔ اور بڑے سے بڑے تجربہ کار آدمی کو بہی ہوشیار رہنا چاہیے بہتر چاندماری کی مشق ریتلی اونچی زمین یا پتہر کی دیوار پر ہوتی ہے ۔ نشانہ کم سے کم پندرہ گز کے فاصلہ سے لگایا جائے کہ گولی دیوار سے ٹہپ کر نشانہ باز پر نہ لوٹ آئے ۔ اگر کئی مرتبہ لگاتار نشانہ بازی منظور ہو تو دیوار ہی بہتر ہے ۔ اگر بہت سی گولیان ایک ہی جگہہ لگ رہی ہین تو دیکہہ لینا چاہیے کہ دیوار مین سوراخ تو نہین ہوگیا ہے اور گولیان دیوار سے پار تو نہین جارہی ہین ۔ کم از کم دیوار کے پیچہے آدہ میل تک کوئی آدمی نہ ہونا چاہیے کہ مبادا گولی سوراخ سے نکلکر کسی حادثہ کا باعث ہو ۔

ریوالور کا منہ کسی خاص سمت کیا جائے چونکہ اتفاقاً چل جائیگا تو نقصان ہوگا یہہ احتیاط

خواہ خالی ہی کیون نہو اوسوقت بہی لازم ہے - چونکہ بعض وقت خیال یہہ رہتا ہے کہ خالی ہے اور در اصل بہرا ہوتا ہے - اور چل جاتا ہے - قائم نشانہ سیکہنے والیکو چاہئے کہ ایک بہت مضبوط لکڑی کی میز تقریباً دس گز کے فاصلہ پر نشانہ سے رکہے - اوس میز پر اپنا خالی ریوالور رکہے مگر اس ترکیب سے کہ گہوڑا اولٹے ہاتہہ کی طرف رہے اور نال کا مُنہ نشانہ کیطرف بہرتے وقت نال کا مُنہ زمین کیجانب رہے کہ چل ہی جائے تو نقصان نہو -

اب نشانہ کیطرف منہ کرکے کہڑے ہو جاؤ اور سیدہا پاؤن نشانہ کے بالکل سیدھ مین رکہو اولٹا پیر چاہئے - لیکن ۹ انچہ کا فاصلہ چہوڑ کر سیدہے پیر سے اولٹی جانب رکہو - یہہ فاصلہ آدمی کے قد کی مناسبت پر منحصر ہے - اسکی خوب مشق ہونا چاہئے کہ پیر خود بخود اس قاعدہ سے قائم ہو جائین - بالکل سیدہا کہڑا ہونا چاہئے سر آگے کی جانب نہ جہکایا جائے - اولٹا ہاتہہ بالکل نیچے گرا ہوا اور قریب قریب جسم کے لگا ہوا رہے - بعض لوگ ایسا کرتے ہین جہول دیکر کہڑے ہوتے ہین اور یہہ غلط طریقہ ہے -

اگر ہوا تیز ہے اور تم اپنی اس ترکیب کی پوزیشن کو قائم نہین رکہہ سکتے تو اولٹے ہاتہہ سے اپنی ران مضبوط پکڑ لو - اسکے بعد ریوالور کو سیدہے ہاتہہ سے اوٹہا لو - یہہ یاد رہے کہ اسوقت تک ریوالور خالی ہے) اور گہوڑا چڑہاؤ - گہوڑا چڑہانیکے دو طریقے ہین یا تو یہہ کہ دونون ہاتہہ استعمال کئے جائین یا صرف سیدہے ہاتہہ سے لبلبی کے ذریعہ سے چڑہالو - اپنی حفاظت کے لئے موخرالذکر طریقہ زیادہ مفید ہے - گہوڑا گرایا جائے تو انگوٹہا گہوڑے پر رکہکر پوری طاقت سے گہوڑے کو دوسرے ہاتہہ پر چڑہایا جائے - اس بات کا لحاظ رہے کہ کلمے کی اونگلی لبلبی سے بالکل دور رہے ورنہ یا تو ٹوٹ جائیگی یا کچہہ نقصان پہونچے گا یا ریوالور ایکدم چل جائیگا -

مشق کرنے سے اسطرح گہوڑا چڑہانے مین بڑی آسانی ہو جائیگی اور تقاضی اسکے نہایت تیزی سے گہوڑا چڑہایا جاسکے گا - اسمین صرف انگوٹہے اور کلمے کی اونگلی کا کہیل ہے - چہوٹا سا گہوڑا جس کے گہومنے کے واسطے کم جگہہ درکار ہے بہت آسانی سے چڑہ سکتا ہے اور اسکے گرنے مین ہی بہت کم وقت صرف ہوگا -

سیکہنے والے کے لئے بہتر ہے کہ گہوڑا چڑہاتے وقت ریوالور کو سیدہے ہاتہہ کیطرف

جہکائے اسکے بعد بڑی ہوشیاری سے اوسے ترچھا کرے کہ دونون دیدبان وغیرہ ایک سیدہہ مین ہون - اب ریوالور کو سیدہے ہاتہہ مین لیکر میز سے علحدہ کہڑا ہو اور ہاتہہ کو بالکل سامنے لمبا کرے مگر انگوٹہا ریوالور پر پورے طور سے پہیلا ہوا ہے لیکن اس درمیان مین کلمہ کی اونگلی لبلبی سے علحدہ رہے -

سب سے پہلی بات یہہ ہے کہ جہان تک ہوسکے اوسے اوپر سے پکڑا جائے یہان تک ہاتہہ اور ریوالور کی نال ایک ہی لائن مین ہون -

امریکہ کے بنے ہوئے بعض ریوالور کے خاص طور سے لمبے اور بڑے دستے ہوتے ہین - چنانچہ اون دستون کی گرفت بہت نیچے سے ہوسکتی ہے اس قسم کے ریوالور اکثر انگلینڈ مین رائج ہین - اس گرفت سے یہہ بڑا نقصان ہے کہ ہاتہہ کے پونچے کو دہکا لگتا ہے جس سے ریوالور کی نال کچہہ اونچی ہوجاتی اور نشانہ مین فرق آجاتا ہے -

اسمین شک نہین کہ دستے کے اوپر سے پکڑنے مین ہی ایک قسم کا دہکا معلوم ہوتا ہی مگر اس سے ہاتہہ کلائی - بازو تینون پر تہوڑا سا برابر اثر ہوتا ہے جیسے گینڈ کہیلتے وقت -

ریوالور کی نال کے ہاتہہ بازو کلائی سب کے سب ایک ہی سیدہ مین رہنا چاہئین - اور انگوٹہا اولٹے ہاتہہ کی جانب تاکہ لبلبی دبلتے وقت جو اولٹی طرف زور پڑتا ہے اوسے روک لے انگوٹہا ٹیڑہا نہ ہونا چاہئے -

سیکہنے والون کے لئے نشانہ بالکل گہنٹہ کی شکل کا ہونا چاہئے جسمین اوسی طرح ایک سے بارہ تک نشان ہون اب جس جگہہ نشانہ لگانا چاہو دور سے آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے - مثلاً ۴½ پر نشانہ لگانا چاہو تو چار اور پانچ کے بیچ مین نشانہ لگاؤ -

سانس بالکل روک لینا چاہئے اور دہیرے دہیرے اپنا سیدہا ہاتہہ خط مستقیم مین کرلو اور اپنی آنکہون کو چہہ بجے پر قائم کرلو ایسا کرنے مین اپنی کلمہ کی اونگلی کو لبلبی پر رکہکر دہیرے دہیرے اوسے اپنی طرف کہینچو ساتہہ ہی اسکے بالکل اکڑ کے کہڑے ہوجاؤ - ایسی مضبوطی سے کہ اگر کوئی دہکا بہی دے تو بہی اپنی جگہہ نہ چہوڑو - اگر اس درمیان مین سانس لینا چاہو تو لے سکتے ہو مگر سانس لیتے وقت پستول کا منہ نیچے کردو اور اچہی طرح سے سانس لیکر پہر سانس لیکر

روک لو اور پستول کو نشانہ سے ملاؤ اُس کے بعد (اپنی اولٹی آنکھہ بند کر دیا نکرو جیسا مناسب سمجھو) آگے کی مکھی پچھلے U کے دیدبان مین سے نظر سے ملکر نشانہ کی بالکل سیدھ مین آجائے اگر یہان تک تمام کارروائی ٹہیک ہوگئی ہو تو لبلبی پر آہستہ زور کرو کہ گھوڑا گر جائے۔ اگر ریوالور بہرا ہوا ہے تو انشاء اللہ نشانہ پر ضرور گولی لگے گی۔

گھوڑے پر بیٹھکر نشانہ لگانا

جبکہ گہوڑے پر قائم نشان پر نشانہ لگانا ہو تو گہوڑے کو ۴۵ ڈگری اولٹے ہاتھہ کیطرف موڑ دو کیونکہ اگر گھوڑا سدہا ہوا ہوگا تو جب اوسکے کان پر سے گولی جائیگی تو وہ بھڑک جائیگا یا اس درمیان مین اوسنے اپنا سر ہلایا تو یا تو گہوڑے کے مارے جانیکا اندیشہ ہے یا سوار کے گر جانیکا اگر گہوڑا چمکتا ہو تو اوسکی آنکھون پر رومال وغیرہ باندھ دینا چاہئے یہان تک کہ وہ آواز اور بارود کی چمک کا خوب عادی ہو جائے۔

نشانہ اور گھوڑے کے درمیان ایک ٹٹی ہونا چاہئے تاکہ گھوڑا نشانہ کے قریب نہ جاسکے اور مقررہ فاصلہ مین کچھہ فرق نہ آئے اگر ٹٹی نیچی ہوگی تو اندیشہ ہے کہ گھوڑا اوسے کود جائے در اصل یہہ بڑی مشکل بات ہے کہ گھوڑا بالکل خاموش رہے اگر گہوڑا سرپٹ دوڑے اور اس وقت نشانہ بازی کیجائے تو یہہ نشانہ اُس حالت سے کہ گھوڑا کھڑا ہو اور نشانہ لگاتے وقت یکایک چمکے اور ادہر ادہر ہٹے بدرجہا بہتر ہے۔

مشق کے واسطے یہہ بہتر ہے کہ صرف بارود ہی بارود ریوالور مین بہر کر جلتے ہوئے کاغذ پر جو کسی لکڑی وغیرہ مین باندھ دیا جائے نشانہ لگایا جائے۔ یہہ تماشہ بچون کے واسطے بہی کوئی خوف کی بات نہین ہے۔ جیسے ہی کہ بارود کے ذرے اس کاغذ کے نشانہ پر لگتے ہین تو کاغذ اور بہی روشن ہوجاتا ہے۔ مگر اس صورت مین نشانہ بازی چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے کیجاسکتی ہے۔

یہہ زیادہ فائدہ کی بات نہین کہ گہوڑا دہیرے دوڑے اور نشانہ صحیح لگے۔ خواہ وہ تیز دوڑے یا دہیرے مگر جس لاین مین وہ جاتا ہے ایک ہی رفتار سے اور بغیر ادہر ادہر موڑنے کے

نشانہ لگے ۔

مشق کے لیے جبکہ گھوڑا اسرپٹ دوڑ رہا ہو تو نشانہ بالکل پیچھے لگانا بہتر ہو گا ۔ اس کے واسطے اگر چلتے ہوئے کاغذ پر بارود چلائی جائے تو اور بھی بہتر ہے اسلئے کہ کوئی ایسے وقت مین استعمال کرنا خطرہ کی بات ہی سیکھنے والے لیکو یہہ مناسب ہے کہ ایک ہاتھ سے کاٹھی کو لگام کے ساتھ ہی پکڑے اسلئے کہ پیچھے کی جانب چلانے کے لئے ایکدم مڑنا ہو گا ۔ کبھی سیدھے اور اولٹے ہاتھ کی جانب چلاتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ ہمیشہ ریوالور کی نال گھوڑے کے سر سے بہت اونچی رہے کیونکہ اگر چلاتے وقت گھوڑے نے اپنا سر ہلا کر اونچا کیا تو اوسکے سر مین گولی لگنے کا اندیشہ ہے ۔

انسان کی اپنے بچاو کے طریقے

چھوٹی نال والے ریوالور کو بہتر ہے کہ چھپا ہوا رکھا جائے اور اگر بڑے قطر کا ہو تو اتنا ہو کہ اگر جیب مین رکھہ لیا جائے تو اوسکی جسامت ایسی نہو کہ اوس کا پتہ چل سکے اور ظاہر ہو جائے ۔ بعض لوگ بڑے بور کے فوجی ریوالور ہی رکھنا پسند کرتے ہین اور نال دو انچہ کاٹ ڈالتے ہین مگر یہہ کیا ضرور ہے کہ صرف چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے چلایا جائیگا ۔

یہہ کسی جگہہ بیان کر دیا گیا ہے کہ بھرا ہوا ریوالور جیب مین پڑے اندیشہ کی بات ہے ۔ اگر سیفٹی ریوالور نہو تو بہتر طریقہ یہہ ہے کہ ریوالور مین ایک کارتوس کی جگہہ خالی چھوڑ دیجائے اور گھوڑا اوسپر ڈالدیا جائے ۔ اسطرح سب خطرون سے آزادی حاصل ہوتی ہے ۔ زیادہ تر ایسے واقعات ان صورتون مین پیدا ہوتے ہین کہ یا تو گھوڑے کو یکایک دھکا پڑے یا انگوٹھا گھوڑے پر سے پھسلے یا لبلبی پر بے خبری سے ہاتھ پڑ جائے یا ریوالور پورے ڈاٹ پر چھوڑ دیا جائے ۔

اسمتہ اینڈ ویسن کے سیفٹی ریوالور ان خطرون سے بالکل پاک ہین بلکہ ایسے ایسے اتفاقات

ہونا غیر ممکن ہے اور ہر وقت فوری فیر کے استعمال کے ہی ہین جیسا کہ مندرجہ ذیل پتہ چلیگا

کوئی بیرونی گھوڑا کسی چیز کو پکڑ نیکے لئے نہین ہوتا۔

لبلبی پر کیسا ہی دباؤ پڑے اسوقت تک نہین چلیگا تاوقتیکہ چلاتے وقت تم اسٹاک کو بھی اچھی طرح گرفت نکرلو۔

بے گھوڑے کا ہوتا ہے اور کوئی اونچی اوٹھی ہوئی چیز نہین ہوتی اس لئے معمولی ریوالوروں سے زیادہ تیزی سے چلایا جاسکتا ہے۔

یہہ جیب مین بھرا ہوا نہایت اطمینان سے رہ سکتا ہی کیونکہ کسی قسم کا دھکا وغیرہ لگ جانے سے چل جانیکا اندیشہ نہین یہہ ریوالور نیز چھوٹے قطر ۳۲ بور ریوالور ۳ انچہ اور ۱½ انچہ لمبے نال کے بنائے جاتے ہین۔ مگر آخری صورت کا بائیسکل ریوالور کہلایا جاتا ہے اور جیب مین بہت کم جگہہ گھیرتا ہے۔

ران کے اوپر جیب مین ریوالور رکھنا غلط بات ہے۔ کیونکہ جسوقت ہاتھہ وہان تک جائیگا تو دشمن ہوشیار ہوجائیگا۔ اور ممکن ہے کہ اوس کا ریوالور پہلے چل جائے۔ ایسے موقع کے لئے بہتر ہے کہ سینہ کی جیب مین ریوالور رکہا جائے فرض کیجئے۔ کہ کسی لیٹرے نے تمسے روپیہ مانگا اور چونکہ روپیہ اور نوٹ وغیرہ کے لئے ہی یہہ ہی جیب مخصوص ہے تم جیب مین ہاتھہ ڈالکر ریوالور نکال سکتے ہو اور اوسے شبہہ نہین ہوسکتا۔ وہ یہہ ہی سمجھے گا کہ روپیہ نکال رہے ہو اور اس جیب سے بغیر نکالے ہی تم فیر کر سکتے ہو اور دشمن کو مار سکتے ہو۔ سیدہے ہاتھہ کی جیب نہایت ہی موزون ہے یا جس طرف سے تم آسانی سے لگا سکتے ہو۔ جیب مین سے ریوالور لگانا اور نہایت تعجیل سے کم تعجب خیز بات نہین اسکے لئے پہلے مشق درکار ہے۔ پیٹ کے نیچے سے لگایا جائے یا پاؤن کے نیچے سے لگایا جائے۔ لیکن اگر تمہین اپنے جانی دشمن کا زندہ پکڑنا مقصود ہے اور اسیکو تم پسند کرو تو بہتر یہہ ہے کہ اس صورت سے پکڑنے کی کوشش کرو کہ اوسے اس بات کا پتہ نہو اور نہ تمسے ایسی امید رکھتا ہو اور پکڑو تو دونون ہاتھہ آگے سے پکڑ لو تاکہ ریوالور نہ نکال سکے اور ریوالور لگانے سے پہلے یہہ ہی اندازہ ضروری ہے کہ آیا تم ایسا کر سکتے ہو یا نہین کشتم کشتا کے موقع پر اس بات کا خیال رکھو کہ دشمن کی

آنکھون سے آنکھین ملی رہین اور جہان تک ممکن ہو دشمن کو اس بات پر مجبور کرو کہ اوسکی آنکھین نیچی ہو جائین یا کسی دوسری طرف دیکھنے پر مجبور ہو اگر تمہین اس پر کامیابی ہوگی تو تم نہایت آسانی سے مغلوب کر سکو گے ۔

اگر درحقیقت دشمن کوئی بدمعاش یا ہتیار بند ہے تو سب سے بڑی بات جو تم اپنے لئے کر سکتے ہو وہ یہہ ہے کہ اوسکے سامنے اپنا ریوالور کرو اسکے یہہ معنی ہین کہ تم خود چاہتے ہو کہ یا تو وہ پہلے گولی مار دے یا تمہارے ہاتھہ مین سے ریوالور چہین لے اگر دراصل تمہارا ارادہ گولی مارنے کا ہے تو ایسا کرو ورنہ ہرگز مت کرو ۔

فرض کرو تمہارے پاس ہتیار نہین ہے اور تمہارے دشمن کے پاس ریوالور ہے تو تم یہہ کر سکتے ہو کہ اوسکے ریوالور کو بیکار کر دو یا اوسکے کارتوس نکالکر پہینکدو ۔ ایسا کرنیکے مختلف طریقے ہین چونکہ ریوالور مختلف قسم کے ہوتے ہین ۔

سب سے بہتر طریقہ ہر حالت مین یہہ ہے کہ ریوالور کی نال پر ایک زور سے مکا مارو تاکہ ریوالور نیچے گر جائے اور اسیوقت اپنے انگوٹھے سے ریوالور تہام لو ۔ اس چالاکی کی اسصورت سے مشق کرو کہ ایک مددگار لو اور اوسکے ہاتھہ مین خالی ریوالور دیدو اور اوس سے کہو کہ تمہاری طرف تانکے اور پہر یہہ عمل کرو تو تمہین معلوم ہو جائیگا کہ یہہ طریقہ کسقدر موثر اور آسان ہے ۔

اگرچہ یہہ ضروری بات ہے کہ یہہ طریقہ دشمن کے مقابلہ مین مشکل ہے جسے تمہارے ارادہ کا علم ہی ہو جائے لیکن اگر تمہین اچھی طرح مشق ہوگی تو تم یہہ عمل آناً فاناً مین کر سکوگے اور اوسے سوچنے کا موقع ہی نہ ملیگا ۔

سمتھ اینڈ ولس کے ریوالور اس طریقہ سے بیکار کئے جا سکتے ہین کہ اوسکی نال کا بیچ کا حصہ پکڑ لیا جائے اور تمہارا انگوٹھے کے نیچے اوس کا catch پیچ ہو ۔ لیکن تمہین اولٹی جانب کہڑا ہونا چاہئے اور سیدہے ہاتھہ سے کام لینا چاہئے ۔ اس کے خلاف ریوالور کا پکڑنا تمہارا پنجے کو سیدہی طرف فوراً مروڑ دیگا اور تمام کارتوس نکل جائین گے ۔

لیکن ویبلی کے جو ریوالور ہوتے ہین اونپر اپنے انگوٹھے کو بجائے نیچے رکھنے کے اوپر رکھنا

چاہیے اور اپنے انگوٹھے کو ہتیلی کیطرف دبانا چاہیے ۔

پر نیو کولٹ اسمتہ اینڈ ویسن New Colts Smith & Wesson جنکا ڈبانچہ سخت ہوتا ہے ۔ اونکو بہی تم پکڑ سکتے ہو مگر بجائے اپنا پونچا موڑنیکے تمہین اوسکے خزانہ کو اپنی ہتیلی اور دوسری اونگلی سے ڈہیل دینا چاہیے اور اوسوقت پلنجر (Plunger) کو اپنی چہوٹی اونگلی سے دباؤ مگر اس ساخت کا ریوالور بہ نسبت اونکے جنکو مین نے پہلے بیان کیا ہی مشکل سے چہینا جا سکتا ہے ۔

مین نے ایک اخبار مین ایک مضمون دیکہا تہا جسکی تجویز ایسے موقعہ کے لئے مجہے نہایت پسند آئی اوس کا خلاصہ یہہ تہا کہ :- جب کسی مصیبت کا اندیشہ ہو تو یہہ بڑی خوبی کی بات ہے کہ ایک بڑا ریوالور اپنے پاس ہو اور ایک چہوٹا ۔ دہوکا دینے کیغرض سے بڑا ریوالور دشمن کی طرف بڑہایا جائے کہ اوسکی توجہ اسطرف بٹی رہے ۔ اور چہوٹا ریوالور ٹوپی مین چہپا رہے اور اوسکی نگاہ بچا کر تم چپکے چپکے اپنا کام کئے جاؤ اور جب ٹوپی مین چہپا ہوا ریوالور بالکل تیار ہو جائے تو تم بیخبری مین دشمن کے گولی مار دو ۔

اگر رات مین کوئی چور تمہارے گہر مین گہس آئے تو چراغ لیکر اوسے مت ڈہونڈو اسلئے کہ روشنی مین تمہارے گولی مارنے کا اوسے خوب موقع ملیگا ۔ بہرت ریوالور مین ہلکا ہونا چاہئے کیونکہ ایسے موقع پیہ گہر کی ہی حفاظت مقدم ہے کیونکہ زیادہ بہرت کی گولی اسقدر زوردار ہوتی ہے کہ دیوار مین سے پار نکل جاتی ہے ۔ اور بہت ممکن ہے کہ کوئی گہر کا آدمی اوس سے پہوٹ جائے ۔

اگر تم گہوڑے پر سوار اور تمہارا دشمن پیدل ہے تو تم ہی فورا گہوڑے سے اوتر جاؤ گہوڑا تمہاری اچہی آڑ ہوگا اور تم پر گولی نہ چل سکے گی اگرچہ زور شور کے ساتہہ گہوڑا دوڑا کر حملہ کرنا ہی اوسکے اوسان خطا کر دیگا لیکن اندیشہ ہے اگر دشمن مستقل مزاج ہوگا تو تمہارا کام تمام کر سکے گا ۔

اگر دشمن کو مارنا ہی مقصود ہے تو سینہ کا بیچ تاک کر گولی لگاؤ کہ اوسکے دل و جگر پہنچائین اور اسمین یہہ بہی خوبی ہے کہ انسان سر کو ہلا کر اوسے بچا سکتا ہے ۔ اور سینہ کو نہین

بچا سکتا ۔

اگر تمهین یهه پته چل جائے که دشمن کے پاس اچها ریوالور نهین ہے اور تمهارے پاس اچها ریوالور ہے تو کم از کم ۱۲۰ گز کے فاصلہ پر سے گولی لگاؤ ۔ اوسکی گولی اسقدر فاصلے سے کوئی کام نه کرسکے گی اور تمهاری گولی اوس کا کام تمام کردیگی ۔

یه مانی ہوئی بات ہے که اناڑی کے پاس ریوالور ہو اور سمجهدار آدمی کے پاس صرف چاقو تو سمجهدار آدمی ہی بهاری ہوگا ۔

اگر ریوالور اپنے بستر مین رکهتے ہو تو ہر روز صبح خود ہی بستر مین سے نکالو اگر دوسرے آدمی نے بستر طے کیا تو اوسکے چل جانے کا اندیشه ہے ۔

اس بات کا ہمیشه خیال رکهو که کوئی دوسرا آدمی تمهارے ریوالور اور کارتوسون کو کبهی نه چهیڑے کیونکه وه تمهاری حفاظت نهین کرسکتا ۔

اندهیرے مین ریوالور چلانا

اندهیری رات مین اکثر مواقع ریوالور کام مین لانے کے پیش آجاتے ہین مگر اس کام کے لئے خاص طور سے کچهه سفیدی مائل نشان ہونا ضروری ہین ۔ خواه یهه پہلے سے قائم کرلئے جائین یا ریوالور کے (Stock مین Hamdmass کی غرض سے چهوڑ دئے جائے که جس وقت ضرورت ہو فی الفور قائم کرلئے جائین ۔ اگرچه اس قسم کی سفیدی اسوقت نظر آسکتی ہے جبکه چاندنی ہو یا کوئی روشنی اوسپر پڑتی ہو ۔ بہت زیاده اندهیرے مین بڑا سفید نشان اور ریوالور کی نال جو کئی طرفون سے کسی چمکتے ہوئے مصالحه سے رنگ دیگئی ہو بہت کارآمد ہے لیکن اس بات کا خیال رہے ریوالور کچهه گهنٹه استعمال کرنے کے پہلے دهوپ مین رہا ہو اگر کسی کیس یا غلاف مین رہا ہوگا تو رات کو یه مصالحه نهین چمکیگا ۔

جب ریوالور کو صاف کیا جاتا ہے تو مصالحه اوڑ جاتا ہے اور پهر مصالحه لگانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مین اس بات کی صلاح نه دونگا که تم ہمیشه اپنے ریوالور پر پینٹ کرتے

رہو جس کا تمہین خود بہت خیال ہے اگرچہ یہہ بالکل قابل اطمینان طریقہ رات سکیدیو اور چلانے کا ہے۔ مگر اندھیری رات مین کچھہ کام نہین چل سکتا تاوقتیکہ محض آہٹ یا اندازہ پیدیو اور لگانے کی مشق نہو۔

تاریکی مین اندازہ سے کام لیا جا سکتا ہے نگاہ سے کام نہین لیا جا سکتا۔

تاریکی مین کسی درندہ وغیرہ کو لیٹ کر یا جانور کو آسمان کی سیدھ مین ملا کر دیکھہ سکتے ہو مگر تاریکی کی وجہہ سے بنائی ہوئی اکہی سے نہین دیکھہ سکتے۔

فصل سوم

ہول ہانکے رات و ہانکے کے شکار کھیلنے کے طریقے

میدان مین ہرنون کا شکار گولی و گراب

جاننا چاہئے کہ جہان جہاڑی کم ہو اور میدان ہو وہان ہرن ہول ٹہیکہ گراب سے شکار کے جانے سے بہتر کوئی طریقہ نہین۔ دوسرا طریقہ گاڑی یا تانگہ کی آڑ سے جانور کو قریب ملاکر گولی سے مارنے کا ہے یا کسی سدہے ہوئے گھوڑے یا بیل کی آڑ سے۔ اور جہان کسیقدر گھنی جہاڑی ہوگی وہان داؤن بھی آسانی سے کہیلے جاسکین گے۔ صاف میدان مین داؤن کرنا مشکل ہے اور کامیابی دیر مین حاصل ہوتی ہے۔

طریقۂ شکارِ ہول معمولی ہندوستان مین عام طور سے شکاری میدانون مین ہول سے شکار کرتے ہین اور واقعی زیادہ کارآمد اور مفید طریقہ ہے۔ آدمی نہایت ہوشیار چست وچالاک اور ہرنون کی خوب عادت پہچاننے والا شکاری بنجاتا ہے۔ معمولی قسم کا ہول تو معمولی باتین جاننے والا شکاری بھی کھیل سکتا ہے۔ لیکن ہنسلی کا ہول جو حلقہ بناکر بیٹھا جاتا ہے اور ایڑے کا ہول جسمین ہرنون کو چارون طرف سے گھیرا جاتا ہے کسیقدر سمجھدار آدمی ہی کھیل سکتے ہین کیونکہ انمین ذرا بے احتیاطی عمل مین آجانے سے آدمی مارے جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ انمین سب کے سب تجربہ کار شکاری ہونا ضروری ہین اگر ایک ہی اناڑی شامل کرلیا جائیگا تو مضر ہوگا۔ دونون قسم کے ہولون کے متعلق مفصل بیان کیا جائیگا۔

معمولی ہول اسطرح کہیلا جاتا ہے کہ اگر کم جہاڑی کے میدان مین چھوٹے ہرن شکار کرنا ہین تو تین چار جتنے ہی شکاری ہون ہرنون کا رخ دیکھکر کہ کس طرف جانیکو ہین وہی راستہ روک کر تانگہ وغیرہ کی آڑ سے ہر ایک شکاری کوئی تھوڑی سی آڑ یا جہاڑی دیکھ دیکھکر ایک

دوسکر سے سو گز کے فاصلہ پر گراب بھری ہوئی بندوق لیکر بیٹھ جائین۔ مگر اسبات کا خیال رہے کہ وہ جھاڑیان جو آڑ کے لئے تجویز کی گئین ہین حتی الامکان نیچے سے کم گھنی اور چھدری ہون کیونکہ ہرن شکاری کو اس صورت مین اکثر دیکھہ لیتا ہے۔ اور بندوق کی زد سے بچکر بھاگ جاتا ہے۔

اگر مول دو تین یا ایک جسقدر بھی کم تعداد مین بیٹھے جائینگے زیادہ غور اور ہوشیاری کی ضرورت ہوگی اس لئے کہ ہرنون کا خاص رخ اور نکاس دیکھکر بیٹھنا پڑیگا۔

جب شکاری تانگہ سے اپنی اپنی جگہہ بیٹھہ جاتے ہین تو تانگہ ہرنون کے رخ کے خلاف پشت کیطرف سے ہرنون کو تھوڑا تھوڑا دبانا شروع کرتا ہے تاکہ وہ مولون کی طرف چل نکلین اسے ٹولنا کہتے ہین

ٹولنے مین یہہ بات ضرور ہونا چاہئے کہ جب ہرنون کا رخ مول کے خلاف دیکھا جاے تو تانگہ کو ڈھیلا چھوڑکر اوسکے خلاف سمت سے دبایا جائے اور جب مول پر سیدھے ہرن بہہ جائین تو حتی الامکان خوب دبانا چاہئے۔ اور اسقدر مہلت نہ دینا چاہئے ایسا نہو کہ وہ کھڑے ہوکر اطمینان سے مول کے جھاڑ وغیرہ مشتبہ خیال کرکے یقین کرلین۔ اگر شکاری نہایت ہوشیار ہوگا تو خود کو چھپا سکیگا۔ ورنہ یا تو ہرن شکاری کو فوراً دیکھتے ہین یا صرف شبہہ کرکے مول سے کٹ کر فاصلہ سے نکل جاتے ہین۔ اور اگر سیدھے تانگہ سے دبایا جاے تو اسقدر مہلت نہین ملتی کہ وہ کچھہ خیال کرسکین اور بالفرض دیکھہ بھی لینگے تو بندوق کی زد پر ضرور آجائینگے اور بھاگتے ہوئے جانورون پر بندوق لگانے کا موقع ملسکیگا۔ مول پر کبھی غافل نہ بیٹھنا چاہئے۔ اور اپنے برابر والے شکاری کا جو پہلے بیٹھہ چکا ہے اچھی طرح جانچ اور اندازہ کرکے رکھو یا کوئی خاص نشانی اور علامت ایسی کہ شکاری کے صحیح رخ کا علم رہے مثلاً اوس سمت دو مٹی کے ڈھیلے رکھہ دو یا دو لکڑین اپنے سامنے گاڑلو۔ اسی طرح اگر اور شکاری بھی بیٹھے ہین تو ہر ایک شکاری کے رخ کی طرف اسی قسم کی علامتین رکھہ چھوڑو ساتھہ ہی اسکے ہرنون کو نہایت ہوشیاری سے دیکھتے رہو لیکن اونہین خود کو مت دکھاؤ اور تانگہ پر بھی نظر رہے کہ وہ کدھر ہے اور کیا کام کر رہا ہے۔

ہرنون کی نقل و حرکت پر غور کرتے رہو کہ وہ کدہر رخ کررہے ہین اور جس شکاری کے مول کے
قریب ہوکر گذرین وہ یہہ پہلے سے اندازہ کرلے کہ وہ داہنی طرف ہوکر نکلینگے یا بائین جانب
جسطرف سے ہوکر گذرین اوس طرف سے اپنا جسم چراتا چلا جائے اور ساتھہ ہی بندوق کی
نال پہیرتا جائے اور جب سو یا ۱۲۵ ڈیڑہ سو گز یہہ ہرن آجائین تو ایک مرتبہ اون نشانون پر غور
کرے جو شکاریون کے رخ کیطرف بنا رکہی ہین اور جب اس بات کا اطمینان ہو جائے
کہ جسطرف بندوق لگائی جارہی ہے۔ اوس سیدہ مین کوئی مول اور تانگہ وغیرہ نہین
ہے تو جانچ کر بندوق لگائے۔

اگر آدمی اور تانگہ وغیرہ کے بچانے مین ہرن کو اتنا موقع ہی ملجائے کہ وہ شکاری کو دیکھہ
پائے تو شکاری کو چاہیے کہ بے حس و حرکت بیٹھا رہے ایسی صورت مین ہرن تہوڑی دیر
غور سے دیکھکر شبہہ مٹا لیتا ہے اور نہین چمکتا لیکن ذرا ہی جسم کو حرکت کرتے ہوئے دیکھہ لیگا
تو فوراً بہاگ جائیگا اور یہہ ہی قریب قریب ہر جانور کا قاعدہ ہے۔

اگر ایک دوسرے مول کا شکاری اندازہ نکر سکے گا اور لگانے سے پہلے اپنے نشان نہین
دیکھے گا تو ضرور خطا پائیگا۔ دوسرے مول کی سیدہ مین بندوق چلا کر مول والے کو
نشانہ بنا لیگا۔

چنانچہ اسیطرح ایک صاحب نے ایکمرتبہ مول پر سے گولی لگائی۔ گولی سیدہی میریطرف آئی
اور میرے بوٹ کو توڑتی ہوئی میری پشت پا کی ہڈی کاٹتی ہوئی چلی گئی جو چار ماہ بعد زخم
اچھا ہوا ہڈی بالکل نہ ٹوٹی تہی نشان ابتک باقی ہے۔

جون جون ہرن قریب آتے جائین اونکی نظر سے بچنے کی نہایت۔ کوشش کرتا جائے
اور اس درمیان مین بندوق لگانیکی جگہہ ہی تجویز کرلے جسطرف سے ہرن نکلین آہستہ
آہستہ پہیرتا جائے لیکن ہرنون سے آڑ مین کہ وہ دیکھہ نہ سکین اور جب زد پر آجائین تو
لیٹے بندوق ایک طرف نکال لے اوس سیدہ مین جو خالی ہوا اور جب ہرن وہان آئین
لیٹے لیٹے کل دابدے اگر دوسری نال سے لیٹے ہوئے بہاگتون پر نہ لگا سکے تو بیٹھکر لگائے
مین نے ابتک تقریباً تین ہزار ہرن مارے ہین جنمین نر اور مادہ کی تعداد کانون کی

انہین چہہ سو کے قریب مول سے مارے ہین ۔

جب کبھی کسی اناڑی کے ساتھہ مول بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو باوجود اوسکو اچھّی طرح سمجھا دینے کے اکثر سیدہ مین بندوق چلائی مگر مین ہمیشہ احتیاط کرتا ہون اوسکی طرف سے کبھی جھاڑی یا کسی ٹیلے وغیرہ کی آڑ لیکر بیٹھتا ہون اور جب ہرن میرے اور اوسکے درمیان آجاتے ہین تو زمین پر لیٹ جاتا ہون اور زمین سے بالکل چپان ہو جاتا ہون اسپر بھی اکثر اوقات میرے سر پر سے گراب بولتے نکل گئے ہین ۔ نیا سیکہنے والا جس نے ہرن کم مارے ہون اور شوق زیادہ ہو جب ہرن اوس کے پاس سے گذرتے ہین تو بیتاب ہو جاتا ہے اور پہر آدمی کو نہین دیکھتا شوق مین بلا تامل فیر کرتا ہے ۔

ہلی کا یا آدھے دائرہ نما مول ۔

یہہ اسطرح ہوتا ہے کہ ہرنون کو آدھے گول جگہ مین گھیر لیتے ہین اور سیدہی لائن مین مول نہین بیٹھتے ۔ پہلے طریقہ سے اسمین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مولون کو شناخت کرنا اور اونہین یاد رکھنا بڑی ضروری بات ہے ۔

اکثر لوگ ایسا کرتے ہین کہ جس جھاڑی مین مول بیٹھے ہین اوس سے آگے جھککر چلے گئے ایسا نکرنا چاہیے ایسا کرنے سے پہلے دوسرے برابر کے مول والے کو اشارہ یا سیٹی سے آگاہ کردے یہہ سب باتین مبتدیون کے لئے ہین پرانے تجربہ کار شکاریون کو ضرورت نہین اگرچہ یہہ مول کے شکار مین موقع کے اعتبار سے نہایت کارآمد اور مفید باتین ہین ۔

ایڑہ کا مول

یہہ اسطرح کھیلا جاتا ہے کہ دو چار تانگہ پندرہ 15 بیس یا زائد شکاری ایک وسیع حلقہ بنا کر قریب قریب چارون طرف سے گھیر لیتے ہین ۔ اور جو جگہہ بچ جاتی ہے وہان جھنڈیان وغیرہ دہوکا دینے کی غرض سے لگا دیتے ہین ۔ تانگہ ہرنون کو دباتے ہین اور وہ آدمیون کی سمت یا جھنڈیون کی جانب آتے ہین لیکن بندوق جب حلقہ کے باہر نکلتے ہین اوسوقت لگائی جاتی ہے حلقہ سے نکلتے ہی جب پشت پر آجاتے ہین تو پہلے ہرن کے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو بندوق لگادی جاتی ہے اور اوسکے گرتے وہ سب کے سب ٹوٹکر دوسرے مولون کی طرف جاتے ہین اسی طرح چارون طرف سے پٹتے ہین ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیس ہرنون کی

ڈار مین سے دو تین بچکر جاتے ہین قریب قریب سب مارے جاتے ہین ۔
ابٹرہ کے مول مین بڑی ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے اور اس شکار کے کھیلنے
والے تجربہ کار شکاری ہونا ضرور ہین کہ بیتاب ہوکر فوراً حلقہ کے اندر فیر نکرین بلکہ بڑے
ضبط سے کام لین اور پہلے ہرنون کو حلقہ سے باہر نکل لینے دین یا اُسوقت فیر کرین جب
ہرن جھنڈیون کی سیدھ مین ہون ۔

حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست ٹونک کے ماموں صاحب صاحبزادہ محمد خان
صاحب مرحوم اس ریاست مین نہایت مشہور اور تجربہ کار شکاری تھے اور اونہون نے
اپنے پاس نہایت ہوشیار بڑے بڑے شکاری ملازم رکھہ چھوڑے تھے وہ اکثر ابٹرہ کے
مول کا شکار کھیلا کرتے تھے اونہین تھوڑے ہرنون کی بھی ڈار ملجاتی تھی تو سب کے سب
ہرن مار لیتے تھے اور ایک بھی بچکر نہین نکلتا تھا ۔ اس طریقہ سے روج وغیرہ بڑے
ہرنون کا بھی شکار کیا جا سکتا ہے ۔

داؤن کرنا اگر شکاری پیدل ہو اور دور سے ہرنون کو دیکھے تو کوشش یہ کرنا
چاہئے کہ آڑ لیکر جہان تک ہو سکے خود کو اون کے قریب پہونچائے اونہین خبر تک نہو
یہان تک کہ موقع سے فیر کیا جا سکے اور مارلئے جا سکین ۔

داؤن کرنے مین بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے اسلئے کہ انسان تو وحشی نہین یہہ
تھوڑے بہت کھٹکے پر غور بھی نہین کرتا اور جانور چونکہ وحشی ہے تو وہ بہت ذراسی حرکت
اور کھٹکے کو سن لیتا ہے اور فوراً چوکنا اور پریشان ہو جاتا ہے کہ آدمی نہین سمجھہ سکتا
لہذا داؤن کرنے مین بڑی احتیاط برتنا پڑتی ہے ۔

آڑ آڑ مین آہستہ آہستہ بڑی خوبی سے بڑہو حتی الامکان ہوا کا رخ بچاکر اور آفتاب کو پس
پشت لیکر بڑہے ۔ جہان چھوٹی چھوٹی جھاڑیان ہون وہان بیٹھکر یا لیٹ کر بڑہنا چاہئے
یہہ خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی جلدی نکیجائے ۔ اس خیال سے کہ جانور سامنے کھڑا ہے
اور ہمین نہین دیکھتا ۔ یہہ غلط ہے ۔ بلکہ بڑی ہوشیاری سے بیٹھے بیٹھے یا چارون ہاتھہ
پیرون سے سرک کر یا لیٹ کر شکار کے قریب پہونچنا چاہئے ۔ اگر یہ فاصلہ مارا مار سکے

۳۸۶۱۷

کرکے اور گھبرائے ہوئے پہونچے تو جانور کو آسانی اور سہولت سے دیکھنا نصیب ہوگا۔ بصد شوق اور خوشی جب بندوق لگانیکو اوہر دوگے تو ممکن نہین کہ جانور کی ہوا ہی یا اسکو چونکہ وہ آپکی تیزی سے چلنے کا کھٹکا سنکر چونکتا ہو کہ معلوم کرنا شروع کردیگا تم ابھی ہی دھن مین لگے ہوگے اور تمہین اس بات کا پتہ ہی نہو گا۔ اور جب تک کہ تم بندوق لگاؤ شکار ہرن ہو جائیگا۔ تمہین تعجب ہوگا اور مایوس ہونا پڑیگا۔

داؤن کرنے مین ربر سول یا بغیر ایڑی کا ربر سول بوٹ ہو کہ زمین پر کھٹکا نہو اور سخت زمین کا کوٹ اور برجس نہو۔

صرف دس بارہ گز اچھا موقع دیکھ کر اور آڑ دیکھ کر نہایت آہستگی سے بڑہو۔ اور چھپے ہوئے جانور کے خیالات برابر معلوم کرتے رہو۔ اگر شکار کو ذرا بھی پریشان دیکھے تو خاموش ہو جائے جب چرنے یا دوسرے خیال مین مصروف ہو جائے تو پھر بڑہے۔ جسوقت جانور کو ٹہر کر چلتے تو اس بات کا فیصلہ بھی اوسی وقت خوب سمجھکر کرلے کہ یہان سے اب فلان جھاڑی کی آڑ لینا چاہئے۔ جس جھاڑی کو اپنے کافی چھپنے کے لائق سمجھے تجویز کرے۔

نیز سب جھاڑیان اور آڑین نظر مین رکھے۔ جون جون شکار سے قریب ہوتا جائے اپنی رفتار آہستہ کرتا جائے اور جانور کو دیکھکر کام کرلے۔ موقعہ پر پہنچکر سانس کو تھوڑا قابو مین کرکے بندوق وغیرہ سنبھال لے اگر جانور وہان سے بڑھنا چاہے تو اطمینان سے اچھی طرح جانچکر بندوق لگائے۔ اگر قایم اور بے فکر دیکھے تو خوب سہولیت سے سانس کو قائم ہو جانے دے پھر بخوبی ایم (aim) کرکے یعنی ملاکر فیر کرے۔ میرے نزدیک تو اگر نزدیک پہونچکر جانور کو بیفکر دیکھے اور آگے کوئی عمدہ آڑ دیکھے تو ہرگز جلدی نکرے اور حتی الامکان اور قریب ہونے کی کوشش کرے جہان تک ہو نزدیک سے لگائے یہہ خوبی ہے داؤ کی کہ پچاس یا اسی گز سے بندوق لگائے۔ اکثر داؤ کے موقعہ پر ایسے جھاڑ یا درخت آجاتے ہین جو اوپر سے تو بڑے گنجان ہوتے ہین اور نیچے سے چھدرے تو شکاری اوپر کے حصہ کی آڑ کافی سمجھکر شکار کا تعاقب کرتا ہے اور جانور چونکہ آڑ مین ہوتا ہے اور دکھائی نہین دیتا اسلئے بڑہے چلا جاتا ہے۔ لیکن جانور سر جھکا کر

شکاری کی ٹانگین حرکت کرتی ہوئی درخت کے نیچے کے چہدرے حصّہ مین سے دیکھکر بہاگ جاتا ہے اور کوشش بیکار جاتی ہے جسکو شکاری یہہ نہ سمجھکر کہ کیا بات ہوئی ناامید ہوجاتا ہے اور سبب اوسکا مرقومہ بالا ہوتا ہے۔ اسوجہ سے چاہئے کہ داؤ کے واسطے ایسی جہاڑی یا آڑ تجویز کرے جو جڑ مین سے بھی مثل اوپر کے گنجان ہو اسواسطے کہ جانور وحشی آدمی سے دس حصّہ زیادہ باریک دیکھ سکتا ہے اگر اوسکو تہوڑا شبہہ ہو جائے تو۔

بڑے ہرنون کے بہ نسبت چہوٹے ہرنون پر داؤ کرنا زیادہ مشکل ہے اور جسطرح ہرنون پر داؤ کیا جاتا ہے وہی طریقہ دوسرے جانورون کے لئے ہی جو اس قسم کے ہون۔ چنانچہ بہت سے یورپین بڑے بڑے شکاریون نے بڑے بڑے تیز کے رائفلون سے ہاتھی گینڈے آرنے وغیرہ بھی اسی طرح شکار کئے ہین۔ لیکن چونکہ وہ خوفناک جانور ہوتے ہین تو اونپر زیادہ اطمینانی رائفل سے اپنی بچت کرکے داؤ کرنا ضروری ہے اور ۳۰ یا ۴۰ گز سے گولی لگائی جاتی ہے تب مہلک ہوتی ہے۔

مالے یا درخت پر مچان سے رات کے شکار کھیلنے کے طریقے

رات کو ہرنون کا شکار زیادہ تر مالے مین بیٹھکر کھیلا جاتا ہے اور درندون کا معمولی مالے سے کم لیکن مچان سے یا خاص قسم کے مالے سے کھیلا جاتا ہے۔

مالا مالا ایک گول گڑہا اسقدر گہرا کہ آدمی جسمین بیٹھے تو صرف آنکھون تک حصّہ باہر رہے اور تمام جسم اندر ہو۔ گڑہا اسقدر چوڑا ہو کہ دو تین آدمی بیٹھ سکین لیکن گہرا اسقدر ہو کہ بیٹھکر سطح زمین دیکھ سکے تاکہ جانور آتا جاتا دکھائی دیا جاسکے۔

یہہ ہر قسم کے ہرنون کے لئے خواہ چہوٹے ہون یا بڑے ایسے موقع پر کہودا جاتا ہے کہ زراعت ہو مثلاً گیہون چنے وغیرہ کے کہیت وغیرہ مین۔ اونمین چہوٹے ہرن اور ریچہ سانبر چیتل وغیرہ بھی رات کو جہاڑی سے نکلکر چرنے کو آتے ہین۔ دن مین اونکے کہوجون اور کہیت مین نقصان دیکھکر موقع تجویز کرلیا جائے اور مالے کا فاصلہ کہیت وغیرہ سے اسقدر ہو کہ ۲۰ یا ۲۵ گز سے بندوق چل سکے۔ شام سے اوس مین

بیٹھ جانا چاہئیے۔

اسیطرح جانورون کے آنے جانے کا راستہ کہوجون سے دیکھکر مالا بنائے اُسے آگوٹ کہتے ہین۔ یہان زیادہ ہوشیاری سے بندوق چلتی ہے۔ پانی پر موسم گرما مین تمام جانور پانی پینے آتے ہین وہان بہی کہوج دیکھکر مالا بنایا جاتا ہے۔ جب پانی پیکر جانور چلتے ہین تو مارے جاتے ہین۔ پانی پر مالے مین ہر قسم کا جانور جو اوس جنگل مین ہوتا ہے پانی پینے آجاتا ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میرا آدمی میرے برابر والے مالے مین ہرنون کے شکار کے لئے بیٹھا ہوا تہا ایک تیندوہ دُبکتا ہوا اوسپر آرہا تہا اور جب وہ چار قدم کے فاصلہ تک اگیا تب وہ سمجھا کہ تیندوہ ہے اور فوراً اپنی بندوق سنبھالی بندوق مین بڑے گراب بھرے ہوئے تہے اتفاق سے اوسکے اوسان قایم رہے۔ اور اوسنے تیندوہ کا اچھی طرح مُنہ ملاکر اندازاً ڈیڑھ گز کے فاصلہ پرسے چونہی کہ اوسنے ذرا رک کر اور اوپہر کر دیکھا بندوق لگائی۔ تمام گراب مُنہ اور سینہ پرسے لگے اور بارود کے پہپکے تک اثر ہوا وہ تڑپکر دس قدم پہر جاکر گرا اور دوم مرتبہ چلا کر مر گیا۔

پنجرے کا مالا

خوفناک درندون مثلاً شیر وغیرہ کے واسطے مالے کے یہ ترکیب بہی اچھی ثابت ہوئے ہین اور اسطرح کے تیندوے مار کر دیکھے گئے ہین۔

وہ ترکیب یہ ہے کہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کی سلاخون کا کم از کم تین گز چوڑا اور ساڑہے تین گز لمبا پنجرا سا بنایا جائے جو اوپر نیچے سے لکڑی کے مضبوط تختون سے پٹا ہوا ہوتا چاہئیے۔ اور اتنا اونچا ہو کہ آدمی بخوبی اوسمین بیٹھ سکے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ایسا کہ چھہ ٹکڑے الگ الگ اور نہایت مضبوطی سے جب چاہو جوڑ لو اور پنجرا بنا لو دوسرا جو ٹکڑے نہو سکے لیکن اوسے ہر جگہہ لیجانا دشوار ہوتا ہے۔ گاڑی وغیرہ مین لیجایا جاسکتا ہے۔ اسمین ایک طرف کہڑکی ہوتی ہے جسمین سے شکاری اندر چلا جائے گارہ کے قریب یا پانی پینے کی جگہہ عمدہ موقع دیکھکر ایک گڑہا کہودا جائے جسمین وہ سب ٹہیک بیٹھ جائے صرف اسقدر باہر رہے کہ آدمی کا مُنہ ٹہوڑی تک

یا گردن تک اونچی رہی کہ سطح زمین دکہائی دیا جاسکے اور بندوق ہر چہیز پہ لگا کر بخوبی فیر کرسکے اور کہڑکی کا حصہ پشت کی جانب رکہا جائے جدہر سے جانور کے آمد نہو وہ ڈہلوان کہودا جائے کہ آدمی اوسمین سے آتر کر کہڑکی مین سے اندر بیٹھ جائے بعد کو اوسپر کانٹے وغیرہ لگادیے جائین ۔ اور چہت پر بہی جہاڑیان وغیرہ ڈال دیجائین تاکہ زمین معلوم ہونے لگے اور ہر دو پہلوؤن پر بہی جہاڑیان ڈال دیجائین کہ جانور کو شبہہ نہو لیکن موقع موقع سے ضرورتون کا لحاظ کرلیا جائے تاکہ جانور کو دیکہنے اور بندوق لگانے مین آسانی ہو ۔ اوسکے بعد نہایت اطمینان سے بیدہڑک بیٹھ جاو کہڑکی بند کرکے اندر سے کنڈا لگالو ۔ خواہ قفل ڈال لو ۔ پہر کوئی اندیشہ نہین اسلئے کہ جانور اگر اوسکے لپٹ ہی جائیگا تو اس عرصہ مین فیر کرکے تم اوس کا فیصلہ کرسکوگے ۔ نہایت اچہا طریقہ ہے اور اسکو جو صاحب آزمائکر دیکہینگے تو اونکو بعد تجربہ کے ثابت ہوگا کہ یہہ نہایت اچہا طریقہ ہے بہت پسند کرینگے ۔ مین نے ایک مقام پر اسطرح کا شکار کہیلا اور دو تین تیندوے بڑی آسانی سے مارے ۔ ساہر بہی شبہہ نہین کرتا ۔ اگر سمجہدار شکاری اوسکو ترتیب سے جالے ۔

چنانچہ مین نے ساہر بہی اس طریقہ سے مارے ہین ۔ ساہرون وغیرہ کے واسطے جہان پہاڑ کے قریب جہاڑی مین پانی پر مالا ہوگا وہان وہ درندہ شیر و بگہیلہ وغیرہ ضرور آتے ہین ۔ میری رائے مین معمولی بندوق معمولی مالے پر سے شکو ہرگز فیر پہ نہ لگانا چاہئیے ۔ مرقومہ بالا پنجرے نما مالہ بہت کارآمد ہوگا ۔

زمین دوز مالا

شیر کے لئے زمین دوز مالا بہی بنایا جاتا ہے جو لکڑیون سے پاٹ کر مٹی بچہا کر ہموار کردیا جاتا ہے اور اسمین روزن رکہے جاتے ہین ۔ یہہ جانور کے بہٹہ کی طرح ہوتا ہے اسمین ایک راستہ رکہا جاتا ہے جو کہ بیٹہنے کے بعد کانٹون سے بند کردیا جاتا ہے اس مالے مین سے بذریعہ بندوقون کے شیر پر بندوق لگانا نہایت مناسب ہے ۔ لیکن دس گز سے زائد دور نہین چلاسکتے ۔

مالا جب تیار کرایا جائے تو مٹی دور پھکوانا چاہیئے اور جہان تک ممکن ہو زمین کے ہموار مالا ہو ورنہ جانور شبہہ کرکے ٹل جاتا ہے اسلئے اگر جھاڑی کے قریب مالا ہو تو چاروںطرف تھوڑی سی باہر کی سوکھی مٹی سے تقریباً چار انچہ کی ڈول بنوائی جائے اور اوسمین روزن رکھدئے جائین اگر مالا میدان مین ہو تو بالکل زمین دوز ہونا چاہیئے اور زمین کاٹ کر روزن بنائے جائین - سردی کے موسم مین صرف سامرون کے لئے پانی پر مالا کھودنا چاہیے چونکہ یہہ سردی مین روز پانی پیتا اور کیچڑ مین لوٹتا ہے - اسلئے بندھا ہوا پانی پر آتا ہے سامر رات کو ہمیشہ ہوشیار رہتا ہے تھوڑا سا اشارہ پاکر یا محض سانس سے چونکنا ہو کر ایک آواز زور سے نکالکر بھاگ جاتا ہے - اسوجہ سے اسے رات مین مارنا مشکل ہے - ہرنون مین چھوٹا ہرن یعنی چکارہ نہایت ہوشیار رہتا ہے - رات کو جب مالے مین بیٹھنے کا اتفاق ہو تو کوٹ وغیرہ ملائم کپڑے کا پہنا چاہیئے - کہ رگڑ سے آواز نہو - اس لئے بہت سے موقع ہاتھہ سے جاتے رہتے ہین - اور بندوق کو ایسے ڈھب سے پہلے سے ٹھیک ہی جانچکر جو طرف ملاکر جانور کی آمد کے موقع پر رکھنا چاہیئے کہ وقت پر آہستگی سے بندوق اوٹھا کر لگائی جاسکے اور جانور کو تمیز نہو سکے -

مٹی وغیرہ پہلے سے صاف کرلیجائے کہ بندوق اوٹھاتے وقت مالے مین نہ گرے جسوقت جانور قریب آجائے اور مالے پر مشتبہ نظر ڈالے تو بالکل خاموشی اختیار کرلی جائے اور اوس وقت تک ساکت بیٹھا رہے جب تک کہ جانور اپنا خیال نہ بدلے - اور جب وہ دوسریطرف متوجہ ہو تو اچھی طرح بندوق جانچ کر لگائے -

شبکو چاندنی اور اندھیرے مین شکار

رات مین بندوق پر سائٹ لگانیکی عام اور آسان ترکیب یہہ ہے کہ روی کی پتلی سی بتی بناکر موم سے فرشی (Rib) کے آخری حصہ (Fore Sight) یعنی مکھی پر چپکا دے بعدہ موم کی بتیون کے اوپر پتلا پتلا چونہ لگا دیا جائے اگر باریکی اور صفائی سے اسطرح مکھی لگائی جائیگی تو نہایت اچھی دکھائی دینے والی ہوگی چاندنی مین گلومنگ نمبر فور سائٹ جو -

(Glominig Enamet Foresight) رائیفل یا رائیفل جیسے مکھی والے گولی چھرہ کی بندوقوں کے واسطے ہی مخصوص ہے بڑی کارآمد ہے - یہہ ایک پتلی سی لمبی نلکی رائیفل کی مکھی کے دانہ سے چار حصہ کے قریب زیادہ موٹی ہوتی ہے جسمین شگاف ہوتا ہے اور اندر جہاں ٹپ (Tip) مکھی کا ہوتا ہے جسپر نظر پڑتی ہے - ایم کرنے مین ایک سفید دانہ ہوتا ہے جو ہر رائیفل کے اصلی مکھی پر چڑھ سکتا ہے - بجائے بیڈ کے (Bead) دانہ کے یہہ دانہ شب کو چاندنی مین چمکتا ہے لیکن سیٹ آف فور (Set of four) جو پندرہ روپیہ مین آتا ہے وہ کسیقدر ٹھیک ہے لیکن چاندنی نہو تو روئی کی لگائی ہوئی مکھی اوس سے بہتر ہے - رات کے لئے اور بھی سائٹ ہوتے ہین مثلاً رائیفل کے لئے ویسٹن نائٹ سائٹ (Weston night Sight) یہہ بھی چاندنی مین خوب کام دیتے ہین مذکرہ بالا سائٹ مین نے استعمال کرکے دیکھین صرف چاندنی ہی مین کارآمد ہین لیکن اندھیرے مین بالکل بیکار ہین نیز چھوٹے نال کے رائیفل پر عمدہ کام دیتے ہین اور خوب دکھائی دیتی ہین قریب مکھی دار دیدبان ہونے کی وجہ سے چھرہ کی دونالیون کے واسطے رات کے استعمال کے لئے آئی ڈیل نائٹ سائٹ (Ideal night Sight) ایجاد کیگئی ہین جو آسانی ہر بندوق پر چڑھ اور اُتر سکتی ہین - ان معمولی سائٹ مین سب سے عام اور کم خرچ طریقہ روئی کی مکھی بنانے کا ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے - مین نے ہمیشہ اسی ترکیب سے شکار کھیلا ہے اگرچہ کئی قسم کے نائٹ سائٹ مین نے منگوا رکھے ہین لیکن جب خوب چاندنی ہوتی ہے تو استعمال کرلیا کرتا ہون ورنہ روئی کی مکھی ہی سے کام لیتا ہون -

برقی نو ایجاد سائٹ بہت اچھی ہین - اوڈا نے رات کے استعمال کے لئے ایک روڈا لائٹ (Rodda light) سائٹ ایجاد کی ہے یہہ بہت عمدہ ہے ایک لائن کے وہان "بیونر سائٹ" ایجاد ہوئی ہے جو نلکی نما ہے اور بذریعہ کلپ دیدبان یعنی بیک سائٹ اور اس سے آگے چند سکنڈ مین کلپ پر لگادی جاتی ہے - اور اندھیرے مین خوب کام دیتی ہے - دیدبان اور مکھی اسقدر صاف دکھائی دیتے ہین کہ اچھی طرح صحیح ایم کرلو اور ۲۵ افٹ تک روشنی خوب ڈالتی ہے شیر وغیرہ خوفناک جانورون کے رات

کے شکار کے واسطے یہہ نہایت عمدہ سائٹ ہے اندہیرے مین جس قسم کا بہی مالا کہودا جاے حتی الامکان نشیب مین چاہیے کہ جانور اوپر سے آئے تو آسمان کے خلاف صاف دکہائی دے اور تمیز ہو سکے۔ اور اندہیرے کا مالا کہودتے وقت یہہ بہی خیال ہے کہ جانورون کی آمد کی طرف پس پشت یا اطراف وجوانب مین کوئی چیز افق کو چہپانیوالی حائل نہو مثلاً کوئی بڑا گہنا درخت پہاڑ یا ٹیلا۔ کہ جانور ہرن وغیرہ کا قد آسمان کی سیدہہ مین نہ دکہائی دیا جا سکے۔ اور اوسکی تاریکی مین ملکر چہپ نہ جائے۔ کیونکہ جسم کا تمیز اوسیوقت ہو سکے گا جب جانور افق کے خلاف نظر آئیگا۔ اگر مالا اوپر ہوگا اور نشیب مین ہوکر جانور آئے گا تو جانور دکہائی نہو نگا بلکہ وہ مالے کو دیکہے گا۔ اور بہاگ جائیگا۔

بالکل تاریکی مین روئی اور چونہ کی بنائی ہوئی مکہی اگر کچہہ دکہائی دیتی ہے تو چہرہ کی دونالی یا پیرڈاکس مین چونکہ انمین قایم دیدبان نہین ہوتا۔ اور فرشی صاف ہوتی ہے۔ اسلئے ان بندوقون کو اس موقع پر استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور رات کو لتہال گولی استعمال کرنا اور بہی بہتر ہے۔ یا پیرڈاکس مین اوسکی گولی میرے نزدیک رائیفل رات کے واسطے ٹہیک نہین کیونکہ سناٹ گن نہایت آسانی سے ملنے والی ہوتی ہے اور ہلکی ہوتی ہے۔ شیر وغیرہ کا مالا بنایا جائے مجبوری پر تو پٹا ہوا مالا اسیطرح نشیب مین ہونا چاہیئے لیکن بڑی احتیاط سے تیار کرنا چاہیے۔ بہرحال یہہ خوفناک بات اور درخت پر سے شیر مارنا اطمینان کی بات ہے پٹا ہوا مالا سردی کے موسم مین تو کچہہ ٹہیک ہے لیکن گرمی مین شیر شکار نہین کیا جا سکتا۔

آدم خورہ شیر رات کے وقت اگر آدمی کو لیجا کر کسیقدر کہا کر (خواہ تہوڑا سا ہی کہالے) چلا جائے تو چوپائے مویشی مارنیوالے شیر کیطرح پہر دوسرے وقت اپنے مارے ہوئے شکار پر کہانیکو نہین آتا بلکہ اسقدر ہوشیار ہوتا ہے کہ اوس گاؤن کے حدود چہوڑ کر دور نکل جاتا ہے۔ اور دوسرے گاؤن کے اطراف مین آدمی شکار کرتا ہے۔ اور ہمیشہ یہی عمل کرتا رہتا ہے کہ مارتے ہی آدمی کی سرین اور ران کا گوشت کہا کر چلا جاتا ہے۔ اور جسقدر کہاتا ہے اوسیوقت کہاتا ہے۔ پہر کہانے نہین آتا۔ اس لئے رات کو دوسرے شیر کی طرح اوسکے

گارے پر مارنے کے لئے بیٹھنا بیکار ہے۔

اگر کوئی شوقین شکاری اپنی رات کی نیند حرام کرکے خاموش بیٹھنے اور شکار کھیلنے کا مذاق رکھتا ہو تو شیر سے جان کی حفاظت کے لئے چھپنے کی جگہہ خواہ مالا یا اور کوئی بچت کی جگہہ قابل اطمینان ہونا ضروری ہے۔

اپنی بچت دیکھکر گارے یعنی شیر کے مارے ہوئے جانور سے دس گز کے فاصلہ پہ جگہہ تجویز کرے یہہ کام سہ پہر سے پہلے پہلے انصرام پا جائے کیونکہ شام کے پانچ بجے کے بعد سے شیر کے آنیکا وقت ہو جاتا ہے بشرطیکہ گارہ دور جنگل مین کیا ہو۔ ورنہ اکثر قریب آدہی شب گذرے آتا ہے کبھی پہلے ہی اگر آبادی کے قریب مین گارہ کیا ہو۔

درخت پہ مالا باندہا جاتا ہے میرے نزدیک زیادہ بہتر نہین اس لئے کہ درخت کے پتے اور ڈالیون وغیرہ کا سایہ اسقدر گہنا بندوق کی نال پر پڑتا ہے کہ تاریکی مین سائٹ نہین دکھائی دیتی اسکے واسطے مچان بہتر ہے۔

مچان

پانچ پانچ انچ قطر کے موٹے لکڑی کے لٹھے اور بارہ 12 فٹ لمبے مثلث شکل مین اسطرح نصب کئے جائین کہ ہر لٹھے کا فاصلہ ایک دوسرے سے چار فٹ ہو اور ہر لٹھے کا موٹا حصہ زمین مین گہرا گڑا ہو جب یہہ مضبوطی سے گاڑ دیئے جائین گے تو اب انکی اونچائی دس فٹ رہے گی۔

مضبوط ڈنڈے مثلث ہی نما شکل مین مضبوطی سے اوپر باندہے جائین کہ نہ تو جھونک کہا سکین اور نہ ٹوٹ سکین۔ چوٹی سے نیچے ایک فٹ کے اندر اندر مضبوط ڈنڈے اوپر باندہے جائین اور سیدہی سیدہی لکڑیان اور رسیان انمین آڑی ٹیڑہی قریب قریب باندہی جائین تاکہ ایک مضبوط سطح بیٹھک بنجائے۔ اور اوپر ایک موٹا نمدہ بچھا دیا جائے جسپر شکاری بیٹھ سکے۔ اگر اس سے بھی زیادہ اہتمام کیا جائے تو ایک چھوٹا سا ٹران اسٹول رکھے اور اوپر بیٹھے اسمین ہر طرف گھومنے مین آسانی رہے گی۔

ہری ہری ڈالیان متوازی خطوط مین دو بانس کی سیدہی لکڑیون کے ساتھہ چارون طرف باندہی جائین۔ ڈالیان اسقدر اونچی ہون کہ شکاری کی آنکھون سے نیچے تک جسم چہپا رہے اور چارون طرف ایک ٹٹی سی بنجائے تاکہ شکاری شیر کی نظر سے چہپا رہے - اور شیر کو درخت کا دہوکا ہو اور خود آسانی سے دیکھہ سکے -

جب شیر ہانکے مین ہانکے والون کے آگے آگے ہول پر آتا ہے تو وہ اوپر درختون پر بہت کم دیکھتا ہے بلکہ سطح زمین کو گہری نظر سے دیکھتا ہوا بڑہتا ہے - لیکن جسوقت گارے پر آتا ہے تو نہایت ہوشیار اور چوکنا ہوتا ہے اور ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے - بیشتر اسکے کہ وہ اپنے شکار کو کہانا شروع کرے - اپنے تمام شبہات مٹا لیتا ہے اور جب اوسے اطمینان ہو جاتا ہے تو جہان اوسکا مارا ہوا جانور پڑا ہوتا ہے - اوس جگہہ آکر کہانا شروع کرتا ہے ورنہ گردن پکڑ کر کہینچکے دوسری جگہہ لیجاتا ہے - اور یہہ بہی ضروری ہے کہ رات کو شکاری شیر کے واسطے کم از کم زمین سے دس فٹ اونچا بیٹھے ورنہ شیر اوسکی بو لے لیتا ہے -

شیر کے مالے مین یا مچان پر دو آدمی ہونا بہتر ہوتے ہین کہ آدہی رات تک ایک جاگے اور پہر دوسرا ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ شیر آکر چپکے سے اپنے مارے ہوئے شکار کو لیجاتا ہے اور شکاری سوتا رہتا ہے - اوسے خبر بہی نہین ہوتی -

رات کے وقت مکہی پر لگانیکو ایک چمکیلے پینٹ کی بوتل عمدہ ڈاٹ لگی ہوئی منگا لیجائے یہہ اچہا کام دیتی ہے اور کئی سال تک کے لئے کافی ہو سکتی ہے - یہ تارون کی روشنی مین فورسائٹ یعنی مکہی کو دکہاتی ہے - اسے لیومنس پینٹ (Luminus paint) کہتے ہین - آدم خورہ شیر کے واسطے نیچے مالے مین بیٹھنے کا کبہی ارادہ نکرنا چاہئے اس لئے کہ وہ فوراً بو پاکر نہایت بے معلوم طور سے آکر ایک دم حملہ کرتا ہے - اور شکاری مارا جاتا ہے اوسکا آنا کسی طرح معلوم نہین ہوتا بلکہ معمولی شیر بہی اگر مالے کے عقب مین سے رات کو آئے تو بالکل آہٹ معلوم نہین ہوتی -

چنانچہ ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ مین شب کوالے پر چیتل سانبر کے واسطے بیچ ندی مین بیٹہا ہوا تہا دن مین دو روز تک کے کہوج مالے کے پشت کی طرف دہارے پر شیر کے

دیکھ لیئے گئے تہے اور اس بنا پر لوگوں نے مجھسے ہر چند کہا کہ شیر روز یہاں سے آتا جاتا ہے آپ نہ بیٹھیں ڈہلاوے پر جو درخت ہے اوس پر ہم کہاٹ باندہے دیتے ہیں نیچے پگڈنڈی ہے شیر نکلے تو مار لینا۔ لیکن ہوا کی وجہ سے کہوج کچھ مٹے ہوئے معلوم ہوئے۔ اور پانی اوس درخت سے سو گز کے فاصلہ پر تہا اور وہاں تمام چیتلوں کے کہوج بے انتہا تہے لہذا میرا دل للچایا اور خیال کیا کہ اگر شیر نہ آیا تو بیکار یہاں ہشیار رہنا ہوگا۔ اور سامر وغیرہ کو دور سے پانی پینے جاتے ہوئے دیکھکر رنج ہوگا۔ اس سے پیشتر دو روز تک برابر بیٹھے باندہے اور جب شیر نے مارے تو اس وجہ سے اور بہی مایوسی ہو گئی تہی بہر حال میں نے کسیکا کہنا نہ مانا اور نیچے مالا کہدا کر اور کچھ پتہروں سے چنوا کر پانی کے قریب بیٹھا میرے ساتھ ایک بوڑہا پہرات تہا۔ پشت کی طرف ایک کانٹو دار کیکر کا درخت تہا جو سوا گز اونچا اور جڑ میں سے پہیلا ہوا تہا یہ درخت مالے کے بالکل قریب تہا میں نے مزید احتیاط کی غرض سے اوسکے چاروں طرف خوب سوکہے کانٹے جہاڑ وغیرہ لگا دئے کہ صرف سامنے پانی کی جگہ کہلی رہے باقی تمام طرف پشت اور بغلوں کیطرف ڈہیر لگنے کے قریب ہمارے سروں سے اونچی ٹٹی سی ہو گئی تہی کہ درندہ شیر وغیرہ کا اندیشہ نہیں رہا۔ اوس وقت کا سما عجیب عجیب پر فضا تہا موسم گرما کا ٹہنڈا وقت ہو گیا تہا سامنے کنارہ پہ دور سے چیتل پہرتے نظر آتے تہے۔

اب تاریکی چاندنی سے بدلنا شروع ہوئی اور دور کا جانور دکہائی دینا موقوف ہو گیا محض چیتلوں کی کو۔ کو کی خوش آیند آواز سامروں کی "ٹانخ ٹانخ" کی دل خوش کن بولی اور ریچھوں کا آپس میں لڑتے وقت عجیب عجیب قسم کی ہیبتناک مختلف آوازیں نکالنا یہ سب باتیں ایک شوقین شکاری کے دل کو اور خصوصاً مجھسے شوقین کو بڑی بہلی معلوم ہوتی تہیں کہیں تیندوے کا "غوں غوں غرغوں" گونجنے والی آواز نکالنا کہیں اور جانوروں کی مختلف آوازیں۔ جہینگروں کا جہنکارنا اور ایک پرند چیکے کا "چیپا چیپا" کر کے ادہر ادہر ہوا میں اوڑنا جنگل کی سائیں سائیں دل میں کچھ عجیب کیفیت پیدا کرتے تہے اور میں بڑی بے صبری کے ساتھ بڑے شکار کا انتظار کر رہا تہا کہ ایک چیتلوں کی ڈار

پانی پینے اوتری اور مجہسے دور پانی پیکر چلی گئی ۔ مین جس جگہ کا قصہ بیان کررہا ہون یہ ریاست جہالاواڑ کا علاقہ تہا ۔

اب تقریبًا رات کے آٹہ بجگئے تہے اور سامر آرہے تہے کہ یکایک ایک بہت بڑے سینگونکا سامر جسسے اسّی گز کے فاصلہ پر ٹہرکر ہماری پُشت کیطرف غور سے دیکہکر اور ایک آواز نکالکر بہاگ گیا اور ساتہ ہی اور سب سامر بہاگے مین نے اپنے ساتہی پیرات سے اس کا سبب معلوم کیا چونکہ وہ ایک بوڑہا تجربہ کار جنگل کا محافظ تہا ۔ چنانچہ اوسنے کہا کہ ضرور کسی بڑے جانور شیر وغیرہ کو دیکہکر یہہ بہاگے ہین جو بہت ممکن ہے کہ کہین قریب ہی ہو ۔

یہہ باتین کسیقدر زور سے کُہس پُہس کرکے اوسنے کہین ۔ تقریبًا پندرہ سیکنڈ بعد مین ہمارے پُشت کے کانٹون کے قریب سے ایک نہایت زور کی زمین ہلا دینے والی اور دل دہلا دینے والی گرج اور کڑک کی آواز سے ہمارے کانون کے پردے پہاڑ دئے اور ہمین معلوم ہوا کہ شیر ہمارے سر ہی پر بولا ہے ۔ یہان تک کہ ہوا ہی لگتی ہوئی محسوس ہوئی اور تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ ایک دوسری آواز آئی اب تو ہمارے ہوش بجا نہ رہے پیرات کی تو عجیب حالت تہی گویا اوسپر جانکنی کا عالم طاری ہوگیا تہا اور مین بہی اپنی جان سے مایوس ہوکر بالکل ساکت بیٹھ گیا ۔ اور سر تک نہ ہلا سکتا تہا کہ خدا جانے اوسنے دیکہہ لیا ہے یا دیکہہ رہا ہے تو ایکدم مین ابہی داب لیگا ۔

گہڑی کا موسم تہا دو ہی منٹ بعد ہانپنے کی آواز آئی تب مین نے پیرڈکس بندوق اوٹہا کر آہستہ سے اپنے سر کے پاس کہڑی کرلی اور دوسری کا .۴۵ ریوالور تیار کرلیا ۔

اسوقت کا سخت اندیشہ بیان نہین ہوسکتا ۔

پانچ منٹ تک شیر اوسی جگہ کہڑا رہا ہمین یقین ہوگیا تہا کہ اوسے ہماری موجودگی کا پتہ چل گیا ہے اور اب کوئی دم مین وہ ہمارے سرون پر موجود ہوتا ہے کانٹون کی روک بالکل ناکافی تہی اور مین خیال کرتا تہا کہ اگر اور قریب آیا تو بندوق ضرور لگانا پڑیگی ۔ لیکن دو تین گز سے لگائی ہی تو نتیجہ کیا ہوگا ۔ اگر زخمی ہوکر گرا بہی تو ہمارے

اوپر گرے گا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ ادہر نہ آیا اور پشت کی طرف ندی کی ریت مین لوٹ لگا کر تہوڑی دیر کے بعد اوٹہکر دوسرےکر پانی پر پانی پینے چلا گیا۔

اوسکے چلے جانیکے بعد اوس رات کو چار چیتل اور دو بڑے سینگون کے سامر مارے دوسری رات کو ایک دوسرے پیچہے کے ماچے مین بیٹھا ہوا تہا۔ کہ سامنے مجہسے سو گز کے فاصلہ پر شیر نے ایک سامری کو پکڑ لیا وہ سامری بُری طرح چیختی چلاتی تہی کچہہ دیر تو وہ کشمکش کرتی رہی۔ اور جب ٹہنڈی پڑی تو شیر اوٹہا کر لیگیا۔

اس سے پہلے میرے ماچے پر ہوکر گیا تہا لیکن مجہے بالکل آہٹ معلوم نہ ہوئی صبح اوسکے کہوجون سے پتہ چلا ہے جبکہ ہمنے دیکہا کہ دس دس انچہ چوڑے کہوج ریت پر بالکل ہمارے سامنے تین گز پر کانٹون کے پاس موجود ہین اگر کانٹے نہ لگے ہون تو ضرور ہمپر حملہ کرتا۔ چرندون مین جسکا شکار مشکل ہے اوس کا ماچے سے شکار کرنے مین بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ مثلاً بڑے ہرنون مین سامر اور چہوٹے ہرنون مین چکارہ۔ سامر کو ایک معمولی کپڑے کی رگڑ جسکا نہایت کم آواز ہو بہگا دینے کو کافی ہو گی۔ مین نے جہکے ہوئے سامرون کو دیکہا ہے اور مارے بہی ہین لیکن اسقدر ہوشیار پائے ہین کہ ایک پیر زمین سے اوٹہا ہوا اور منتظر ہین کہ ذرا آہٹ پائین اور ہرن ہو جائین اگر تمنے سر کو ذرا حرکت دیدی یا سانس بہی زور سے لیلیا تو غضب ہو گیا پہر کیا وہ اپنی ہوا دیتے ہین کہیت کو چہوڑ دیتے ہین اور ایسے بہاگتے ہین کہ بندوق چہتیانے کا بہی موقع نہین ملتا۔

سامر بہی پانی پر ایک مرتبہ منہ جہکا کر فوراً اوٹہا لیتا ہے۔ اور ادہر اودہر دیکہکر پہر گردن جہکا کر پانی پیتا ہے شکاری کو چاہئے کہ جب پہلی مرتبہ سر کو جہکائے تو صبر کرے اور گولی نہ لگائے جب دوبارہ گردن اوٹہا کر جہکائے تو بندوق لگائے اس سے پہلے اگر ذرا بہی حرکت کی تو بغیر بہاگے مشکل سے رہے گا۔ اسکے لئے تجربہ بہی درکار ہے تجربہ کے بعد اوسکی حرکتون سے اوسکے خیالات کا پتہ چل جاتا ہے اور جیسا مناسب موقع دیکہا جاتا ہے کارروائی کیجاتی ہے زراعت پر پانی کے مالک کی بہ نسبت کسیقدر بخوف آتا ہے چکارہ کی تو یہ کیفیت ہے کہ تم اوسے کہیت مین آتے ہوئے نہ دیکہہ سکوگے اور وہ پہلے تمکو دیکہہ لیگا۔ اور جہین چہپ

کرکے دوسرے جانورون کو بہی چمکا دیگا ۔

اکثر اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ سامر ایکدن بیچ پانی پیتا ہے ۔ اور یہہ تجربہ کہہ جون سے کیا ہے مثلاً آج ایک جگہہ دو سامرون کے کہوج دیکہے کل چار کے پرسون پہر دو کے چوتہے پہر روز چار کے اس تسلسل سے یہہ ہی اندازہ ہوا کہ جو پہلے روز پانی پی گئے وہ دوسرے روز نہین آتے اور تیسرے روز آتے ہین ۔

سردی کے موسم مین قریب قریب ہر روز پانی پیتے ہین اور بڑا نر سامر ہمیشہ سردی کے موسم مین کیچڑ مین لوٹتا ہے لوٹنے کی جگہہ اعلےٰ درجہ کی بندہی ہوئی ہوتی ہے اگر اس جگہہ مالا تیار کرایا جائے (مگر کم از کم دو تین روز کی لوٹن ضرور دیکہی جائے) تو وہان بغیر آئے ہوئے نہین رہتا ۔ ہوشیاری سے اگر کام کیا جائے تو ضرور مار لیا جاتا ہے مین ہمیشہ سردی کے موسم مین عمدہ نر کی لوٹ دیکہکر مالا تیار کرا لیتا ہون اور کیچڑ مین نشان دیکہکر یہان تک معلوم کر لیتا ہون کہ اسقدر بڑے سینگون کا سامر ہے ۔

ایک مرتبہ سامرون کے مالے مین مجہسے ایک شیرنی سے مڈبہیڑ ہو گئی جسکے ساتہہ چار بچے بہی تہے یہہ واقعہ اسطرح ہوا کہ مین پانی پر بیچ کے مالے مین سامرون کے واسطے بیٹہا ہوا تہا یہہ بہی ریاست جہالاواڑ ہی کا قصہ ہے ۔ جہان مالہ تیار کرایا گیا تہا وہ ایسی جگہہ تہی کہ ذرا زمین کہودنے مین پانی نکلتا تہا اور تین طرف چوڑا اور گہرا پانی تہا ۔ لیکن جانورون کی آمد کیطرف صرف بارہ گز چوڑا اور رانون تک گہرا پانی تہا ۔ یہہ جس جگہہ کہ مالہ بنایا گیا تہا گویا ایک ٹاپو تہا ۔ چارون طرف بڑے بڑے پتہر تہے ۔ مجہے بیٹہے بیٹہے رات کے اٹہہ بجگئے تہے چاندنی خوب کہل رہی تہی کہ سامنے ڈہاوے پر بیرون مین سے کسی جانور کی آہٹ میرے کان مین آئی ۔ اور دیکہا کہ ایک بلی کے برابر جانور ندی کے رستے مین کودا اوسکے بعد کوئی بڑی سی چیز اور پہر تین چہوٹے چہوٹے جانور پہلے جانور کے قد کے برابر یکے بعد دیگرے ندی مین کودے جب آگے بڑہے تو معلوم ہوا کہ بڑی شیرنی اور چہوٹے اوسکے چار بچے ہین ۔ وہ سیدہی میرے مالے سے بیس گز فاصلہ پر آئی اور بچے اوسکے ساتہہ کہیلتے کودتے پانی پر بیٹہگئے اور پانی پینا شروع کیا ۔

یہہ وقت عجیب مزیدار اور خوفناک تہا اتفاق سے مین اوس روز تنہا ماسے مین بیٹہا تہا۔ اگرچہ مجھے اطمینان تہا کہ پانی کو طے کر کے اتفاقیہ میرے پاس آسکے گی۔ لیکن بچے کودتے پہرتے تہے اور کبہی میرے اور بہی قریب آجاتے تہے تو مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہین بچون کے ساتھ خود میرے قریب آجائے۔

بچہ والی شیرنی کو ذرا بہی شبہہ ہوجائے تو بغیر حملہ کئے نہین رہتی اسلئے مین بےفکر نہ رہا۔ بلکہ مین اپنی بندوق اوسکے سر سے ملائے رہا کہ اگر ذرا بہی اوسنے میری طرف رخ کیا تو مین فورًا اگ دیدونگا۔ مین اوسے ضرور مارتا لیکن اوسکے چہوٹے چہوٹے بچون پر مجھے ترس آگیا کہ ایک کے ساتہہ چار جانین اور تلف ہونگی اگر بجائے اوسکے نر ہوتا تو مارنے کی ضرور کوشش کرتا۔ اور مجھے یہہ بہی خیال ہوا کہ دونون والیان ملک دربار کوٹہ دوربار جہالاوار کی یہہ خاص شکارگاہ ہے اور یہہ جانور نہایت توجہ اور حفاظت سے محفوظ رکہے جاتے ہین شکار کی کمی پیدا کریگا۔ بہرکیف مین نے ارادہ کرلیا تہا کہ جب تک وہ مجہپر حملہ نہ کرے گی مین بندوق نہین لگاؤنگا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ تہوڑی دیر تو ندی کی ریت مین لیٹی رہی اور پہر مع بچون کے جدہر سے آئی تہی اوسیطرف اوٹہکر چلدی۔

فصل چہارم

مختلف درندو چرند کے حالات وطریقہ شکار

درندون کا بیان

شیر

یہہ ایسا مشہور درندہ ہے کہ ہر خاص و عام اسے جانتا ہے اور صورت آشنا بھی ہے اس لیئے اسکی شکل و شباہت کے متعلق طول دینا کوئی ضروری نہین - اور خاص باتین درج کیجاتی ہین -

اسے ہندی مین نہار اردو مین شیر اور انگریزی مین ٹائیگر (Tiger) کہتے ہین شیر بلی کی قسم سے ہے - لیکن فرق یہہ ہے کہ یہہ پانی مین لوٹنے کا بڑا شوقین ہے - موسم گرما مین یہہ ندی یا نالون کے کنارے کی جھاڑی مین زیادہ رہنے لگتا ہے - اور پانی کیچڑ مین لوٹ کر پھر دریا کی ریت مین لوٹتا ہے - اکثر پانی مین تیر کر ندی وغیرہ مین ادہر سے اودہر چلا جاتا ہے اور گرمی مین اسقدر گرمی مانتا ہے کہ اگر دور سے ہانکے کے ساتھ آتا ہے تو بری طرح ہانپنے لگتا ہے اور تھک جاتا ہے واپس لوٹنا چاہتا ہے اور جابجا سایہ ڈھونڈتا پھرتا ہے اور بڑی مشکل سے آگے بڑھتا ہے -

موسم سرما مین جب پانی جابجا جنگل مین ہوتا ہے تو شیر کا ملنا سب جانورون سے مشکل ہوتا ہے خصوصاً گھنی جھاڑی کے جنگل مین اور بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے - یہہ اسقدر شک کرنیوالا جانور ہے کہ ذرا سا شبہہ ہونے پر واپس لوٹ جاتا ہے -

یہہ بات ضرور ہے کہ شیر آدمی پر اُس وقت تک حملہ نہین کرتا جب تک اوسے زیادہ تنگ نہ کیا جائے یا زخمی ہوجانے کی حالت مین ایک آواز دو نک کی نکالتا ہے۔ جو دیر تک گونجنے والی یا رہنے والی نہین ہوتی اور حملہ کرتا ہے۔

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر مقابلہ مین شیر کو آتے دیکھکر چند آدمی باہم ملکر خوب ہکی دیکر زور سے چلائین تو لوٹ جاتا ہے۔ یا ذرا رک کر اور بچکر چلا جاتا ہے۔ ہانکے کے وقت مول بیٹھتے ہوئے یہہ ضرور ہے کہ ہوا کا رخ بچا کر بیٹھنا چاہئے یعنی شکاری کی ہوا شیر کی طرف نہ جاتی ہو اور اسیطرح ہانکا بھی اوسیطرف سے دلوایا جائے جدھر سے ہوا آرہی ہو تب تو شیر ضرور بیدھڑک چلا آتا ہے۔ ورنہ شکاریون کی بُو لیکر لوٹ کر ہانکے سے نکل جاتا ہے۔

اگر کسی جنگل کا شیر مار لیا جائے تو چند ماہ بعد اکثر اوسکی جگہہ دوسرا شیر آجاتا ہے۔ اور اوسیطرح رہنا سہنا شروع کردیتا ہے۔

ہاتھی سے شیر کا شکار کھیلنا بہتر ہے۔ لیکن سدہا ہوا ہاتھی ہونا ضرور ہے کہ شیر سے نہین ڈرتا ہو ورنہ ہاتھی شیر دیکھکر ایسی گھبراہٹ سے بھاگتا ہے کہ شکاری کے درخت سے ٹکراکر یا کانٹون سے الجھکر ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیر کے شکار مین یہہ نہایت خوفناک موقع ہوتا ہے کہ کانٹون اور جھاڑی مین کھوجون سے اوسے پیدل تلاش کیا جائے اور اس سے کم خوف کا موقع اسوقت ہے جبکہ شیر زخمی ہوکر چھپ کر بیٹھ جائے۔ ہانکے والون کو درخت پر چڑھا دیا جائے اور شکاری شیر کے غائب ہونے کی جگہہ ہاتھی پر آہستہ آہستہ تجسس کنان بڑھے۔ اور تیار رہے کہ کہ اب شیر حملہ کرتا ہے۔ اوس موقع پر نہایت سدہا ہوا ہاتھی ہونا ضرور ہے کہ شیر پر چہرہ کرنے یا ٹہو کر مارنے پر لگا ہوا ہو۔ پیدل زخمی شیر کے کھوجون پر اسطرح جانا چاہئے کہ چند قدم چلکر کسی درخت پر چڑھکر بیس تیس گز چارون طرف گہری نظر ڈالنی چاہئے پھر چند قدم آگے بڑھکر یہی عمل کیا جائے اور جب شیر کو دیکھلیا جائے تو کسی درخت پر چڑھکر نہایت اطمینان سے سر یا پیچھے گدی مین تاک کر گولی ماری جائے تاکہ شیر اوسی

جگہہ رہجائے ۔

موسم گرما مین جبکہ پانی مختصر مقامات مین رہجاتا ہے تو پانی سے کچھہ دور بہینسے باندہہ دیے جاتے ہین لیکن شیر کی گذرگاہ دیکہکر یا رات کے وقت جسجگہہ وہ تلاش شکار مین نکلتا ہے ۔ بہینسے کم از کم سال بہر کے ہون اگر اٹہارہ مہینے کے ہون تو اور بہی بہتر ہونگے اسلیئے کہ شیر کا پیٹ اسقدر بہر جانا چاہیئے کہ پانی پینے کے بعد وہ بالکل سست اور بیکار ہوجائے اور قریب ہی کہین پڑ رہے ۔ کہ صبح ہانکا دلواکر مار لیا جائے ۔

بہینسے تندرست اور تیار ہونا ضروری ہین شیر دبلے اور کمزور جانورون کو یا تو مارتا ہی نہین اور اگر مارتا ہی ہے تو شاذ و نادر ۔

شیر جانور کہا کر پانی ضرور پیتا ہے ۔ اسلیئے بہتر ہے کہ پانی سے ٣٠٠ گز کے فاصلہ پر بہینسا باندہا جائے کہ پانی پیکر قریب ہی رہجائے ۔ اگر پانی دور ہوگا تو پانی کی تلاش مین دور نکل جائیگا اور صبح اوسکی تلاش مین دقت ہوگی پانی قریب ہونے کی صورت مین ایک میل سے زائد دور نہین جائیگا ۔

اکثر چوراہے پر بہینسہ باندہنا اسلیئے برا ہوتا ہے کہ ایسی جگہہ نہایت غیر اطمینانی ہوتی ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی ناواقف آدمی اوس طرف سے گذرتا ہوتا ہے اور شبہہ کرکے چلا جاتا ہے ۔

یہہ بہی قاعدہ کے خلاف ہے کہ جب شیر بہینسے کو لیجائے تو اوسکے کہوجون اور گہسٹن پیچہے چل کہڑے ہونا ۔ شیر کو کتنا ہی چہپکر دیکہنے کی کوشش کرو شیر کو ضرور معلوم ہوجاتا ہی اور وہ وہان کے حد سے نکلکر دور نکلجاتا ہے ۔

شیر کے واسطے بہینسا باندہا جائے تو رسی اوسکے اگلے پیر کے کہر سے اوپر ٹخنے مین باندہنا چاہیئے ۔ گلے نہ باندہنا چاہیئے رسی اسقدر مضبوط ہو کہ بہینسے سے توڑ نہ سکے اور شیر اوسے آسانی سے گہسیٹ لیجائے ورنہ شیر اوسے لیجاکر چہپا نہ سکے گا ۔ اور تہوڑا [illegible] حصہ کہا کر پانی پر چلا جائیگا ۔ اور بہینسا دوسرے دن تک میدان مین پڑا رہے گا تو [illegible] وغیرہ دیکہکر کہا لینگے ۔

اور اگر وہ گھسیٹ کر اوسے لیگیا تو کہین چہپا کر بیفکری سے قریب ہی کسی جگہہ سو جائیگا اور ہانکنے والون کی آوازین سنکر ہوتون پر آجائیگا ۔

گردن مین رسی باندہی جانے سے شیر شبہہ کرتا ہے اور اوسکے چارون طرف چکر لگا کر چھوڑ کے چلا جاتا ہے ۔ بہتر طریقہ یہہ ہے کہ بھینسے کے دونون اگلے پیرون مین ایک فٹ کے فاصلہ سے رسی باندہ دی جائے اور پہر پاؤن کے بیچ پر معمولی رسی باندہکر کسی درخت سے باندہ دیا جائے اگر بھینسا رسی توڑ ہی ڈالیگا تو بہی بہاگنے سے مجبور رہیگا ۔

مچان اور ہل ایکروز پہلے سے تیار کر لینا چاہیے کہ شیر بھینسا مارتے وقت کوئی کھٹکا سنکر چلا نہ جائے ۔

گرمیون مین دس بجے کے بعد ہانکا ہو تو بہتر ہے اسوقت تک شیر سو جاتا ہے ۔ ہانکے کے واسطے جو مچان یا مانڈھا درخت پر باندہا جائے تو لکڑیان وغیرہ کاٹ کر قریب نہ چہوڑی جائین اور نہ قریب سے کاٹی جائین اسلئے کہ ایک تو کاٹتے وقت آواز ہوگی جو عام طور سے شکار کے لئے اور خاص طور سے شیر کے لئے مضر ہے ۔ دوسرے ٹہنیان وغیرہ تازہ کٹی ہوئی ایسے شک کرنیوالے جانور کو ضرور شک دلائیگی بہتر ہے کہ کسی دور جگہہ یا اپنے قیام کی جگہہ سے ضرورت کی لکڑیان کٹوا کر منگوائی جائین اور اپنی ضرورتون کا لحاظ رکھکر اس ترتیب سے لگائی جائین کہ چارون طرف پہرنے اور خصوصاً شیر کے آنے اور نکلنے کے راستے پر نگاہ کرنے اور بندوق لگانے مین وقت نہو ۔ پہرنیکی تجویز پہلے سے درست کر لینا چاہیے کہ شیر جسطرف بہی آجائے تو ہر پہلو پر آسانی سے مڑا جا سکے ایسا نہو کہ بندوق وقت اور بے اطمینانی سے لگانا پڑے جو ایسے موقعون پر اکثر خطا ہو جاتی ہے ۔ اور دل مین بڑی حسرت رہجاتی ہے ۔

ہمیشہ ایک چوڑی عمدہ بیٹھک بنائی جائے ایسی مضبوط ڈالیون پر کہ ہوا سے ہل نہ سکے اگر بیٹھک قائم نہوگی اور لچکدار ہوگی تو گولی جگہہ پر نہین لگنے دیگی خاصکر جلد ملا کر فیر کرنا تو تقریباً ناممکن ہوگا ۔ فوری فیر کرنیکے مواقع اکثر آتے ہین ۔ اور ایسے وسیع میدان کہان ملتے ہین کہ شیر کے گولی دیر تک تاک کر اور بخوبی بندوق ملا کر دیر تک لگائی جا سکے ۔

ہانکنے کے لئے سمجھدار آدمیونکی ضرورت ہے اگر دو چار آدمی بھی سمجھدار اور تجربہ کار آدمی ہونگے ہانکنے کے پچاس آدمیون مین کافی ہونگے۔ لیکن جہان کہ دیہاتی نہایت بزدل اور انجان ہوتے ہین وہان سخت مشکل ہوتی ہے۔ سب لوگ خوف کھا کر اکٹھے ہو جاتے ہین۔ اور وہ لائن باندھکر چلنا جو ہانکے کے واسطے نہایت ضروری ہے قائم نہین رکھتے اور اس سے سخت نقصان ہوتا ہے درمیان مین جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور جانور کو نکلجانیکا موقع ملجاتا ہے خصوصاً شیر اور تیندوہ تو ضرور نکلجاتا ہے۔

ضروری ہے کہ سیدہی لائن باندہی جائے اور ہانکے والے ایک دوسرے سے چار چار گز کے فاصلے سے برابر چلین اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ اس ترتیب مین فرق نہ آئے۔ ہانکے والون کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے مول والے کہان کہان بیٹھے ہین نیز جانورون کے رہنے مزاج و عادات کا اندازہ کچھہ نکچھہ ہو اور چھہ سات آدمی جو ہوشیار مخصوص کر لئے گئے ہین اونکو پھیلا دیا جائے اور ہر ایک شخص کو کچھہ لائن کے حصہ کا ذمہ دار بنا دیا جائے اگر ہوشیار آدمی ہانکے کے منتظم ہونگے تو کتنا ہی بڑا جنگل ہوگا اور خواہ ایک ہی مول یا مچان ہوگا جانور کو ضرور گھیر لائینگے۔

چنانچہ ریاست جہالاوار مین ایک شخص بخشی سجان نامی عمر رسیدہ ہین اونہون نے کئی سو شیر شکار کرا دئے ہین ہانکے دینے مین اونہین ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس طرح اور جسجگہ سے وہ گھیر دیتے ہین شیر کو اوسیجگہ سے نکال لیتے ہین اور مشکل سے فرق پڑتا ہے شکاریکے صلہ مین اونکو گورنمنٹ کی طرف سے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے انکے صاحبزادہ بھی خوب سمجھنے لگے ہین لیکن تجربہ مین اپنے والد سے کوئی نسبت نہین ممکن ہے کہ زیادہ عمر ہونے پہ یہہ بھی باتین حاصل ہو جائین۔ میرے علم مین اس فن کے ماہر اور بھی ریاستون مین ہین۔

ہانکا اسطرح سے ہو تو بہتر ہے کہ دو یا تین یا زائد مول ایک دوسرے سے ستر یا اسی گز کے فاصلہ سے درخت پر مچان وغیرہ مین بیٹھ جائین اوسکے بعد ہانکا اسطرح دلایا جائے کہ گرد اون مین تہائی دائرہ کیطرح قریب قریب قوس نما گولائی لئے ہوئے ہانکا دلوایا جائے

شیر وغیرہ کی رہنے کی جگہہ گہیر لیجائے اور مول کے ہر دو طرف پہلوؤن پر کونے کے مولون سے
ساٹہہ ساٹہہ گز کے فاصلے سے ایک ایک فالتو آدمی درخت پر چڑہا دیا جائے ۔ اور اسیطرح
اُن سے تیس تیس گز پر ایک ایک دوسرا اور ہانکے کی لائن سے دونون کونون کے آدمی
ملائے جائین اور ان درختون پر چڑہے ہوئے آدمیون کو دو دو پتھر فی کس دیدئے جائین
اگر شیر ہانکے مین ہوگا تو چارونطرف سے گہر جائیگا اور ضرور مولون پر آجائیگا ۔ اگر جنگل کم جہاڑی
کا ہو تو شیر آدمی کو ضرور دیکہہ لیگا ۔ جب درخت والے دیکہین کہ شیر کترا کر لائن سے نکلا جاتا
ہے تو صرف ایک یا دو مرتبہ پتھر ایک دوسرے سے ٹکرا کر بجادین شیر معمولی آواز سُنکر پیچہ
ہٹیگا تو سیدہا مولون پر یا دوسری طرف رخ کریگا ۔ اگر دوسری طرف رخ کرے تو اوہر بہی درخت
پر آدمی موجود ہے وہ بہی اسی صورت سے پتھر بجائے ہر کیف اوسے گہیر کر مولون کیطرف
بڑہایا جاسکتا ہے ۔ لیکن پتھر بجانیوالے نہایت سمجہدار اور تجربہ کار آدمی ہونا ضرور ہین ۔
کہ وہ موقع ومحل دیکہکر اپنا کام کرین اور بوجہ پتھر بجا کرنے ہوئے کام مین کہنڈت نہ ڈالے ۔
کبہی ہانکے والون کی تیز اور قریب کی آوازین شیر کو حملہ کرنے پر مجبور کردیتی ہین یہہ ہی وجہ
ہے کہ شیر ایکدم پیچہے پلٹ کر حملہ کرتا ہوا ہانکا چیر کر نکلجاتا ہے ۔ کبہی کسیکو زخمی بہی کردیتا ہے ۔
بعض شیر نہایت گہاتی ہوتا ہے ۔ اور جس ترکیب سے ایک مرتبہ بچ چکا ہے وہی چال ہمیشہ
چلتا ہے ۔ عام بات یہہ ہے اور اکثر ازمایا گیا ہے کہ جس جنگل مین گہنی جہاڑی ہوتی ہے
اور نالے دڑے وغیرہ بکثرت ہوتے ہین جو شیر بہت پُرانا گہاتی ہوتا ہے ہانکے والون کی
آوازین سُنکر فوراً وہان دبک جاتا ہے اور مولون پر نہین جاتا ۔ اور جب ہانکا قریب آجاتا ہے
ہانکے والے بیخبر اور لاعلم ہوتے ہین وہ اچانک حملہ کرکے کبہی دو ایک کو زخمی کرکے اور کبہی
خالی ڈانٹ دیکر ہانکے مین سے واپس نکلجاتا ہے ۔ یہہ بڑی خطرناک گہات ہے ۔ اور ایسی
عادت کا شیر نہایت مشکل سے مارا جاتا ہے ۔ ایسے شیر کے واسطے بہتر ہے کہ کہٹکے کا ہانکا دلوایا
جائے یعنی خاموشی کے ساتہہ صرف درختون کے تنے وغیرہ یا کسی اور چیز پر کہٹکا کرتے ہوئے
آہستہ آہستہ بڑہین اور چند آدمی توڑے دار بندوقین لئے ہون کہ جب وہ ہانکے سے نکلنے کا
ارادہ کرے تو خالی بارود کے فیر کرین ممکن ہے کہ اس صورت سے مولون پر چلا جائے ۔

شیر کا شکار کرتے وقت ہر شکاری کو چاہئے کہ کوئی ریوالور یا بڑا آٹومیٹک پستول اپنے پاس پیٹی مین ہر وقت تیار رکہے اور بندوق یا رائیفل جو پاس ہے اونپر جنگل مین داخل ہونے ہی کارتوس چڑہائے رکہے۔ اور بندوق ہمیشہ قبضہ مین رہے کہ جسوقت موقع پڑے فیر کر سکے۔ بہت سے شکاریون نے اکثر مواقع ضایع کردیے ہین اور بعض شکاریون نے زخمی ہوکر نقصان اوٹہایا ہے اچانک شیر اونپر حملہ کر بیٹہا اور وہ فیر نہ کر سکے۔

محض کہوجون سے شیر اور شیرنی کا امتیاز ہو سکتا ہے بعض لوگون کا خیال ہے کہ شیرنی کے کہوج کسیقدر چہوٹے اور نر کے کچہہ بڑے ہوتے ہین یہہ غلط ہے شاذونادر اسطرح کوئی پہچان سکتا ہے ورنہ بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے اور اکثر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ قابل اطمینان اور صدہا مرتبہ کا آزمودہ نر اور مادہ کے شناخت کرنے کا طریقہ یہہ ہے کہ نر کے کہوجون مین تمام اونگلیون کے نشان برابر ہوتے ہین اور کسی اونگلی کا نشان کم و بیش نہین ہوتا اور مادہ کی بیچ کی اونگلی کا نشان کہوج مین کسیقدر نکلا ہوا ہوتا ہے یہہ ایسی صاف علامت ہے کہ نہایت آسانی سے نر اور مادہ کی شناخت کیجا سکتی ہے اور اسی صورت سے تیندوہ مین نر اور مادہ کی شناخت ہو سکتی ہے۔

شیر جب زیادہ کہا لیتا ہے تو کسی جگہہ پنجون سے زمین کہود کر کہایا ہوا اوگل دیتا ہے اور اوسے داب دیتا ہے۔ جب اوسے دوسرے وقت بہوک لگتی ہے تو ضرور آکر کہاتا ہے۔ یہہ میرے بہائی صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہادر کے تجربہ کی بات ہے اور بہائی صاحب شکار مین جو درجہ رکہتے ہین وہ اظہر من الشمس ہے جس سے ناظرین بہی واقف ہین فصل اول مین آپکے اوصاف کا بیان کر چکا ہون۔

شیر ببر

شیر ببر ہندوستان مین بہت کم پایا جاتا ہے مین نے نہ تو اسکا شکار کہیلا اور نہ کبہی شکار دیکہا یہہ گجرات کے جنگلون مین پائے جاتے ہین۔ لیکن کمی کے ساتہہ ہین اونکا شکاریون سے جنہون نے اس کا شکار کہیلا ہے یا یورپین شکاریون کی کتابون سے جو اونکی

جانفشانیون کی حاصل اور یادگار ہین ضروری معلومات حاصل کرکے ناظرین کی دلچسپی کے
لیے پیش کرتا ہون۔

اسکی عادت مین حلم اور شرافت زیادہ ہوتی ہے اور یہہ یہان کے شیر اور تیندوون کیطرح ہانکے سے دبکتا اور چہپتا کم نکلتا ہے۔ اگرچہ یہہ جہاڑی اور گہنے جنگل مین رہنے کا عادی ہے لیکن اکثر اوقات خود ہی کہلے میدانون مین نکل آتا ہے اور ایسے مقام پر جہان عام شیر ہانکے کے دباؤ سے قابو مین آسکتے ہین یہہ دن دن بہر رہتا ہے۔ اور یہان بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے یہہ وجہ ہے کہ ہندوستان مین بہت ہی کمیاب ہے باوجودیکہ شیر ببر کی مادہ پانچ چہہ بچے دیتی ہے لیکن شکاری جہان کہین بہی سن پاتے وہان پہونچتے ہین اور شکار کرتے ہین۔

افریقہ مین البتہ انکی زیادتی ہے چونکہ جنگل بے انتہا ہین اور نہایت کثرت سے جہاڑی ہے اس وجہ سے زیادہ تعداد مین نہین مارے جا سکتے۔

ہندوستان کے شیر ببر کی ایال اسقدر سیاہ اور بڑی نہین ہوتی جسقدر افریقہ کے شیر ببر کی جو قد مین بہی بڑا ہوتا ہے اور گہنے بالون کی ایال ہونے کی وجہ سے معمولی شیر سے زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کہال ادہیڑی جائے تو دونون کے سر اور جبڑے کی ہڈی برابر سی معلوم ہوگی۔

معمولی شیر جب حملہ کرتا ہے تو اپنے پنجے اور ناخون خوب گہیرے گڑھ کے منہ مارتا ہے لیکن شیر ببر علاوہ ناخون گڑونیکے بڑے زور اور قوت سے تہپڑ مارتا ہے اور پہر ناخون گڑو کے منہ مارتا ہے۔

چنانچہ جب کبہی شیر ببر نے آدمی زخمی کئے ہین اسی قسم کے واقعات سننے مین آئے اکثر تہ ایک شخص کے اسقدر زور سے سر پر ہتہڑ مارا تہا کہ کہوپڑی پچک کر پاش پاش ہوگئی اور ناخونون کے زخم علیحدہ تہے اور منہ سے پکڑ کر چاب بہی ڈالا تہا لیکن وہ ہتہڑ ہی سے مر چکا تہا۔ اسکے پنجون مین بڑی قوت ہوتی ہے۔ رات کو اندہیرے مین دن کیطرح دیکہہ سکتا ہے۔ نہایت سبک رفتار ہے۔ کہ پاؤن کا آواز بالکل نہین ہوتا۔ رات کے وقت

اسکا شکار کہیلنا نہایت خطرناک ہے۔ خواہ کیسا ہی ہوشیار شکاری کیون نہو۔ لیکن دن مین آسانی سے ممکن ہے ۔

معمولی شیر کیطرح شیر ببر کا بہی مزاج گرم ہوتا ہے۔ یہہ ہمیشہ رات کو پہرتا ہے اور آفتاب کے نکلتے ہی اپنی جگہہ پڑ جاتا ہے خصوصًا موسم گرما مین ہرگز دنمین نہین نکلتا اور اپنی جگہہ نہین چہوڑتا لیکن جبکہ مکہیان اور کاٹنے والے کیڑے پریشان کرتے ہین تو گرمی مین ماہی بے آب کیطرح تڑپتے ہین اور پریشان ہوکر جگہہ چہوڑ دیتے ہین اور دیوانہ وار ادہر اودہر پناہ کی جگہہ کی تلاش مین پہرتے ہین ۔

ایسے جنگلون مین جہان آدمی کا گذر نہین بارش کے موسم مین جسدن ابر ہو یا سردی کے موسم مین بڑی بے پرواہی سے دن مین میدانون مین پہرتے ہوئے دکہلائی دیتے ہین ۔ شیر ببر ہرگز آدمی پر حملہ نہین کرتا تاوقتیکہ بہوکا نہو۔ یا بہت تنگ نہ کیا جائے۔ ورنہ آدمی کا شبہہ ہوتے ہی فورًا اوٹ کر چلا جاتا ہے۔ اگر جہاڑی مین آدمی سے مڈبہیڑ ہوئی تو چپکے سے چلدیتا ہے اور اگر میدان مین صاف طور سے آدمی سے مڈبہیڑ ہو جائے تو کچہہ دیر بیخوف کہڑا رہے گا گویا کہ وہ ڈرا نہین پہر اپنی شرافت سے آہستہ آہستہ قدم اوٹہا کر ٹلجاتا ہے اور جب دیکہتا ہے کہ اب کچہہ فاصلہ ہوگیا تو اپنی رفتار تیز کردیتا ہے اور جہلانگین بہر کر نظر سے غائب ہو جاتا ہے ۔

ببر ملیریا بخار سے ہلاک ہوجاتا اسلئے وہ تری کی جگہہ نہین رہتا جہان ملیریا کا اندیشہ ہو ۔

تیندوہ

تیندوہ جسے ہندی مین بگہیڑا یا چیتل۔ کھنیٹ وغیرہ کہتے ہین یہہ بہی شیر کی قسم سے ہی لیکن یہہ قد مین اور لمبائی مین شیر سے بہت چہوٹا ہوتا ہے اور اسکے جسم پر سیاہ گل ہوتے ہین ۔ اگرچہ اسکی کئی قسمین ہین لیکن ہندوستان مین دو قسم کا پایا جاتا ہی ایک کچہہ چہوٹی قسم کا ہے جسپر زیادہ گل ہوتے ہین اور کہال بہت خوبصورت ہوتی ہے دوسرا بڑی قسم کا جسپر کم گل ہوتے ہین ۔ یہہ بہ نسبت شیر کے بہت زیادہ دبکتا ہے اور

اور بہت مشکل سے ہانکے مین نکلتا ہے۔ اور بڑی کوشش سے قابو مین آتا ہے۔ اسمین اور
شیر مین فرق یہہ ہے کہ شیر درخت پر چڑھ نہین سکتا اور یہہ بلی کیطرح بغیر چہال کے صاف تنے
دار درخت پر تیزی سے چڑھ جاتا ہے چہوٹی قسم کا تیندوہ تو نیچے کی ٹہنیون مین چہپا بیٹھا رہتا
ہے اور جب درخت کے نیچے سے کوئی چہوٹا موٹا جانور گذرتا ہے تو فوراً کود کر اوسکو پکڑ لیتا ہے
بڑی قسم کا تیندوہ لمبائی مین تقریباً ۷½ فٹ ہوتا ہے اور وزن مین تقریباً دو من ہوتا ہے
لیکن ایسا بہاری جسم ہونے کے اسقدر چالاک ہوتا ہے کہ جیسے ہوشیار جانور کو بہی دہوکے
سے پکڑ لیتا ہے۔

یہہ ایسا بد اور وحشی درندہ ہے کہ بعض موقعون پر جہان شیر بچکر چلا جاتا ہے یہہ بغیر نقصان
پہونچائے نہین ٹلتا۔ ضرور حملہ کرتا ہے اور زخمی کرتا ہے۔

قریب غروب آفتاب یہہ اپنے غار یا رہنے کی جگہہ سے نکلتا ہے اور چور کیطرح اپنے شکار
کی تلاش مین شبکو پہرتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک تیندوہ کو مین نے اسطرح مارا کہ مارنے سے چار روز پیشتر سورون کے
لیے ایک پہاڑی پر ہانکا ڈلوایا۔ مین پہاڑی کی چوٹی پر جو ساٹھہ گز کے قریب اونچی تہی اور
اوسپر جانورون کے چڑہنے کا راستہ نہ تہا بیٹھہ گیا۔ جب ہانکا نزدیک آیا اور ۸۰ گز پر آدمی دکہائی
دینے لگے اور کوئی جانور نہ نکلا تو مین نے یہہ سوچکر خرگوش بہت سے جا رہے ہین نیچے
اتر کر چہرہ سے مارون۔ چنانچہ ایک پگڈنڈی پر آکر خاموش چپکے بیٹھہ گیا۔ اور پہر پاس مین
چہرہ کے کارتوس چڑہائے۔ مین ایک خرگوش کے بندوق لگانیکو تہا لیکن مین موقع کا منتظر
تہا کہ وہ بندوق کی زد پر آجائے جہان مین بیٹھا تہا وہ ایک دو گز چوڑا راستہ تہا۔ اور اس
پر سے ایک نشیب تہی جو تقریباً پانچ گز عمیق ہوگی۔ اوسکے بعد سے ڈہلوان پہاڑی شروع
ہوتی تہی۔ مین خرگوش کیطرف متوجہ تہا کہ میری پشت کیطرف سے ایک طاؤس بول کر اوڑا
اور چونہین کہ مین نے پیچہے گردن موڑی دیکہا کہ ایک تیندوہ مجہسے آٹہہ گز کے قریب آگیا ہے
میری نظر اوسپر پہلے پڑی لیکن اوسنے بہی مجہے فوراً دیکہہ لیا اور وہ کان دبا کر دو گز میری طرف
بڑہا لیکن مین نے بندوق کا رخ اوسکی طرف پہیر کر ایک زور کی دہمکی دی اس سے یہہ تو

فائدہ ہوا کہ وہ رک گیا کچھہ ہٹ کر غرانے لگا۔ مگر مجھے اتنا موقع نہ ملا کہ چھرہ کے کارتوس نکالکر گولی کے کارتوس بدل سکتا مین ڈر رہا تہا کہ اگر یہہ لپٹا تو مین نیچے نشیب مین گر پڑونگا اور پہر میرا پتہ نہ چلیگا۔ میری ہڈی پسلی ایک ہو جائیگی لیکن وہ وہین کہڑا ہوکر غراتا اور دم ہلاتا رہا ایک منٹ تک اوسنے یہہ حرکت کی اور جب ہانکے والے بالکل قریب آگئے تو اوسنے ایک دم پیچھے مڑکر دیکہا اور لنگور کیطرح اوسی ناہموار نشیب مین کود کر چلدیا۔ مین ابتک گولی کے کارتوس نہین چڑہا سکا تہا۔

پہاڑی ہزار گز لانبی تہی اور صرف وہ حصّہ جدہر وہ دکہائی دیا تہا گہنا تہا اور باقی حصّہ بالکل صاف اور بغیر جہاڑی کا تہا۔ اور دو میل تک کہلا میدان تہا مجھے یقین تہا کہ اوس میدان مین ہوکر نہ جاسکے گا۔ لہذا مین نے تیار ہوکر ہانکا دلوایا اور متواتر تین مرتبہ دلوایا لیکن وہ پہاڑی مین ایسا غائب ہوا کہ ہر چند تلاش کیا ہر جہاڑ۔ آڑ۔ چٹان مین سب ڈہونڈہ ماری مگر اوسکا پتہ نہ چلنا تہا نہ چلا۔ چوتھے روز اوسکے کہوجون سے پتہ لگا کہ عصر کے وقت مین پہاڑ کی چوٹی پر اوسکی کہو سے دس گز اونچا ایک پتھر کی آڑ مین خاموش جا کر لیٹ گیا۔ آفتاب غروب ہوتا جا رہا تہا کہ مجھے کچھہ جہاڑی ہلتی ہوئی معلوم ہوئی مین بدستور اوسکے نکلنے کی جگہہ پر جو کہ تین گز تک بغیر جہاڑی کے تہی بندوق ملائے لیٹا رہا۔ ایک منٹ تک جہاڑی مین رہا اور چارون طرف دیکہتا رہا۔ اوسکے بعد اوسی تہوڑی سی کہلی جگہہ مین تیزی کے ساتھ نکلا اور نکل کر جاتا ہی تہا کہ مین نے فیر کیا گولی اتفاق سے پشت پر دونون شانون کے بیچ مین گردن کی جڑ مین ہوتی ہوئی لگی وہ گولی کہاتے ہی وہین رہگیا سر سے دم تک ساڑہے چہہ فٹ لمبا تہا اور نہایت خوبصورت گل دار کہال تہی۔

تیندوہ ہمیشہ منہ سے جانور کا گلا یا گردن پکڑتا ہے۔ اور اپنے تیز مضبوط اور لچکدار ناخون اور پنجون سے جانور کو لپور لیتا ہے۔ اور یا تو جانور کا منکا توڑ ڈالتا ہے یا دم گہوٹ کر مار ڈالتا ہے۔

شیر کیطرح یہہ جانور کی رانین اور پچھلا حصّہ نہین کہاتا بلکہ ہمیشہ اگر مادہ ہے تو اگاڑی یعنی تہنون کی جگہہ گہری کا حصّہ کہاتا ہے۔ اور اگر نر ہے تو پیٹ کا گوشت کہال پہاڑ کر کہاتا ہے

اور اندر سے آنتین وغیرہ نکالکر پہلے پہیپڑہ کلیجہ دل وغیرہ کہاتا ہے ۔ اور پہر کچہہ اور اندرونی حصّہ کہاتا ہے ۔ اور کہاکر قریب کے جنگل مین پڑ جاتا ہے ۔ اگر اوسے پریشان نکیا جائے تو دوسری شام کو ضرور آتا ہے ۔

بہ نسبت شیر کے تیندوہ کو دہوکا دینا نہایت دشوار ہے ۔ شیر چونکہ اوپر بہت کم دیکہتا ہے اس وجہ سے درخت پر مچان وغیرہ پر اوس سے چہپا جا سکتا ہے ۔ لیکن تیندوہ نہایت ہوشیاری سے گارے پر آتا ہے ۔ اور اوپر نیچے ہر پتہ اور جہاڑ کو دیکہتا ہوا چلتا ہے ۔ گز گز بہر چلکر رُک جاتا ہے اور نہایت آہستگی اور ہوشیاری سے جہاڑی کی آڑ پکڑ بمشکل آگے بڑہتا ہے ۔ بسا اوقات شکاری اوسکے گارے پر تہوڑی دیر بیٹہکر اور یہ خیال کرکے اب تیندوہ نہین آئیگا اور انتظار کرنا فضول ہے اُٹہکر چلدی ہین اور تیندوہ کسی قریب ہی جگہہ چہپا بیٹہا رہا ہے شکاری کی اوترنے کی حرکت دیکہکر اور زیادہ چہپ گیا ہے یا چہپکر چلدیا ہے ۔

اگر تیندوہ وغیرہ کے مارے ہوئے جانور کی جگہہ ایک کوّا یا دو تین کوّے ملکر کائین کائین کرین تو سمجہہ لینا چاہیئے کہ اسوقت تیندوہ اپنے گارے کے پاس ہے اور اوسوقت قریب نہ جانا چاہیئے ۔ اگر شکاری مالے مین بیٹہا ہو اور اوسوقت کوّے کی آواز سُن لے تو فوراً ہوشیار ہو جائے اور سمجہہ لے کہ تیندوہ آرہا ہے ۔ اس لئے کہ کوّا نہایت ہوشیار پرند ہے ۔ اور جب جانور آتا ہے تو یہہ ضرور بولتا ہے ۔ اسیطرح تیندوہ بہی کوّے کے بولنے سے ہوشیار ہو جاتا ہے ۔ تیندوہ کے ناخونن وغیرہ مین سخت زہر ہوتا ہے وجہہ یہ ہے کہ یہ جانورکا گوشت کئی کئی روز تک کہاتا ہے ۔

جبکہ گوشت بالکل سڑ جاتا ہے اور بکسنے لگتا ہے ۔ یہہ ہی زہر اوسکے ناخونون اور دانتون مین ہوتا ہے ۔ اور جسپر ناخون اور دانت لگتے ہین زخم مین سمّیت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر سرایت کر جاتا ہے انگریزی مین اس زہر کو بلڈ پائزن (Blood Poison) کہتے ہین جو کہ مہلک ہوجاتا ہے خطرناک خون مین زہر ہو جاتا ہے ۔ کتنا ہی ہلکا زخم ہو لیکن اکثر اوقات نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ ہلاکت واقع ہو جاتی ہے ۔

بہتر ہے کہ تیندوہ کے زخم کو ٹھنڈے پانی مین کم از کم تیسوان حصّہ کاربالک ایسڈ کا ملا کر دن مین تین چار مرتبہ دہویا جاوے اور ڈاکٹر سے خاص خاص ادویات معلوم کر کے ہر وقت شکار مین ساتھہ رکھے جائین۔ اگر ضرورت ہو تو فورًا استعمال کیجا سکین کہ باقاعدہ علاج کرنے تک زخم سڑ نہ جاوے۔ اور جب زخم خراب ہو جاتا ہے اور زہر اپنا پورا اثر کر چکتا ہے تو ڈاکٹر کے قابو کی بات نہین رہتی۔

ایسے موقع پر جب جنگل مین دور کوئی زخمی ہو تو زخم کو خراب ہوا سے اور میلا کپڑا باندہنے سے ضرور بچاوے اور ضروری دوائین اگر ہمراہ ہون تو استعمال کرے۔

دراصل ہم ہندوستانی شکاری ان باتون کو فضول خیال کر کے توجہ نہین کرتے اور انکے فروگذاشت سے بعض اوقات جان معرضِ خطر مین پڑ جاتی ہے یا کبھی جان ضایع ہو جاتی ہے۔

چنانچہ میرے بھائی جنکا قصّہ مین بیان کر چکا ہون اونکے ساتھہ بھی یہہ ہی صورت ہوئی اونکو سب کچھہ مقدرت حاصل تھی وہ کیا نہ کر سکتے تھے لیکن وقت کے وقت وہ کچھہ نہ کر سکے پندرہ پہر تک زخم سنبھالا گیا ڈاکٹر تک پہونچتے پہونچتے زخم کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ سمیت اور زہر پورا اثر کر چکا تھا ڈاکٹر کے بنائے کچھہ نہ بنا اور آخر دو روز سخت تکلیف اوٹھا کر جان بحق تسلیم ہوئے۔

صاحبان انگریز یا والیان ریاست برسرِ حکومت ہین اونکو ہر بات مین آسانی ہے وہ ڈاکٹر حکیم وید سب ہی کچھہ ہر وقت ساتھہ رکھہ سکتے ہین لیکن عوام کم از کم ادویات تو اپنے ساتھہ رکھہ سکتے ہین اسمین کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔

تیندوہ جب یہہ جان لیتا ہے کہ وہ دیکھہ لیا گیا ہے یا جب اوس سے آنکھہ ملجاوے تو ضرور حملہ کرتا ہے اگر آدمی بے ہتھیار ہو اور تیندوہ کو پہلے دیکھہ لے تو جہان ممکن ہو اوس سے چھپنے اور نظر سے بچنے کی کوشش کرے۔ یہہ خیال رکھکر کہ غفلت مین وہ پشت کی طرف سے اچانک نہ آپڑے۔ یہہ جانور کتے کے گوشت کا بڑا شوقین ہوتا ہے اگر شب کو کتا ساتھہ ہو تو اوسکی بو پر ضرور آجائیگا۔ اور مار لیا جائیگا۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہہ اسقدر جری اور چپکے

سے آتا ہے کہ کتّے خان کے فرشتون کو بھی خبر نہین ہوتی اور وہ ایک دم آکر دبوچ لیتا ہے ۔

ریچھ یا بھالو

یہہ ہندوستان مین قریب قریب تمام پہاڑی ملکون مین پایا جاتا ہے ۔ خصوصاً ہمالیہ کے دامن مین پنجاب اور سندھ مین نہین پایا جاتا ۔ راجپوتانہ مین کوہ اراولی کے سلسلے مین اور سنٹرل پراونسیز کے پہاڑی حصّون مین بکثرت پایا جاتا ہے ۔ اگرچہ اسکی کئی قسمین ہوتی ہین ۔ لیکن جس قسم کے ہندوستان مین ہوتے ہین اوسی سے بحث کی جاتی ہے ۔ اِس کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے بال سخت گھنے اور لمبے خاصکر کاندہون پر بڑے دراز ہوتے ہین ۔ سینہ پر ایک سفید دھبّہ ہلالی شکل کا ہوتا ہے جو نہایت اعلےٰ درجہ کا گولی کا نشانہ ہے ۔ (پنجے لمبے اور خمدار ہوتے ہین جنسے کھودنے کا کام لیتا ہے) ۔ تھوتنی لمبی اور نیچے کا ہونٹ کچھ ڈھیلا اور بھورا ہٹ مائل رنگ لیے ہوئے ۔

اِسکے اوپر کے جابڑے مین چودہ ڈاڑین دو کتّے کے سے کیلے اور چھہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہین ۔ اسیطرح نیچے کے جبڑے مین چودہ ڈاڑین دو کتّے نما کیلے اور چھہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہین نیچے کی ڈاڑین آدمی کی ڈاڑون سے بہت مشابہت رکھتی ہین ۔ ناک ایسی سخت ہوتی ہے کہ دیمک کھاتے وقت پتھر لوٹ لیتا ہے ۔ اسکے اگلے اور پچھلے پیرون مین پانچ پانچ ناخون ہوتے ہین اور اگرچہ شیر وغیرہ کی طرح تیز نہین ہوتے لیکن پھر بھی نہایت کاری زخم پہونچاتے ہین جب آدمی کا سر یا مُنہ وغیرہ اسکے پنجے مین آجاتا ہے تو تمام گوشت وپوست اوتار لیتا ہے ۔

اسکی خوراک جنگلی مختلف میوے گودے دار جڑین بیر مہوے تیندو ۔ اور کیڑے مکوڑے ہے ۔ درختون پر سے چھال توڑ کر اور زمین سے دیمک کھود کر بڑے شوق سے کھاتا ۔ اگرچہ بعض اور بچون کیطرح یہہ گوشت نہین کھاتا لیکن ایسا بدذات جانور ہے کہ جب آدمی کو دیکھ لیتا ہے تو بغیر حملہ کیے اور زخمی کیے نہین رہتا ۔

موسم گرما مین یہہ پچھلے دن سے اپنی کہوہ سے نکلتا ہے اور صبح دن نکلتے نکلتے واپس چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس موسم مین مین نے اسی اثنا مین اکثر مارے ہین اور سردی کے موسم مین کہوہ سے باہر رہتا ہے۔ اور بڑی بڑی گہانس اور جہاڑی مین پڑا رہتا ہے۔

ایکمرتبہ موسم گرما مین کوٹہ اور جہالاواڑ کے علاقہ مین ندی پر پانی پر بیٹھنے جا رہا تھا مین نے دیکہا کہ دوسرے دہاوے پر سے ایک بہت بڑا ریچھ پانی کیطرف آرہا ہے اور اوسکا رخ اوسی طرف ہے جہان مین نے دن سے مالا تیار کرا لیا تہا۔ اسوقت دن کے ساڑہے چار بجے تہے۔ مین نالہ نالہ جہپکر بڑی تیزی سے اُس کے آنے سے پہلے مالے مین جا بیٹھا۔ تہوڑی ہی دیر بعد وہ ڈہاوے پر سے اوترا اور آہستہ آہستہ آکر جیسے تیس۳۰ گز کے فاصلہ پر پانی پینے لگا جب پانی پیکر جانے لگا تو مین نے ۲۷۵ کی گولی لگائی گولی بغل پر لگی اور اوسی جگہہ گر گیا اور غل مچانے لگا۔ بار بار اوٹھنے کی کوشش کرتا تہا کہ مین نے ماسر پستول کی ایک اور گولی سر مین لگائی یہہ گولی کہانے کے بعد وہ صرف دو آوازین نکال سکا اور ٹہنڈا ہو گیا

ایک دوسرے موقعہ پر صبح کے وقت جبکہ دن نکلتا آتا تہا مین سامر اور چیتلون کے کہوج مین نکلا ایک درخت کی آڑ مین زمین پر بیٹھ گیا مین سامرون اور چیتلون کے انتظار مین آدہ گہڑی دن چڑہے تک تہا کہ مین نے دیکہا کہ ایک بڑا ریچھ بڑہا چلا آرہا ہے۔ اور مجہسے بیس گز کے فاصلہ سے نکلتا ہے۔ میرے پاس ۲۸۰ کیمبرس راس تہا۔ ایک جگہ آکر وہ یکایک ہوا سے بو سونگنے لگا اور ایک آواز نکالکر لوٹا مین نے خیال کیا کہ اب جاتا ہے۔ مین نے فوراً اپنے جسم کو تہوڑا سا موڑکر اوسکی بغل کو تاک کر گولی داغدی وہ بڑا شور مچاتا ہوا گرا گرتے گرتے مین نے ایک گولی گردن پر اور لگائی کہ وہ گرتے ہی مر گیا۔ جب قریب جاکر دیکہا تو ایک بڑی زبردست مادہ تہی وہ اسوقت اپنی کہہ مین واپس جا رہی تہی اگرچہ دن زیادہ چڑہ گیا تہا لیکن چونکہ اوسکے لئے وہ کوئی خوف کی جگہہ نہ تہی اس لئے وہ بڑی بیفکری سے جا رہی تہی ورنہ یہ اندہیرے ہی مین اپنی آمد و رفت ختم کر لیتے ہین۔

اکثر لوگ شیر سے زیادہ ریچھ سے ڈرتے ہین۔ چنانچہ سیرونج ریاست ٹونک کا پرگنہ وسط ہند مین واقع ہے وہان کے لوگ ریچھ سے بہت ڈرتے ہین اور وہان ریچھون کے زخمی کئے ہوئے

اکثر لوگ نظر آتے ہین - یوسف پورہ مین مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کا تمام گال غائب تہا - آدہی ناک ندارد تھی دانت اور ڈاڑین دکھائی دیتی تہین - تمام چہرہ ایسا بگڑ گیا تہا کہ صورت دیکھکر ہیبت معلوم ہوتی تھی -

زیادہ اس سے خوف کہانیکی وجہہ یہہ ہے کہ یہہ سب سے پہلے چہرہ بگاڑتا ہے - اور اس قسم کے اکثر واقعات ہین جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہین - اس کے لمبے بال ہونے کی وجہہ سے اکثر گولی خطا ہو جاتی ہے - لہذا گولی لگاتے وقت بڑی ہوشیاری اور صحیح انداز سے کام لینا چاہئے - جہان تک ممکن ہو اس کے جسم کا بیچ کا حصہ نشانہ بنانا چاہئے ورنہ اکثر جلدی مین اوچھی گولی لگتی ہے یا خطا ہو جاتی ہے -

اور یہہ ایسا مضبوط جانور ہوتا ہے کہ ایسی ویسی گولی کہا کر تو پرواہ ہی نہین کرتا - اگر حملہ کر کے آئے اور فی الفور موقع پر فیر کر دیا جائے تو لوٹ ہی جاتا ہے -

جب یہہ حملہ کر کے لوٹنیکا ارادہ کرتا ہے تو اکثر پچھلے پیرون پر کھڑا ہو جاتا ہے - اسی وقت گولی لگانیکے لیے وہ زردی مائل سفیدی جو اسکے سینہ پر ہلالی شکل کی ہوتی ہے - نہایت اعلے درجہ کا نشانہ ہے - اس جگہہ کی لگی ہوئی گولی ایسی کارگر اور مہلک ہوتی ہے کہ ریچھہ جانبر نہین ہوتا -

شیر اور تیندوے وغیرہ جب حملہ کنان بڑہتے ہین تو بڑے خطرناک ہوتے ہین وہ بجلی کیطرح تیزی سے کام کر جاتے ہین اور شکاری کو خیال کرنیکا بھی موقع نہین دیتے لیکن ریچھہ کو شکار کرنے مین اگر اوسان قائم رکھے جائین تو یہہ شکاری کو اطمینان سے بندوق لگانیکا کافی موقع دیدیتا ہے -

ریچھہ کے واسطے ہمیشہ زبردست اور بڑے تیر کا زوردار رائیفل استعمال کرنا چاہئے - ورنہ اکثر زخمی چلا جاتا ہے -

ایکمرتبہ پرگنہ سرنیچ مین ایک جگہہ ہانکا دلوایا گیا - اور مین صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب ولیعہد بہادر اور چند شکاری علحدہ علحدہ مولوں پر بیٹھے تھے - میرے سامنے ہر ایک ریچھہ آیا مین یہہ سمجھا کہ بس یہہ آخری جانور ہے اور کوئی جانور ہانکے سے نہین نکلے گا - اسلئے

کہ ہمین وہان بڑے جانورون یعنی شیر وغیرہ کی اُمید تھی ہمین نے ریچھہ کو دیکھتے ہی شیر دو کا امتحان کرنیکے لیئے شیر وٹہی کی گولی لگائی گولی غالبًا پسلیون پر لگی - اور ریچھہ نکل بہاگتا ہوا بہاگا - اسیکی آواز سنکر ایک شیر کا جوڑا جو ہمارے مانڈے کے نیچے سے گذرنے والا تھا اور ولیعہد صاحب بہادر کے مانے سے چھپکر گذر آیا تہا پہر واپس لوٹا شیر تو ہانکا کاٹکر اور نیچے نکل گیا لیکن شیرنی نے ولیعہد صاحب بہادر کے مانے کیطرف رخ کیا ایک آدمی اونکے مانڈے کے نیچے کہڑا تہا شیرنی اوس آدمی کو دیکھتے ہی بڑے غصہ مین جست کرتی ہوئی جھپٹی اور چاہتی تھی کہ اوسے پکڑلے کہ اتنے عرصہ مین ولیعہد صاحب بہادر نے اپنے مانڈے پر سے جو آدمی کے قد سے کچھہ زیادہ بلند تہا سر مین گولی لگائی - گولی بڑی کارگر پڑی اور وہ اوسہی قدمون وہان رہگئی - ولیعہد صاحب بہادر کا استقلال نہایت شاندار تہا اگرچہ موقع نہایت خطرناک ہوگیا تہا لیکن جس خوبی اور اطمینان سے آپنے بندوق لگائی اور ایک آدمی کی جان بچائی یہہ صرف آپ ہی کا کام تہا اچھے اچھے شکاری ایسے موقعون پر گہبرا جاتے ہین - اور گہبراہٹ مین بندوق غلط لگا بیٹھتے ہین -

چرخ

یہہ کسیقدر سست حرکت کرنے والا جانور اگرچہ قابل شکار نہین لیکن چونکہ یہہ بہی ایک درندہ ہے اس لیئے اس کے متعلق بہی کچھہ بیان کیا جاتا ہے -

یہہ ایک بیڈول سا جانور ہوتا ہے - سر بڑا ہوتا ہے - اور جسم کا پچھلا حصہ بنسبت اگلے حصہ کے کسیقدر نیچا ہوتا ہے - اسکی آگے سے اونچائی تقریبًا ۲۶ انچہ ہوتی ہے - لیکن گہنے اور لمبے بال ہونے کی وجہ سے زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے اور جسوقت اپنے شکار کو دیکھکر اپنے ایال کے بالون کو غصہ مین پہلا لیتا ہے تو اور بہی زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے - اس کا رنگ کسیقدر بہورا جس پر سیاہی مائل پٹیان ہوتی ہین -

یہہ محض پٹیون کی وجہہ سے شیر تیندوہ وغیرہ سے علیحدہ تمیز ہوتا ہے - ورنہ اسقدر

مشابہ ہے کہ اکثر نئے شکاریوں کو شیر کا دہوکا ہو جاتا ہے

چنانچہ ایک موقع پر ہانکے مین مین نے ایک شکاری کو بہت دور آڑ کی جگہہ پر بغرض حفاظت کے خیال سے اونچائی پر ایک چٹان پر بٹھا دیا تہا۔ اتفاق سے ایک بڑا جرک ان سے پچاس گز کے فاصلہ پر بہاگتا ہوا نکلا انہون نے شیر سمجہکر دونون نالون کے فیر اوسپر کیے وہ تہوڑی دور بہاگ کر ایک نالی مین گر گیا۔ اور دو ایک آواز نکالکر مر گیا۔ اب ان شکاری صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تہی اور ہانکا ختم ہونے کا بغیر انتظار کئے فوراً بڑی بیتابی کے ساتہہ بہاگتے ہوئے سیدہے میرے پاس آئے اور مجہسے ایک عجیب خوف کے لہجہ مین کہنے لگے کہ "صاحب مجہے خدا نے بچا لیا ایک پٹی دار شیر میرے پاس سے بہاگ کر جاتا تہا مین نے دل کو مضبوط کر کے اور خوب جانچ کر ایکدم دونون نالین جہونک دین تہوڑی دور بہاگ کر نالی مین گر گیا اور چلانے لگا۔"

مجہے شیر ہونے کا یقین نہین اور مین سمجہہ گیا کہ جرک ہو گا۔ لیکن یہہ صاحب اپنے نشانہ لگانے اور استقلال قائم رکہنے کی برابر تعریف کئے جا رہے تہے۔ اور یہی کہے جا رہے تہے کہ سنہری شیر کا پٹہا پٹی دار پچاس قدم کے فاصلے سے جاتا تہا اوسکے مین نے بندوق لگائی اور مار لیا۔

آخر مین نے جاکر دیکہا تو وہ ہی غریب جرک تہا۔ جب اونہین بجائے شیر کے جرک کا پتہ ملا تو بیچارہ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے اور افسوس کے لہجہ مین کہنے لگے کہ "شیر کا پہچان لینا ہی مشکل ہے"

اسکی دم تقریباً ۱۲ انچہ لمبی تہی اور چوڑی دار تہی۔ لانبے بالون کی وجہ سے بہیڑیے کی دم سے مشابہت رکہتی تہی۔

جرک عام طور سے خشک اور چٹانون دار پہاڑیون پر رہتا ہے اور رات کے وقت پہرتا ہے دن کو جہاڑی سے ڈہکے ہوئے پہاڑی کہوون۔ نالیون گہونگرون سے گہنے جنگلون مین رہتا ہے۔

اگرچہ جرک کبہی کبہی کتے بکری چہوٹے گائے کے بچے یا گدہے کے بچے

پکڑ کہر لیجاتا ہے ۔ لیکن کبہی آدمی پر حملہ نہین کرتا ۔ اسکی بزدلی مشہور ہے ۔ قدرت نے اسکے جباڑے مین اسقدر قوت رکہی ہے کہ میرے خیال مین شیر سے کسی طرح کم نہین جو ہڈیان شیر نہین توڑ سکتا یہہ دانتون سے آسانی کے ساتھہ چبا سکتا ہے اس کا ہاضمہ نہایت اچہا ہے موٹے موٹے ہڈی کے ٹکڑے ثابت نگل جاتا ہے اور وہ ہضم ہوجاتے ہین ۔

پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہہ آدمی پر کبہی حملہ نہین کرتا لیکن ایک قصہ عجیب و غریب مجہے معلوم ہوا جے پور کے علاقہ مین ایک پرانا قلعہ شاہی جو کہ ویران پڑا رہتا ہے وہان اتفاق سے ایک جرگ اندر گہس آیا ۔ دروازہ پر نہین بلکہ اندر قلعہ کے جو پہرہ پر چہہ سات آدمی برائے نام محافظ تہے اونہون نے ملکر اوسے گہیرنا چاہا ایک شخص لٹھ لیکر دروازہ پر ایک جانب کہڑا ہوگیا ۔ اور باقیماندہ پانچ چہہ آدمی دوسری جانب سے پتہر مارنے لگے ۔ اس طرح جب اوسے دبایا گیا تو اوسنے دروازہ کی طرف رُخ کیا وہان اُس آدمی کو دیکہکر بڑی تیزی سے اوسپر جہپٹا اور اوس کا ہاتہہ مُنہ سے پکڑ کر توڑ ڈالا ۔ اور ایک اور مُنہ مار کر گردن بہی توڑ ڈالی اس صدمہ سے آدمی گرتے ہی فوراً مر گیا اور وہ نکل کر بہاگ گیا ۔ صرف یہہ ہی ایک واقعہ آدمی پر اسکے حملہ کرنے کا دباؤ پر ہے ۔ ورنہ نہایت ہی بزدل مشہور ہے ۔

اسکے مُنہ اور جباڑونکی قوت کا اندازہ ناظرین کو میرے اس چشم دید واقعہ سے اچہی طرح ہوسکتا ہے ۔ ایک مرتبہ مین نے تیندوے کے واسطے ایک موٹا تازہ بکرا بندہوا یا اور مین ایک بڑے اور گہنے کانٹون دار جہڑ بیری کے جہاڑ کو پشت پر لیکر ملحق ہی جہڑ مین مالا تیار کرا کر بیٹہا ۔ کچہہ ہی دیر بعد ایک بڑا اونچا جانور مجہے آتا دکہائی دیا قریب آنے پر مجہے معلوم ہوا کہ جرگ ہے اوسنے بکرے کو دیکہکر بال پہولا لئے مین نے یہہ تماشہ دیکہنے کے لئے ذرا تامل کیا ۔ اور بندوق نہین لگائی ۔ بکرے سے ڈیڑہ گز پر کہڑے ہوکر اوسنے دو چار سیکنڈ تک یہہ حرکت کی اوسکے بعد یکا یک اوسکی گردن پر منہ مارا اور ایک ہی منہ مین اسقدر زور سے بکرے کی گردن کے تین ٹکڑے کردئے بکرا صرف ایک آواز نکال کر زمین پر گر کر تڑپنے لگا یہہ تمام کام بڑی تیزی سے ہوا اور مجہے

اب جرک کا اگلا حصّہ دکہائی نہین دیتا تہا کیونکہ بکرے پر جہوپ تہا اور بکرا بڑی بیچینی سے تڑپ رہا تہا۔ اور اب مین گولی لگانا چاہتا تہا۔ آخر مجبورًا پچھلے حصّہ پر جو مجہے دکہائی دیتا تہا بارہ بور پیرڈاکس کی گولی لگائی جو پسلیون مین لگی۔ اور پیٹ مین ہوتی ہوئی دوسری طرف ران کے قریب نکلی تمام آنتین نکل گئین اور جرک دو آوازین نکال کر اور دو تین مرتبہ تڑپ کر لمبا لمبا لیٹ گیا۔ مین سمجہا کہ مر چکا ہے اور اب بکرے کو ذبح کر لینا چاہیے اور چاہتا تہا کہ بکرے کو ذبح کرون کہ ایکدم جرک اوٹہکر اور ایک آواز نکالکر میری طرف بہت ہی تیزی سے دوڑا مین نے فورًا ریوالور نکال کر فیر کیا۔ ریوالور کی گولی سر مین لگی اور وہ مجہسے دو گز کے فاصلہ پر گر گیا۔ اور پہر ایک دوسری گولی ریوالور کی اور بہی لگائی۔ چونکہ وہ باوجود ۴۵۰ سے زبردست ریوالور کی گولی کہا چکے اب بہی اوٹہنے کا ارادہ کر رہا تہا لیکن اس مرتبہ اوس کا بالکل کام تمام ہو گیا تہا۔

اگرچہ تیندوہ بکرے کو اسطرح پکڑتا تو گردن کی ہڈیون کو ایک منہ مین چور چور نہین کر سکتا تہا بلکہ دو چار منہ مارکر بکرے کی وہ حالت بنا سکتا تہا جو اسنے ایک ہی منہ مارکر بنا دی تہی۔ جرک اور تیندوہ کے کہوجون مین بہت کچہہ مشابہت ہے اگر فرق ہے تو صرف یہہ کہ نرم اور تر زمین پر اسکے کہوجون مین ناخون کے نشان کتے کے کہوجون کیطرح اوبہر آتے ہین۔ لہذا کہوجون سے جرک اور تیندوہ مین فورًا تمیز کیا جا سکتا ہے

سن کتے یا جنگلی کتے

جنگلی کتّے پہاڑی اور جہاڑی دار جنگلون مین رہتے ہین۔ ہمالیہ کے دامن سے تبّت تک اور اکثر ہندوستان کے پہاڑی اور جہاڑی دار حصّون مین پائے جاتے ہین۔ چنانچہ پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک جو سنٹرل انڈیا مین بہوپال کے پاس واقع ہے اور جہان پہاڑ کو سون اور ڈانگ ہے بکثرت پائے جاتے ہین۔ مین نے وہان اکثر شکار کئے ہین۔

یہہ اکثر جوڑے کے ساتہہ رہتے ہین۔ اور بعض اوقات چہہ سات کے جہنڈ مین بہی

دیکھے جاتے ہین - یہہ بڑی دوڑ دوڑ تک جنگل کہنگالتے ہین اور یہہ امتحان کی ہوئی بات ہے کہ جہان کہین انکے تازہ کہوج دیکہے گئے وہان دوسرے شکار کا نشان نہ ملا یا تو جانور انسے ڈر کر بہاگ جاتے ہین یا خود یہہ شکار کو بہگا دیتے ہین - یہہ ٹٹو گائے موشی بہیڑ بکری وغیرہ کو شکار کر لیتے ہین اور یہان تک مبالغہ کیا جاتا ہے کہ شیر بہی ان کے گروہ سے کان دباتا ہے -

انکے متعلق چند معتبر شکاری جو پرگنہ مذکور کے باشندے ہین ذیل کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہین - کہ ایک مرتبہ ہم شکار کی تلاش مین ایک پہاڑ کے دامن مین پہر رہے تہے کہ ہمارا گذر ایک درخت کے قریب ہوا ہم نے دیکہا کہ درخت کے نیچے سات کتے اکہٹے ہین - اور درخت کے اوپر کسی چیز کو تاک رہے ہین - ہم مین سے ایک شخص نے داؤ کر کے اور قریب کی ایک اڑ پکڑ کر ٹہاکیدار دونالی بندوق کی گولی ایک کتے کے چالیس گز سے رسید کی وہ کتا تو وہین گر گیا اور باقیماندہ بدحواسی سے بہاگے ہم اور آگے بڑہے تو زخمی کتا بہی اوٹہہ کر بہاگتا تہا کہ ایک اور گولی اوسکے لگائی کہ اوس کا کام تمام ہو گیا - جب ہم درخت کے اور بہی قریب پہونچے اور ابہی ہم تقریبا دس گز کے فاصلہ پر ہونگے کہ ہمنے دیکہا یکایک کوئی بہاری جسم کی چیز درخت پر سے دہم سے نیچے کودی اور کتون کے جانیکے خلاف سمت بے تحاشا بہاگی -

جب ہماری نظرین جمین اور ہمنے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ تیندوہ تہا - اور کتون کے خوف سے درخت پر چڑہا ہوا تہا اس کا پیچہا کیے ہوئے تہے -

تیندوہ کے یکایک دہم سے کودنے سے شکاری نہایت خوفزدہ ہو کر چونک پڑا تہا اور متعجب کہڑا رہ گیا - جب انکے بچے چہوٹے ہوتے ہین تو اکثر دیکہا گیا کہ انکا مارا ہوا شکار بچون کے قریب ملا ہے - اس سے اندازہ یہہ ہوتا ہے کہ یہہ شکار کو بچون کے پاس گہیر لاتے ہین اور یہان اکہر پچہاڑتے ہین -

یہہ معمولی گیدڑون سے کچہہ اونچے ہوتے ہین انکی جسمانی ترکیب بہیڑیون سے بہت ملتی ہے - انکا رنگ کچہہ سرخی مائل ہوتا ہے اور بعض کا رنگ خفیف سفید سا ہوتا ہے -

نوجوان پٹہون کا رنگ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے - بال نرم اور ڈیڑھ انچہ لمبے ہوتے ہین لیکن زیادہ گھنے نہین ہوتے دُم لومڑی کیطرح ہوتی ہے -

پرگنہ سرونج ہی مین ایک مرتبہ مین پہاڑی جنگل مین پہر رہا تہا ایک جگہہ کتّون کے مین نے تازہ کہوج دیکہے اب مجہے شکار ملنے کی کوئی اُمید نہین رہی اور مایوس ہوکر واپس اپنی جگہہ لوٹنا چاہا اس لئے کہ بارہا مجہے اس قسم کا تجربہ ہو چکا تہا - واپس لوٹتے وقت اتفاق سے میرا گذر ایک جگہہ ہوا یکایک میرے سامنے دوسری طرف سے ایک کُتّے کا جوڑا آتا ہوا دکہائی دیا مین شکار نہ ملنے سے نہایت بددل ہو رہا تہا اور شکار نہ ملنے کی وجہہ کمبخت یہہ ہی کُتّے تہی اس لئے مین انسے سخت جلا ہوا تہا - انہین دیکہتے ہی نہایت خاموشی سے ایک آڑ پکڑ کر بیٹھ گیا جوڑا مجہسے ۸۰ گز کے فاصلے سے گذر کر جانے لگا مین نے ۵۰۰ بور رائیفل کو سنبہال کر ایک سیٹی دی وہ یکایک کہڑے ہوکر دیکہنے لگے مین نے اوّل نر کے جو بڑے ہونے کی وجہ سے پہچانا جاتا تہا گولی لگائی - اوسکے دونون پہر ٹوٹ گئے اور وہ گر گیا - لیکن برابر اوٹہنے کا ارادہ کئے جا رہا تہا - مادہ چند قدم بہاگ کر پہر لوٹی - اور اپنے نر کو تڑپتا ہوا دیکہنے لگی - مین نے اسکے بہی گولی لگائی اُسکی آنتین نکل گئین اوسنے اپنے مُنہ سے آنتین کہینچکر باہر پہینک دین اور بہاگنا شروع کیا - لیکن آگے چلکر باقیماندہ آنتین اور نکل پڑین اور پہر اوسی آنتین نکلنے مین مشغول ہونا پڑا اتنے مین مین نے ایک اور گولی لگائی جس سے دُھڑ کی ہڈی کمر تک ٹوٹ گئی اور اب وہ بالکل بیکار ہو گئی تہی - مگر ایسی سخت جان تہی کہ مجہے ایک ریوالور کی گولی اور سر مین لگانا پڑی - ایکمرتبہ مین پانی پر ملے مین بیٹہا ہوا تہا کہ چار کُتّے پانی پینے آئے اور آکر پانی پینے لگے -

دو کُتّے بالکل ملے ہوئے پانی پی رہے تہے میرے پاس اسوقت آٹہہ بور گن تہی جسمین ایل جی - شاٹ بہرا ہوا تہا - مجہسے تقریبًا بتّیس گز کا فاصلہ ہوگا - مین نے دونون کے سر ملا کر کل دبائی - ایک کُتّے کے تین دانے سر مین لگے اور وہ اوچہلکر اوسی جگہہ رہگیا - دوسرے کے ایک دانہ گردن مین اور تین پہر پر لگے تہے وہ ۷۰ گز بہاگ سکے گر کر مر گیا -

بھیڑیا

یہہ ہندوستان مین قریب قریب تمام جگہہ پایا جاتا ہے۔ خُشک کُھلے ہوئے حصون کو جہان جہاڑی کم ہو اور ٹیلے ٹبّے زیادہ ہون پسند کرتا ہے۔ اسکا رنگ سُرخی اور بھورے پن مائل ہوتا ہی اور کسیقدر سیاہی مائل بھی ہوتا ہے۔

جسمی حیثیت سے یہہ بڑا ہوتا ہے جہاڑے لمبے اور نہایت قوت دار آنکھین کسیقدر اندر بیٹھی ہوئی اور ٹمٹماتی ہوئین۔

یہہ زیادہ تر جوڑے سے رہتا ہے اور اکثر چھہ چھہ سات سات بھی اکٹھے ہو جاتے ہین۔ اسوقت یہہ بڑے خوفناک ہوتے ہین اور مین نے دیکھا ہے کہ ہرنون کو شکاری کتون کی طرح ہول کرکے پکڑتے ہین۔ بھیڑ اور بکریون کے جانی دشمن ہین یہہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ایکمرتبہ ایک جوڑے نے ایک بکری کو پکڑا ایک نے ایک طرف سے اور دوسرے نے دوسری طرف سے کھینچا۔ یہان تک کہ بکری کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ اور ایک ایک جانب لیگیا اور دوسرا دوسری جانب۔

ایک مرتبہ ایک بھیڑیا بکری کی کمر پکڑکر اوٹھا کر لیچلا۔ گڈریون نے اوسکا تعاقب کیا تہوڑی دور پر بکری بیجان پڑی ملی جو چند سیکنڈ بعد مرگئی دیکھا تو جو حصّہ بھیڑئے کے منہ مین تہا معہ ہڈی اور گوشت کٹکر اوسکے منہ مین چلاگیا۔ اور باقی حصّہ گرگیا۔

بعض جگہہ یہہ آدمیون پر بھی لگے ہوتے ہین اور عورتون بچّون کو مارتے اور تنگ کرتے ہین چنانچہ بیس برس پہلے کا۔ ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ اُس وقت میری عمر کم تہی اور میرے شکار کا بھی اوائل تہا شاید مجھے شکار کھیلتے تین سال گذرے ہونگے۔ جب مین اپنے ایک گانون مین پہونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک کسان کے لڑکے کو جسکی عمر نو سال کی تہی پکڑ لیا اور اوس کا پیٹ پہاڑ کر کچھہ ہی کہانے پایا تہا کہ آدمی اکٹھے ہوکر دوڑ پڑے اور اوسے چہوڑا لائے۔ لیکن بچّے کا کام تمام ہوگیا۔ اُسوقت بھیڑیون کا بڑا زور تہا۔ اور اکثر اس قسم کے واقعات سُننے مین آتے رہتے تھے۔ اون بھیڑیون مین سے اوس زمانہ مین مشکل دو

مارے گئے باقی کے کہین اور چلے گئے ۔

مین نے اکثر بہیڑیے مارے ہین اور مین نے اندازہ کیا ہے کہ بہیڑیا اپنے بوتہ سے زیادہ مضبوط اور سخت جانور ہوتا ہے اگر دل کے قریب یا سر مین گولی نہ لگے تو یہہ ضرور گولی کہا کر چلا جاتا ہے ۔

خرگوش یا سسّا

خرگوش نہایت عام جانور ہے کہ ہر مبتدی سے مبتدی شکاری بہی اسے اکثر شکار کر چکا ہو گا ۔ اس لئے اسکے متعلق زیادہ تفصیلی حالات لکہنے کی چندان ضرورت نہین موسم گرما مین اسکا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور اسی موسم مین یہہ کثرت سے بہی پائے جاتے ہین ۔ چونکہ اس زمانہ مین جہاڑی وغیرہ خشک ہوتی ہے اور زراعت نہین ہوتی اس لئے اسے دوڑنے اور چہپنے مین بڑی آسانی ملتی ہے ۔ دوپہر کو یہہ خشک جہاڑون مین چہپے بیٹھے [illegible] رہتے ہین اور جب کئی شکاری ملکر اور ایک لائن باندہکر چلتے ہین تو اکثر یہہ سامنے سے اٹہکر بہاگتے ہین اور بڑی آسانی سے نمبر چہرّہ چہرّہ سے شکار کر لئے جاتے ہین ۔ اگر اسکے چارون طرف پہرنا شروع کیا جائے تو یہہ دبک جاتا ہے اور پہر جسقدر چاہو قریب سے بندوق لگانی کا موقع مِلسکتا ہے ۔

اونٹ پر سے اسکا شکار خوب کہیلا جاتا ہے اسلئے کہ جہان کہین بہی بہاگ کر چہپتا ہے اوپر سے دیکہہ لیا جاتا ہے ۔ اور پہر اونٹ سے ایک چکّر لگا کر بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے اکثر راجپوت لوگ اسی صورت سے شکار کہیلتے ہین ۔

رات کے وقت جب پانی یا کہیتون پر ہرنون کے واسطے بیٹہتے ہین تو یہہ بکثرت آتے ہین اگر صرف انکو ہی شکار کرنا مقصود ہو تو بندوق سے شکار کرنا چاہیے ۔ اور اگر ہرنون کا بہی شکار کرنا منظور ہو تو بی ۔ ایس ۔ اے نمبر (۲) ہوائی رائیفل سے انکو شکار کرنا چاہئے تاکہ آواز نہو اور ہرن نہ چہکین ۔ ہوائی رائیفل سے یہہ بخاموشی مارے جاسکتے ہین ۔ اگر ہرن آئین تو بڑی بندوق لگائین ۔

گرمی کے علاوہ اور موسم مین اس کا گوشت لذید نہین ہوتا اور گرمی مین یہہ تیار ہی ہوتا ہی۔ رگ رایفل یا سیلون ۲۲ بور اس کے لئے نہایت موزون ہین۔ یہہ مالے مین ہرن کی طرح ہوشیاری سے شکاری کو نہین دیکھہ سکتا۔

چکارہ یا چھنکلا

یہہ ہندوستان کے چھوٹے ہرنون مین ایک عام ہرن ہے اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ قد مین نہایت خوبصورت ہوتا ہے اسکی سیاہ بڑی آنکھین خوبصورتی مین ضرب المثل ہین یہہ چلتے وقت ہمیشہ اپنی سیاہ پانچ انچی دُم ہلاتا چلتا ہے۔ ٹانگین نہایت پتلی اور خوبصورت ہوتی ہین۔ سینگ نر کے دس سے پندرہ انچہ تک لمبے ہوتے ہین ۲½ انچہ کی اوپر کی نوکین تو صاف ہوتی ہین باقی اور تمام سینگون پر گنڈے پڑے ہوتے ہین نر کا رنگ سر سے پیر تک سیاہ ہوتا ہے۔ مادہ یا چکاری نر سے کسیقدر چھوٹی ہوتی ہے اس کے سینگ تقریباً ۵ انچہ ہوتے ہین اور بہت کم گنڈے ہوتے ہین۔ زیادہ تر سیدھے ہوتے ہین لیکن بعض بعض خمیدہ بھی ہوتے ہین۔

یہہ جانور ہندوستان کے پہاڑی خشک ٹلون اور درّون مین رہتے ہین صاف میدانون مین یہہ بہت کم پاتے ہین۔ دہلی سے آگے بڑھکر امروہہ مرادآباد۔ اودہ بنگال مین نہین پائے جاتے۔ پہاڑی اور ریتیلی حصّون سندھ، راجپوتانہ اور شمالی و مغربی پنجاب مین بکثرت پائے جاتے ہین۔

ریتیلے میدانون مین جہان جہڑبیری کی جہاڑی کثرت سے ہو اور جہان زراعت کے کھیت ہون یہہ نہایت شوق سے رہتے ہین۔

چنانچہ زراعت والے گاؤن کے اطراف مین جہان کچہہ امن کی جگہہ ہوتی ہے قریب ہی نالون وغیرہ مین یہہ بکثرت ملتے ہین۔

اس کا شکار گہوڑے بیل بہینسے وغیرہ کی آڑ سے اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم لوگ بیل یا تانگہ ہی کی آڑ سے شکار کھیلتے ہین اور جو دیکھنے مین بہت زیادہ چھپے ہوئے ہین تو دور

سے اونکے بہاگنے کے رُخ کا اندازہ کرکے اور مول پٹھکہ پہر تانگہ سے گہیرواتے ہین ۔ اور جب اچّھی طرح نزدیک آجاتے ہین تو ۳ - ایس جی سے مار لیتے ہین ۔ بڑے رائفل ایکسپریس وغیرہ انکے واسطے کسی طرح موزون نہین ۔ اور ۳۱۰ بور شارپ شوٹر اور ۳۰۰ بور شیر ووڈ سے بہتر کوئی رائفل نہین ۔

ہرن کالا موڑی

یہہ ہرن بہی چکارہ کی طرح عام طور سے مشہور ہے اور ہندوستان مین قریب قریب ہر جگہہ پائے جاتے ہین ۔ یہہ زیادہ کہلی ہوئی مزروعہ زمینون مین رہتے ہین ۔ جہاڑی اور پہاڑ وغیرہ ناپسند کرتے ہین ۔

نر ہرن کالا نہایت خوبصورت ہوتا ہے ۔ یہہ نہایت چمکدار رنگ اور متناسب اعضا سے نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے ۔ یہہ نہایت تیز اور چمکدار چہلانگین بہرنے والا جانور ہے ۔ اسکی کاندہے تک اونچائی تقریباً ۳۲ - انچہہ ہوتی ہے جب بچّہا ہوتا ہے تو مادہ کے رنگ کے مشابہہ ہوتا ہے لیکن جون جون پرانا ہوتا ہے اوپر سے سیاہ ہوتا جاتا ہے گردن کے اوپر سینگون کے بیچ تک پشت کا حصّہ بعض کا مادہ کے رنگ کیطرح اور بعض کا حنائی رنگ ہوتا ہے باقی تمام کمر سیاہ ہوتی ہے ۔ دُم کے نیچے رانون کا کچہہ حصّہ سفید ہوتا ہے ۔

سینگ بڑے بڑے بلدار نہایت خوبصورت ہوتے ہین عموماً ۲۱ - انچہہ کے لمبے ہوتے ہین ۔ مین نے ابتک تقریباً ۹۰ کالے ہرن مارے ہین صرف دو ہرنون کے سینگ ۲۷½ انچہہ کے تہے جنمین سے ایک ہرن کے سینگ ابہی میرے پاس موجود ہین اتنے بڑے سینگ مین نے آج تک نہین دیکہے ۔

نر جب جوانی پر آتا ہے تو بہت پیار رنگ ہوتا ہے ۔ اور پہر بعد کو کالا ہو جاتا ہے ۔ انمین ایک قسم گذرتا ہے جو بوڑہا ہو کر بہی مادہ کے رنگ کیطرح زردی مائل بہورے رنگ کا ہوتا ہے ۔

مادہ زردی مائل بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور کمر کے دونون جانب دو ہلکی بہوری لکیرین ہوتی ہین۔ سینگ نہین ہوتے لیکن ایک شکاری کا بیان ہے کہ اوسنے ایک موڑی ماری تہی اوسکے سینگ بہی تہے مگر نر کیطرح نہ تہے چہوٹے تہے اور در اصل یہہ عجیب بات ہے یہہ اکہٹے ٹلوٹلو کی ڈارون مین رہتے ہین۔

میدانون مین جہان یہہ ہمیشہ رہتے ہین کالے نر اکہرن یعنی بیٹہنے کی جگہہ بنا لیتے ہین اور وہ زیادہ تر ڈار سے علیحدہ ہوکر اون پر بیٹہے رہتے اور شام کو اوٹہکر زراعت تباہ کرنے مین مشغول ہو جاتے ہین جو مست ہوتا ہے وہ موڑیون مین ملجاتا ہے۔

انکی چہلانگین قابل دید ہوتی ہین انپر مول کرنا بڑا اچہا طریقہ ہے۔ اسلئے کہ چکارون کیطرح یہہ جس طرف رخ کرلیتے ہین پہر نہین لوٹتے۔

کہیتون مین انکے کہوج دیکہکر موقع سے مالا تیار کرایا جائے اور بہتر ہے کہ کراب سے شکار کہیلا جائے مین نے ایک ایک فیر مین چار چار تک ہرن مارے ہین گولی کے لئے وہی رائیفلز جو چکارون کے لئے کار آمد ہین انکے لئے بہی موزون ہین۔ مول اور مالے مین چکارے سے چہپنا بمقابلہ اسکے زیادہ مشکل ہے۔

چوسنگا اور بہیڑکی

چوسنگا نر ہوتا ہے اور بہیڑکی اوسکی مادہ ہوتی ہے۔ ہندی مین اسے بیڈلا بہی کہتے ہین یہہ ہندوستان کے مختلف پہاڑی اور گہنے جہاڑی دار حصون مین پائے جاتے ہین سینٹرل انڈیا مین انکی زائد کثرت ہے۔

یہہ نہایت چمکیلا اور دبکیل جانور ہوتا ہے۔ اور اچانک ایسے قریب سے اوٹہکر بہاگتا ہے جہان اسکے ہونے کا گمان ہی نہین ہوتا۔ اور جب بہاگتا ہے تو آڑ پکڑ کر

ہرنون مین یہہ سب سے چہوٹی قسم ہے۔ جسامت مین چکارہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور مادہ کا قد اس سے بہی چہوٹا ہوتا ہے۔ رنگ سرخ بہوراہٹ مائل ہوتا ہے۔ اور پرانا ہوکر نر کا رنگ پشت پر سے ہلکا سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اگر فاصلے سے دیکہا جائے

تو نیچے پیٹ پر سے بہورا اور ٹانگین گنڈیدار سی ہوتی ہین یہہ گنڈے کچہہ سفیدی اور نیلاہٹ لئے ہوئے ہوتے ہین۔ بال بڑے ہوتے ہین اور نر کے چپکارہ سے کسیقدر موٹے ہوتے ہین۔ کہرّیان پتلی اور لمبی ہوتی ہین۔ اور یہہ کہریون کی نوکون کے بل چلتا ہے۔

نر کے چار سینگ ہوتے ہین دو چہوٹے آنکہون کی سیدہ مین اور دو بڑے جس جگہہ عام طور سے سینگ ہوتے ہین۔ اوپر کے سینگ زیادہ سے زیادہ ۴ یا ۵ انچہ لمبے سیدہے اور صاف ہوتے ہین نیز گاؤدم ہوتے ہین۔ نیچے کے چہوٹے ڈیڑھ انچہ سے زائد لمبے نہین ہوتے اور یہہ بہت بعد مین نکلتے ہین جب یہہ پورے طور سے جوان ہوجاتا ہے دم سامر کے ہمرنگ ہوتی ہے۔

بڑی گہانس یا جہاڑی مین یہہ خرگوش کیطرح دبکا رہتا ہے اور بہت کم چلتا پہرتا ہے چونکہ یہہ ایکدم شکاری کے پیرون مین نکلکر بہاگتا اور آڑ پکڑتا ہوا نکلتا ہے اسلئے یہہ بندوق کی زد پر بہت کم آتا ہے۔

علاقہ جہالاواڑ مین ۱۵ / جون سنہ ۱۴ء کو ۳ بجے عصر کے مین کالی سندھ ندی پر چیتلون کی لئے بیٹھنے کو جارہا تہا۔ میرے کیمپ سے ندی کا فاصلہ تقریبًا ۸۰ گز ہوگا راستہ مین مین نے دیکہا کہ ایک نر اور تین ہیڑکیان گہانس مین سے نکل کر پانی کے کنارہ کنارہ جارہی ہین۔ میرے ہاتہہ مین ۴۰/۳۲ رائیفل تہا اور وہ مجہسے ۱۲۵ گز پر تہے مین نے نر کے گولی لگائی اور وہ اوچہل کر گرا تینون مادہ کو دکہا اور تہوڑی دور جاکر دیکہنے لگین مین نے ایک مادہ پر بہی فیر کیا وہ بہی گر گئی۔ اور پہر دوسری پر اور اتفاق سے وہ بہی رہگئی اب صرف ایک باقی رہگئی تہی اور وہ ۲۰۰ گز پر جاکر کہڑی ہوکر دیکہنے لگی مین نے اوسپر بہی فیر کیا لیکن گولی ذرا مس ہوگئی اور وہ بہاگ گئی۔ مین نے فرصت پاکر تینون کو ذبح کرلیا۔

پرگنہ سرونج مین یہہ بکثرت پائے جاتے ہین۔ مین نے صرف ایک مرتبہ کے شکار مین ۲۵ مارے تہے۔ اس کا گوشت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر کسی ہرن کا

گوشت نہین ہوتا ۔
چکارہ کی طرح یہہ اکہر بناتا ہے اور پابندی کے ساتہہ وہان جاکر مینگنی اور پیشاب
کرتا ہے ۔ ہانکے مین یہہ اکثر نکل آتا ہے ۔ اور شکاری چاہے تو مار سکتا ہے ۔

چیتل

یہہ ہندوستان کے مختلف حصون حمالیہ کے دامن راجپوتانہ اور اکثر جگہہ بکثرت
پائے جاتے ہین خصوصًا راجپوتانہ مین دیسی ریاستون کی رکہتون کوٹہ بوندی جہالاوار
مین انکی بڑی افراط ہے ۔

یہہ چہوٹی جہاڑی کی پہاڑیون کے دامنون مین خصوصًا دریا کے قریب رہنا بہت
پسند کرتا ہے ۔ نر جوان کا رنگ سرخی اور زردی مائل لاکہا سا ہوتا ہے اور
ایک گہری لاکہی پٹی کمر پر ہوتی ہے نیچے کا حصہ پورا سفید اور تمام جسم پر سفید و
خوبصورت گل کسیقدر قوس نما خطون مین پڑے ہوتے ہین ۔ دم لمبی بالون دار
سانبر جیسی ہوتی ہے اور نیچے سے سفید ہوتی ہے ۔ بعض نر کے سینگ اوسکی
جسمانی حیثیث سے ہی بڑے ہوتے ہین ۔ اور دونون برابر اور یکسان ہوتے ہین
اور ہر ایک سینگ مین تین تین شاخین ہوتی ہین ۔
اسکے سینگ جہاڑنیکا کوئی خاص موسم نہین ہے چونکہ ایک ہی وقت مین مین نے
تین چیتل مارے ان تینون مین سے ایک بہت بڑا نر بغیر سینگون کا تہا دوسرے کے
بہت بڑے سینگ تہے اور اونپر مخمل کیطرح روئین تہے اور باریک کہال تہی کہ ذراسی
خراش سے خون نکل آیا تہا ۔ لیکن اندر سختی تہی ۔
تیسرا پورے سینگو لگا تہا اور اسکے سینگ اصلی سینگون کیطرح تہے جیسے عام طور
سے چیتلون کے ہوا کرتے ہین ۔ سبب یہہ سمجہہ مین آتا ہے کہ جیسے انکی پیدائش کا خاص
موسم نہین اسیطرح انکے سینگ جہاڑنے کا بہی موسم نہین بلکہ جب اپنی خاص عمر پر
پہونچتے ہین سینگ جہاڑتے ہین مادہ نر سے چہوٹی اور کالے ہرن سے کسیقدر

بڑی ہوتی ہے ۔

یہہ پہاڑون پر کم چڑہتا ہے ۔ اور رہتا ہی کم ہے ۔ چہوٹی چہوٹی پہاڑیون پر جہان مٹی ہوئی جہاڑی ہوتی ہے اور جہان نالے اور ڈرے وغیرہ جہاڑی سے ڈہکے ہوتے وہان یہہ بڑی خوشی سے رہتے ہین اور ایسی ہی جگہہ پائے بہی جاتے ہین ۔

دوپہر کو یہہ سایہ مین رہتے ہین اور جب بہگائے جاتے ہین تو بہت چوری سے چہپکر جہاڑی ہی جہاڑی مین نکلکر بہاگتے ہین ۔ یہہ سینگون کو کمر پر رکہکر اور گردن لمبی کرکے اور سر نیچے جہکا کر بڑی خوبصورتی سے بہاگتے ہین ۔

ایک تو اس کا آدمی سے اڑ پکڑ کر بہاگنا دوسرے چونکہ اس کا رنگ جہاڑی کے رنگ مین ملجاتا ہے ۔ اس لئے اکثر اوقات بندوق لگانا تو کجا اُسے دیکہنا ہی مشکل ہوتا ہے ۔ مین نے انہین ۲۰ تک کی تعداد مین ایک ڈار مین دیکہا ہے ۔ بڑی ڈار مین پانچ چہہ نر بہی ہوتے ہین اور چہوٹی ڈار مین ایک دو ۔

مین جب کبہی رات کو پانی پر انکے اور شیر تیندوہ وغیرہ کے لئے ٹاری پر بیٹہا ہون تو مغرب ہی سے انکی آواز سنتا رہا ہون ۔ جب یہہ کوئی درندہ دیکہہ پاتے ہین تو ایک باریک آواز "کو" "کو" کا لگاتے ہین جو پہاڑ مین گونج کر ایک خاص کیفیت دلمین پیدا کرتا ہے جس کے لطف سے شکاری ہی کا دل واقف ہو سکتا ہے ۔

گذشتہ جون ۵۱ء مین مین ایک نیچے تیروالکا مالا تیار کراکے پانی پر بیٹہا اور دوسرے مالے مین میرے ایک ساتہی سید صاحب جو شکار کے بڑے شوقین تہے بیٹہے ۔ اتفاق سے اونکے مالے پر ایک شیر آگیا اوسنے نہایت اطمینان سے آکر پانی پینا شروع کیا ۔ شیر کا سید صاحب سے صرف بیس گز کا فاصلہ تہا اونکے پاس چار بور یکنالی بندوق تہی اور اونکے ہاتہہ پہ [illegible] چڑہی ہوئی تہی اگر وہ اوسان قایم رکہکر اطمینان سے بندوق لگاتے تو اوسے ضرور مار دیتے ۔ لیکن گہبرا گئے اور ایک ناتجربہ کار لڑکا جو انکے ساتہہ مالے مین بیٹہا ہوا تہا اوس سے بہی زیادہ گہبرا گیا ۔ گہبراہٹ مین انکے کسمسانے کی وجہہ سے شیر کو علم ہو گیا تہا یا واللہ اعلم کیا بات تہی بہرحال شیر مالے کے اور بہی قریب آگیا اور صرف دس گز پہ آکہڑے ہوکر ٹہرے

زور سے دہاڑا پہر اوس جگہہ سے پچیس گز پہر جاکر دوبارہ دہاڑا ۔ سید صاحب کی مارے ڈر کے بری حالت تہی اور لڑکے بیچارہ کا تو دم ہی نہ نکلا ۔ دونون نہایت خوف زدہ تہے آخر خدا خدا کرکے شیر ٹلا شیر کے جاتے ہی دونون آدمی مالے سے اوٹہکر کیمپ کیطرف بہاگے اور کیمپ مین آگئے ۔

شیر دو روز سے میرے مالے کے سامنے پانی پیتا تہا اسلئے کہ اوسکے کہوجون سے پتہ چلتا تہا ۔ لیکن قاعدہ ہے کہ نئے آدمی کے سامنے شکار زیادہ آتا ہے ۔ چنانچہ اوس روز میرے مالہ پر نہین آیا اور سید صاحب کے مالے پر گیا ۔ ایک مرتبہ مجہسے ۱۰۰ گز کے فاصلہ سے بولا تہا لیکن مین یہہ سمجہا کہ ۴۰۰ گز پر ہے ۔

مجہے کیا علم تہا کہ سید صاحب مالے سے اوٹہکر چلے گئے ہین رات کے دو بجے مین اپنے مالے سے اوٹہکر اونہین اوٹہانیکے لئے اونکے مالے پر آرہا تہا کہ ایک بڑا ریچہہ میری نظر پڑا وہ اونکے مالے کے سامنے پانی پی رہا تہا ۔ مجہے تعجب ہوا اور مین سنبہل کر بیٹہ گیا ۔ مجہے میدان مین دیکہکر غالبًا اپنا شبہہ مٹانیکے لئے وہ میری طرف بڑہا ۔ لیکن میری بندوق کی جہلک دیکہکر اور ایک آواز نکالکر وہ فورًا بڑی تیزی سے واپس لوٹکر بہاگ گیا ۔ سید صاحب کے مالے سے اوٹہکر چلے جانے کا مجہے افسوس ہوا مجبورًا مین بہی کیمپ مین واپس آگیا اور سید صاحب سے شیر کی تمام سرگذشت سنی ۔

چیتل سردی کے موسم مین صبح دن نکلتے نکلتے پانی پی جاتے ہین ۔ اور گرمی کے موسم مین ۳ بجے سے شام تک پانی پیتے ہین سید صاحب کے واقعہ کے دوسرے روز مین اوسی ندی پر تین بجے سے آبیٹہا ۔ مین اس کنارہ بیٹہا تہا اور چیتل دوسرے کنارہ پر ۱۵۰ گز پر پانی پیتے تہے ۔ مین نے شام تک چہانٹ چہانٹ کر بڑے بڑے سینگون کے پانچ چیتل اپنے ہیمرلیس ۲۸۰ بور رائیفل سے مارلئے ۔

تیسرے روز شام کے قریب مین اپنے کیمپ سے ندی پر جارہا تہا کہ راستہ مین چیتلون کی ایک ڈار مجہے ملگئی مین نے اونمین سے سات چیتل ۴۰۰/۳۲ رائیفل سے مارے اونمین ایک نر چیتل اسقدر موٹے اور بڑے سینگونکا تہا کہ مین نے اب تک تقریبًا ڈیڑہ سو چیتل

مارے ہین لیکن ایسے بڑے سینگون کا کبھی نہین دیکہا تہا وہ سینگ اب تک میرے پاس موجود ہین۔ غرض چار روز مین جو وہان شکار ہوا اوسکی تفصیل ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

چیتل ۔ چہوٹے سینگون کے سامر ۔ زبردست نیل ۔ تہٹرکیان جنمین ایک نر تہا ۔
۳ ۱۴ ۳
ریچہہ ۔ تیندوے ۔

یہہ بات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جب چیتلون کو پیدل تلاش کیا جائے تو بڑی ہوشیاری عمل مین لائی جائے ۔ ہمیشہ ہاتہہ مین زبردست رائیفل رکہنا چاہیے چونکہ اکثر جس جگہہ یہہ ہوتے ہین وہان درندے ضرور ہوتے ہین۔ اور اکثر کسی درندہ سے مڈبہیڑ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایک بیرو کے قطعہ مین جو ندی کے بیچ مین ڈیڑہ سو گز چوڑا اور دو سو گز لمبا واقع تہا اور جہان لمبی اور گہنی گہانس تہی مین نے چالیس آدمیون سے ہانکا دلوایا مین نکلنے کی جگہہ ۲۸۰ بور ہیمرلیس لیکر کہڑا ہو گیا ۔ چند آدمی زور سے چلائے کہ آتا ہے لیکن مجھے کوئی جانور کچھہ عرصہ تک نہ دیکہا تو مین سمجھہ گیا کہ یہہ ترکیب درندہ کی ہے اور اب صاف میدان مین کہڑا ہونا ٹہیک نہین۔

چنانچہ مین ایک بڑے سے جہاڑ کی آڑ لیکر اور ایک گہٹنا ٹیک کر تیار بیٹھہ گیا ۔ دو منٹ کے بعد ایک خفیف سی آہٹ ہوئی لیکن ذرا دیر کے بعد موقوف ہو گئی جس سے مجھے درندہ ہونے کا اور بہی یقین ہو گیا ۔ کچھہ دیر بعد مین نے دیکہا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھسے چالیس گز پر جس جگہہ کو کہ مین ابہی چہوڑ کر آیا تہا کہڑا ہو کر میریطرف غور سے دیکہنے لگا اس عرصہ مین مین اپنا رائیفل سنجہال چکا تہا ۔ مین نے بڑے اطمینان سے کل دبائی گردن کی جڑ مین گولی لگی اور ایسی موثر کہ وہ صرف تہوڑی دیر تک دُم ہلاکر مر گیا ۔

جس جگہہ لنگور درختون پر چڑہکر تیندو مہوے وغیرہ کہاتے ہین وہان چیتل درختون کے نیچے پہونچ جاتے ہین اور جسقدر پہل اونسے نیچے گرتے ہین انکے حصہ مین آتے ہین ۔ چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ پانی پر بیٹھا ہوا تہا مین نے یہہ سیر دیکھی ۔ جب لنگور ایک

درخت سے اتر کر دوسرے درخت پر چڑھتے تھے تو یہہ بھی فوراً بھاگ کر اوسی درخت کے نیچے آ کھڑے ہوتے تھے اور لنگوروں سے بالکل نہین ڈرتے تھے یہان تک کہ بعض لنگور چیتل کے تھپڑ بھی مار دیتا تھا تو یہہ کان دبا کر دوسری جگہہ کو دکر کھڑا ہو جاتا تھا ۔

جہان یہہ ہوتے ہین وہان ہانکے مین شیر وغیرہ سے پہلے بکثرت نکلتے ہین ۔ پرگنہ سروپنج مین انکی نہایت کثرت اور وہان مین نے بہت زیادہ شکار کئے ہین اس لئے کہ مجھے اس جانور کا شکار کرنا دل سے پسند ہے اور مین بڑے شوق سے اسکا شکار کھیلتا ہون ۔

پارہ یا ہاگ ڈیر

یہہ ایک ہرن کی قسم ہے جیسے چھوٹا سا سامر کہنا چاہئے ۔ یہہ اسقدر گھاس مین چھپا ہوا رہتا ہے کہ ہرن کیطرح اسپر داؤ گھات کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے ۔ اکثر شکاری اسکے نہایت قریب سے ہوکر گذر جاتے ہین اور یہہ بالکل خاموش چھپا ہوا کھڑا رہتا ہے اور نہین بھاگتا اور جب بھاگتا ہے تو نہایت قریب نکلکر اور ایسی اڑ پکڑ کر کہ بندوق لگانا سخت مشکل ہوتا ہے ۔

یہہ ترائی جنگلون اور ہندوستان کے مختلف حصون مین پائے جاتے ہین راجپوتانہ مین بالکل نہین پائے جاتے یوپی مین گنگا اور جمنا کے کنارون پر جہان گھاس اور میدان ہین بکثرت پائے جاتے ہین ۔

جب اسکے چوٹ کوئی لگ جاتی ہے اور آدمی اسے پکڑنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہہ چین چین" آواز نکال کر بری طرح چیختا ہے ۔

نر کسیقدر نر چیتل سے ملتا ہے لیکن اسقدر خوبصورت نہین ہوتا ۔ نر کے سینگ یا چیتل جیسے ہوتے ہین مادہ کے سینگ نہین ہوتے ۔ موٹا لمبا جسم ہوتا ہے اور ٹانگین چھوٹی ہوتی ہین ۔ یہہ بڑی موڈی کے قریب برابر ہوتا ہے لیکن جسم مین کچھہ بھاری ہوتا ہے ۔

یہہ سور کیطرح لمبی دوڑ بہاگتا ہے ہرن کیطرح چہلانگین بہرتا ہوا نہین بہاگتا ۔ اور جب اسپر باڑ پڑتا ہے تو لمبی گردن کرکے اور سر جہکا کر چہپتا ہوا بہاگتا ہے ۔

اس کا رنگ کتہئی ہوتا ہے اور جسم پر بال سامر کیطرح ہوتے ہین ۔ بلحاظ قد کے اسکے سینگ چیتل سے چہوٹے ہوتے لیکن شاندار ہوتے ہین اور چیتل کیطرح یہہ بہی سینگ جہاڑتا ہے ۔

یہہ گہنی جہاڑی کو بہت پسند کرتا ہے ۔ یا کچہہ کہلے میدان کو جسمین گہانس زائد ہو اور جہاڑی بچہی ہوئی ہو ۔ یہہ اکثر سورون کی جگہہ پانی کے قریب کے جنگلون مین رہتے ہین اور تری جہان گہانس بڑی ہو ضرور ملتے ہین ۔ جب ہاتہیون کی لائن ہانکہ شیر یا تیندوہ وغیرہ کے لیئے لگا دیا جاتا ہے تو ہرو گہانس وغیرہ مین یہہ بہت زیادہ نکلتے ہین اگر بہاگتون پر گولی رگائی گولی ہمیشہ اونچے ہو جاتی ہے ۔ اور یہہ ہی وجہ ہے کہ اکثر انپر گولی خطا جاتی ہے ۔ شکاری کو اس بات کا ضرور خیال رکہنا چاہیئے اور خوب اندازہ کرکے گولی لگانا چاہیئے ۔ اگر یہہ گہانس مین چہپا ہو تو قریب دو فٹ نیچے لگانا چاہیئے باقی جیسا موقع ہو ۔ بہر حال اسپر گولی لگانے کے مواقع [illegible] سکتے ملتے ہین ۔ یعنی جلدی فیر کرنیکے ۔

نیل گائے یا روج

یہہ ہندوستان مین بڑے ہرنون مین نہایت مشہور عام جانورون مین سے ہین زیادہ تر کم جہاڑی دار جنگلون اور میدانون مین پائے جاتے ہین قریب قریب ہندوستان کے تمام حصون مین ملتے ہین خصوصا راجپوتانہ کی دیسی ریاستون مین یہہ پلے ہوئے جانورون کی طرح محفوظ رکہے جاتے ہین ۔ سنٹرل پراونسیز پنجاب یو پی مین انکی نہایت کثرت ہے ۔ نر یعنی نیل جون جون پرانا ہوتا جاتا ہے نیلا ہوتا جاتا ہے ۔ یہان تک کہ جب بہت پرانا ہوتا ہے تو سیاہی مائل نیلا ہوتا ہے اور پاؤن تک سیاہ ہو جاتے ہین جنپر سفید گنڈے پڑے ہوتے ہین ۔ اگلا حصہ

کسیقدر اونچا ہوتا ہے۔ دُم گائے کی طرح ہوتی ہے نیچے گچھا ہوتا ہے اور چھوٹے پچھلے پاؤن کی کوچ تک پہونچتی ہے۔ گلے پر سفید اور سفیدی کے نیچے سے سیاہ بالونکی ایک ڈاڑھی لٹکی رہتی ہے۔ شانہ کندہے سے گردن تک ایال سی ہوتی ہے۔ سینگ گاؤدُم پیشانی پر ہوتے ہین کچھہ سیدھے اور آگے سے نوکین خمیدہ ۱۹ انچھہ سے زیادہ لمبی نہین ہوتے مادہ کا رنگ سُرخی مائل شُتری ہوتا ہے۔ اور سینگ نہین ہوتے لیکن مین نے ایک مرتبہ روجڑی شکار کی تھی جسکے پانچ انچہ کے سینگ تھے مین یہہ سمجھا تہا کہ نر ہے اسلئے کہ رنگ بھی نیلاہٹ مائل تھا۔ لیکن دراصل یہ مادہ تھی۔

یہہ بڑے بڑے درختون اور زائد گھاس کے جنگل مین رہنا پسند کرتا ہے۔ ڈھاکے جنگل مین ہی بہت رہتا ہے۔ یہہ زراعت کے سخت دشمن ہین۔ چار پانچ سے لگا بیس بیس تک اکٹھے رہتے ہین۔ لیکن مین نے ۸۰، ۹۰ تک کی ڈارین دیکھی ہین۔ اون بیڑون مین جہان پلاؤ جانورون کیطرح رکھے جاتے اور جہان انپر بندوق بہت کم چلتی ہے ایسی تعداد مین دیکھے جاتے ہین۔

لیکن جہان بندوقین چلتی رہتی ہین وہان یہہ کم تعداد مین ہوتے ہین اور اسقدر چلبلے اور بھاگنے والے ہوتے ہین کہ ایسے بہدے جانور پر بعض اوقات ڈار پر بھی دائو کرنا مشکل ہوتا ہے۔ فوراً شکاری کو دیکھہ لیتے ہین۔ یہہ نہ سمجھہ لینا چاہئے کہ یہہ آسانی سے مارے جاسکتے ہین البتہ یہہ بات ضرور ہے کہ جسجگہ یہہ رہتے ہین تلاش کرنے سے جلد ملجاتے ہین۔

یہہ نہایت مضبوط جانور ہوتا ہے خصوصاً پُرانا نیل تو نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے میرے نزدیک مضبوطی مین یہہ ارنے بھینسے سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور در حقیقت مین اسے راجپوتانہ کا ارنہ بھینسا ہی سمجھتا ہون۔

یہہ نہایت سمجھدار اور ہرن کیطرح سے دور سے بُو لینے والا جانور نہین ہے۔ البتہ مین جب مین نے شکار کھیلنا شروع کیا تو مجھے انکے مارنے کا بڑا شوق تہا اور مین انکا بہت

زیاده شکار کہیلا کرتا تہا۔

چنانچه ابتک مین نے ۴۷ جانور مارے ہین لیکن اب انکا شکار کرنا بہت کم کردیا ہے شاذونادر دوستون کے سخت اصرار پر انکا شکار کہیل لیتا ہون۔ یا جب کسی رائیفل کی جانچ کرنا منظور ہوتی ہے۔

راجپوتانه مین تمام جنگلی جانورون مین پرانے نیل سے مضبوط جانور نہین کیسا ہی زوردار رائیفل ہو لیکن گولی بیجگہه پڑ جائے تو یہه ضرور بہاگ جاتا ہے اور ہمیشه دوسری گولی لگانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض موقعه پر ۵ ۷ گولیان پیٹ یا پسلیون پر کہاکر بہاگ گیا۔ دور تک خون کے کہوج ملے لیکن وه نہین ملا۔ دوسرے روز چار میل پر مرده ملا چنانچه ایک مرتبه جبکه مین چیتلو کی تلاش مین جا رہا تہا ایکا ایک بڑا نر اور اوسکی ساتہه چار ماده نظر پڑے۔ یہه دیکہتے ہی بہاگے مین نے نیل پر فیر کیا گولی پسلیون پر کمر سے ذرا نیچے بغل پر ہوتی ہوئی لگی کمر پر صدمه آنے سے گر گیا۔ میرے ساتہه تین آدمی تہے اُسے پکڑ کر ذبح کیا تمام نرخرا اور ایک طرف کی رگین کان تک کٹ گئین تہین دوسری طرف اچہی طرح چہری نه پہری اسلئے اوسکی کروٹ تہی تہوڑی سی کہال اور کچہه رگین رہگئین۔ ہم یہه سمجہے که ذبح ہوگیا وه ابہی تک زور کر رہا تہا ہمنے چہوڑ دیا چہوڑتے ہی وه خرخر کرتا ہوا ایکدم اوٹہکر تیزی سے بہاگا ہم سمجہے که آگے جاکر چند قدم پر گر جائیگا لیکن وه تو بہاگے چلا گیا خون کے کہوج لینے پر معلوم ہوا که خون مشکون کے منه گرتا ہوا برابر چلا جا رہا ہے۔ اور جب کہوج لیتے ہوئے میل بہر تک برابر چلے اور نہین ملا تو ہمین سخت تعجب ہوا۔ اب ہمین مایوسی ہونے لگی تہی۔ اس اثنا مین مین نے دیکہا که کچہه چیلین اور گدہ ایک درخت پر منڈلا رہے ہین اسپر خیال ہوا که شاید وہان ہو۔ چنانچه وہان جاکر دیکہا تو ایک درخت کے نیچے جہاڑیون مین بیٹہا ہوا ہے۔ مجہے دیکہکر کان کہڑے کئے جیسے که تندرست ہو۔ لیکن نہایت بہیانک صورت تہی۔ تمام گلا کٹا ہوا اور نرخره لٹکا ہوا مین نے فوراً دوسری گولی گردن پر لگائی۔ تب کہین اوسکا کام تمام ہوا۔ دیکہا تو صرف چار اونگل ایک طرف کی کہال اور گوشت رہگیا تہا جسکو فوراً ہی ذبح کیا۔

مجھے اور میرے ساتھی تینون شکاریون کو سخت تعجب تھا۔ ہم مین سے کسی نے بھی ایسا واقعہ عمر بھر تک نہین دیکھا تھا۔ ہمارے ساتھہ اون دیہاتیون کو بھی جو کھوج لگانے وقت ہمارے شریک ہوگئے تھے تعجب تھا۔

مختصر یہہ کہ یہہ جانور نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اسکی مضبوطی کے متعلق اس قسم کے صدہا واقعات ہین جو بخوف طوالت نظرانداز کئے جاتے ہین۔

ٹانگہ سے وار کیا جاتا ہے تو یہہ خوب زد پہ آجاتا ہے۔ بشرطیکہ ٹانگ پہیرنیکی جگہہ ہو ورنہ ہرنون کی طرح ولگر رائیفلون سے شکار کرتے ہین۔ یا جیسا موقع ہو۔

سرونج کا ایک عجیب واقعہ یہہ گذرا ہے کہ مین شکار کو جب وہان کے جنگل مین گیا تو ایک نیل میرا زخمی گیا میرے ہمراہ اوسوقت ذیل کے اشخاص تھے۔

پہلے ایک صاحب میرے پڑوسی عظمت اللہ خان عرف ننھی خان۔

اور تین اشخاص سرونج کے باشندے۔ ایک عثمان شاہ جمعدار۔ دوسرا اصغر شاہ سوار تیسرا اجمال خان حولدار تھے۔

ہم سب ایک پہاڑی پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک بڑا سیاہ ڈہیر سا ہے کسی نے سور بتایا کسی نے پتھر۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ بڑا نیل بیٹھا ہے اور اپنا منہ دوسری طرف ہے اٹڑبین اپنی بغل مین موڑے ہوئے رکھہ چھوڑا ہے۔ بیس گز جاکر مین نے کہا ٹھیرو یہہ زخمی معلوم ہوتا ہے دیکھو مین بندوق لئے تیار ہون تم کہانسو اگر بھاگا تو مین فیر کرکے گرا لونگا۔

چنانچہ سب ملکر کہانسے کہنکارے وہ خبر ہوا تب تو مین بیفکر ہوکر اور بندوق ایک ہاتھہ مین لیکر بیفکری سے اوسکے پاس چلا یہہ کہتا ہوا کہ بھئی افسوس ہے یہہ وہان کا زخمی یہان آکر مرا۔ سب میرے ساتھہ ساتھہ جب مین نے ٹھوکر مارنیکو پاؤن اوٹھایا یہہ آواز سے کہکر کہ اسکے گولی کہان لگی اور پوٹ اوسکے پیچھے کے مشکل سے لگا ہوگا کہ وہ یکایک نہایت تیزی سے اوچھلکر گر پڑا اکر اوٹھا۔

چونکہ مین ایک ٹانگ اوس پر رکہنا چاہتا تھا دوسری پر پورا زور تھا اوسکے اوٹھنے سے کچھہ میرے اوٹھے ہوئے پاؤن پر اوسکی ٹکر لگی کچھہ مین گر پڑا یا غرض گرنے سے بچا۔

اور پتھر اوسکے کہرون سے اوڑکر میرے لگے۔ بیس گز پر ایک بڑا پہاڑ کا نشیب اور جہاڑی ہتی مینے جلدی مین گہوڑا بندوق کا چڑہا کر کندھے پر رکہا نہ تہا کہ بندوق گڑ بڑی مین کل پہ اونگلی پڑنے سے چل گئی دوسرا فیر کچہہ ملاکر بے انداز نہایت جلدی مین دس گز سے لگایا دونون خطا ہوئے۔ میرے علاوہ اور سب میرے ہمراہیون نے داہنے بائین میرے کانون پہ سے اپنی بندوقین اوسپر خالی کین۔ اور صرف نہایت خراب آواز فیرون کے ٹڑ۔ ٹڑ۔ ٹڑ کرکے رہگئے کسیکی گولی نے بہاکا لگانیکا نہ دیا سب خطا ہوئین۔ اور ہم سب منہ تکتے رہگئے اور وہ صحیح سلامت چلا گیا۔ بعد کو مجھے بہت تعجب کے ساتہہ نہایت ہنسی آئی علی ہذالقیاس سب کو معلوم ہوتا تہا کہ افیون کے کہیت مین دوڑے وغیرہ چرکر آیا تہا اور نشہ مین بیٹھا رہگیا۔

سامر

یہہ بڑے ہرنون مین سے قد مین بیل کے برابر ہوتا ہے ناپ مین اندازاً ساڑھے ۱۴ ہاتھ کا ہوتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ ہی بڑا مشہور شکار ہے۔ اور تقریباً ہر شکاری اس سے واقف ہوتا ہے۔ یہہ ترائی کے میدان ہمالیہ کے دامن سینٹرل پراونسیز اور آسام کے جنگلون مین بہت پائے جاتے ہین۔ اور راجپوتانہ مین بہت سی ریاستون کی رکہنون مین بکثرت ہین۔

اس کا رنگ کتہئی بہورا سا ہوتا ہے۔ اور بعض سامر بوڑہا ہوکر سیاہ ہوجاتا ہے۔ اسکی جلد پہ بال سخت اور موٹے ہوتے ہین اور بعض موسمون مین ایال کی طرح گلے گردن پہ بڑے اور گہنے ہوجاتے ہین۔ سینگ بڑے ہوتے ہین۔ اور ہر سینگ مین تین تین شاخین ہوتی ہین۔ سینگونکی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ اکثر دیکہا گیا ہے کہ پرانے بڑے سامر کے چہوٹے سینگ ہوتے ہین۔ یعنی صرف ۶ انچہ کی سینگون کی جڑین نکلی ہوتی ہین جنپر مخمل کیطرح روان ہوتا ہے جو نہایت ملائم ہوتا ہے۔ لوگ اسے "لونیا سامر" کہتے ہین۔ اسکے سینگ جب شروع مین نکلتے ہین تو بعض کے پتلے اور سیدہے ہی ہوتے ہین۔ پٹھے کے

تقریبًا ۱½ فٹ لمبے ہوتے ہین اسکو رگلیا ساٹر کہتے ہین ۔

مادہ کے سینگ نہین ہوتے ۔ یہہ چہوٹے پہاڑ یا معمولی اونچی پہاڑیون مین جہان گنجان جہاڑی ہوتی ہے اور پانی قریب ہوتا ہے رہنا پسند کرتے ہین ۔ خصوصًا جہان آدمی کا مشکل سے گذر ہو دن کو جہاڑی مین چہپ کر چرتے ہین ۔

میدانون مین اکثر کم نکلتے ہین لیکن پکی کہیتی کو نکلتی ہین لیے مارنے سے انکا بہت اچہا شکار ہو سکتا ہے بڑے سامر کا وزن تقریبًا سات یا سوا سات من ہوتا ہے ۔ یہہ ہر سال سینگ نہین جہاڑتا بلکہ تیسرے یا چوتہے سال سینگ جہاڑتا ہے جب سینگ نکلتے ہین تو ابتدا مین اونکی شکل مخروطی ہوتی ہے ۔ یعنی وہی ملایم گاجر جیسے ۔

میرے نزدیک بہتر ہے کہ سینگون سے پتہ چلا کر بچے اور مادہ کو شکار کیوقت چہوڑ دیا جاے کہ اونکی نسل منقطع نہو نیز اسی صورت ہر قسم کے ہرن کا خیال رکہنا چاہئے اگرچہ یہہ بات نئے شکاریون کے لیے سخت دشوار ہے لیکن حتی الامکان اسپر ضرور نظر رکہنا چاہئے ۔

رات کو جب یہہ زراعت چرنے کے لیے کہیتون پر آتے ہین تو اکثر دیکہا ہے کہ چہہ فٹ اونچی باڑ تک کود جاتے ہین جو حفاظت کی غرض سے کہیتون کے چارون طرف لگادی جاتی ہے ۔

چنانچہ ایک مرتبہ مین باڑ کے باہر سامرون کی آمد دیکہکر مالا کہود کر بیٹہ گیا ۔ مین اسطرف بیٹہا رہا اور سامر دوسری طرف اندر کود کر چرنے لگے جب اونکے چرنے کی میرے کان مین آواز پہونچی تو مین نے آہستہ سے اوٹہکر باڑ کے اوپر سے دیکہا چونکہ مالے کے پاس سے باڑ نیچی تہی اور وہ اوسکے قریب ہی چر رہے تہے ۔ اگرچہ مین نے اونہین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے دیکہا تہا کہ وہ شبہہ بہی نہ کرین ۔

لیکن خدا جانے اونہین کیسے شبہہ ہوگیا کہ یکایک سب بہاگے اور کود کود کر جانے لگے مین نے ایک بڑے سامر کے بہاگتے کے گولی لگائی اوسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی باقی اور سامر ۶½ فٹ اونچی دیوار کو کود کر بہاگ گئے زخمی سامر نے بہی کودنے کی کوشش کی لیکن وہ مجبور تہا اور دیوار سے ٹکر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہکر لنگڑاتا ہوا ادہر اودہر دوڑنے لگا آخر دوسری گولی لگائی اور اوس کا کام تمام کیا ۔

دن کے وقت ہانکے سے انکا شکار اچہا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر یہہ ہانکے مین واپس لوٹ جاتے ہین۔ اسکا انتظام پہلے سے کر لینا چاہیئے۔

مین جنگل مین پہر کر انکا شکار کہیلنا پسند کرتا ہون۔ مین نے تقریباً ڈہائی سو سامر مارے ہین جنمین صرف ۲۰ ہانکے سے اور باقی رات کو مارنے سے یا دن کو پہر کر مختلف طریقون سے مارے ہین۔

ایک مرتبہ دو بڑے سینگون کے سامر اور تین مادہ کی قطار مجہسے سو گز کے فاصلہ سے نکلی میرے ہاتہہ مین بارہ بور پیراڈکس تہی بڑے سینگ کے دونون سامرون کو مین نے مار لیا دونو نالون مین اور دونون کے سرون مین بہس بہروا کر اپنی کوٹہی مین سر لگا دیئے۔ یہہ سر نہایت بڑے اور عجیب سینگون کے ہین۔ اور جب کبہی مین انکی طرف دیکہہ لیتا ہون مجہے کسقدر خوشی ہوتی ہے اس لئے کہ مین نے اسقدر بڑے سینگون کا ابتک کوئی سامر نہین مارا۔

البتہ ایک مرتبہ ایک سامر پر میرے دو فیر خطا گئے یہہ اپنے بڑے سینگون کی وجہ سے عجیب جانور معلوم ہوتا تہا ایسے سینگ مین نے کبہی نہین دیکہے تہے۔ افسوس اسوقت میرے ہاتہہ پر چیتہلی رائیفل موجود نہ تہا بلکہ ایک اور صاحب کا ۵۰۰ بور ایکسپریس رائیفل تہا جسکی لاگ نہایت غلط تہی اور یہہ بات بہی مجہے بعد کو معلوم ہوئی جبکہ اوس روز اور جانورون پر لگایا اور صحیح نہ لگا۔ اوس سامر پر رائیفل خطا ہونے کا قلق مجہے ہمیشہ رہے گا۔

ضروری ہے کہ ہمیشہ رائیفل جانچا ہوا اور بہروسہ کا رکہنا چاہیئے۔ ورنہ اچہے اچہے شکار ہاتہہ سے جاتے رہتے ہین۔ اور حسرت باقی رہجاتی ہے۔

رات کو اس کا شکار کہیلنا مشکل ہے۔ اسلئے کہ یہہ جس جگہہ آتے ہین نہایت ہوشیار آتے ہین۔ پانی پر اسکے لئے بڑا رائیفل ہونا بہتر ہے۔ اگرچہ مین نے ۳۰۰ بور شرڈو سے کیپڈ بلیٹ (Ca.Ped bulet) چلا کر ایک ایک گولی مین مارے ہین جو بغلون پر گولیان کہا کہا کر تہوڑی تہوڑی دور پر جا کر گر گئے ہین لیکن اس سے نتائج یقینی نہین اکثر جانور زخمی چلے جاتے ہین اور پہر ہاتہہ نہین آتے اور چونکہ یہہ گہنی جہاڑی مین

رہنے والے جانور ہین اس لئے ذرا دور ہی گولی کہاکر چلا جانا غضب ہے۔

ذیل کے رائیفلز انکے واسطے موذون ہین ۔

ہائی ولاسٹی کارڈائٹ ۔ ۴۰۰ یا ۳۶۰ یا ۳۷۵ وغیرہ وغیرہ اکسپریس ۵۰۰ بور ہلکا کارڈائٹ
اور کالی بارود کا ۵۷۷ بور اکسپریس وغیرہ وغیرہ)

ایکدن مین نے ۳۰۰ بور شیرڈو کی گولی ایک بڑے سینگون کے سامر کے لگائی ۔ جو ٹیلیون پر گولی کہاکر بہاگا مین اوسکے تعاقب مین اوسکے کہوجون پر تنہا جارہا تہا کہ دیکہا ایک پہاڑ کی ایک گہونگہر کی نالی جو بیس گز چوڑی اور چار فٹ گہری تہی ۔ اور گنجان جہاڑی سے ڈہکی ہوئی تہی اوسمین کسی جانور کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی ۔ تہوڑی دیر مین مینے دیکہا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجہسے ۲۵ گز پر کہڑا ہوکر مجہے دیکہنے لگا ۔

چونکہ پاس رائیفل بہت چہوٹا تہا اس لئے مین نے گولی نہین لگائی اتفاق سے وہ دیکہکر بہاگ گیا اگر اس موقع پر آدمی پر چوٹ کرنیوالا شیر ہوتا تو کیسی خوف کی بات تہی ۔ نیز اوس کے صحیح وسلامت چلے جانے سے مجہے بڑا قلق ہوا ۔ ایسے جنگلونمین کمزور رائیفل رکہنا بڑی غلطی ہے ۔ بڑے رائیفل سے چہوٹا جانور بہی مارلیا جاسکتا ہے لیکن چہوٹے رائیفل سے بڑا جانور نہین مارا جاسکتا ۔ بہرکیف جس زخمی سامر کی مین تلاش مین تہا وہ مجہے ملگیا اور مجہے دو گولیان اور لگانا پڑین ۔

مین نے یہہ بہی دیکہا ہے کہ وحشی جانور نیل سامر ہرن وغیرہ زخمی ہونے کے بعد اپنے بوتہ سے زائد مضبوطی دکہاتے ہین یعنی زخمی ہونے پر ایسی ایسی گولیان کہائے چلے جاتے ہین کہ اگر تندرستی کی حالت مین گولیان کہاتے تو ضرور اوسی جگہہ رہجاتے ۔ شاید زخمی ہونے پر سخت گولی کا اثر فی الفور نہین ہوتا بظاہر اور توکوئی وجہہ معلوم نہین ہوتی ۔

ارنا بہینسا یا بہینس

اگرچہ مین نے انکا کبہی شکار نہین کہیلا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے

صحیح معلومات معتمد شکاریون کی کتابون سے حاصل کرکے پیش کرتا ہون۔

ارنا بہینسا ہندوستان کے جنوبی و مغربی حصون مین پایا جاتا ہے۔ دریائے نربدہ کے کنارے کے گہنے جنگلون اور نیلگری پہاڑ کے نشیبون مین جہان نہایت گہنی جہاڑی ہے یہہ اکثر پائے جاتے ہین۔ یہہ گہنے جنگلون مین رہنا پسند کرتے ہین۔ اور بانس کی پہوٹی ہوئی شاخین یا گہونگرون اور نلیون وغیرہ کے ڈہلاؤ مین جو گہانس ہوتا ہے چرتے ہین۔

موسم گرما مین یہہ اکثر کسی تری کی جگہہ یا کسی درخت کے نیچے عمدہ نرم ہموار زمین پر بیٹھے ہوئے جگالی کرتے رہتے ہین۔ اور مغرب کے وقت اوٹہکر آگو ٹون پر جانا شروع کرتے ہین۔ رات بہر چرکر صبح دن کے نکلنے سے پہلے اپنی جگہہ پر اکثر بیٹھ جاتے ہین۔ بارش کے موسم مین ابر کے ٹہنڈے دن مین جبکہ یہہ پریشان نہ کیے گئے ہون اور خوف زدہ نہون تو اکثر کہلے میدانون مین دن بہر چرتے ہین۔

موسم گرما مین اگر انکی رہائش کی جگہہ سے پانی دور ہو تو درمیانی فاصلہ طے کرکے خواہ۔ درمیان مین کوئی میدان ہی کیون نہ پڑتا ہو یہہ پانی پینے ضرور جاتے ہین اور اگر ستائے نہ جائین تو پانی پیکر اور کیچڑ مین لوٹ کر پہر اپنی جگہہ واپس آجاتے ہین شب کو بیس بیس کوس تک پانی پینے نکل جاتے ہین۔

اس کا رنگ کالا اور کچہہ بہورا سا ہوتا ہے۔ جون جون بڑا ہوتا جاتا ہے سیاہی بڑہتی جاتی ہے۔ بال اوڑتے جاتے ہین۔ اور جلد پر چمک پیدا ہوتی جاتی ہے ٹانگین گہٹنون سے نیچے تک سفیدی مائل بہورے رنگ کی ہوتی ہین۔ اس کے سینگ کی لمبائی ایک سرے سے دوسرے سرے تک آٹہہ فٹ تک ناپی گئی ہے اور نیچے سے موٹائی ۱۶ انچہ کی لیکن اکثر اس ناپ سے ہی سینگ بڑہے ملتے ہین اور بارہ فٹ ۵ انچہ لمبے سینگ پائے گئے ہین اور اسی تناسب سے اونکی موٹائی۔

مادہ کے سینگ نر سے زیادہ لمبے لیکن نازک ہوتے ہین اسکے سینگ ۱۳ فٹ تک کے لمبے دیکھے گئے ہین۔

بہینسے عام طور سے ایسے جنگلون مین رہتے ہین جہان پیدل شکار کرنا تقریبًا ناممکن ہوتا ہے۔ ایسی حالت مین انکے شکار کرنے کا صرف یہہ ہی طریقہ ہے کہ ہاتہیون کی ایک قطار باندہکر ہانکا دیا جائے اور بندوقین کچہہ تو ہانکے والون کے ساتہہ رہین اور کچہہ آگے کے آدمیونکے پاس رکہی جائین۔ اور یہہ ترتیب جہاڑی کی قدرتی پہیلاؤ کے لحاظ سے قایم کیجائے۔

ایسے جنگلونمین شکار کرنا ہی مشکل نہین ہے بلکہ نہایت تہوڑے فاصلہ کا سفر کرنا بہی دشوار ہے بلا مبالغہ اگر ایسے جنگل کے ایک مربع میل مین ایک آدمی کو تنہا چہوڑ دیا جائے اور وہ نکلنے کی لاکہہ کوشش کرے کبہی نہین نکل سکتا جہاڑی کی بہول بہلیان اوسے ایسے چکرون مین انجہائے رکہین کہ وہ اونہین مین بہٹکتا پہرے اور جانبری مشکل ہوجاتی ہے۔

صبح اور شام کے وقت بہینسے جہاڑی مین سے نکلکر چرنے اور پانی پینے کو میدانون اور دریاؤن پر جاتے ہین۔ اور گرمی کے موسم مین دنمین کئی کئی مرتبہ جہاڑی سے نکلکر پانی یا کیچڑ کے نالون وغیرہ مین ڈکراتے ہوئے نظر آتے ہین۔ اسلئے یہہ پیدل بہی شکار کئے جاتے ہین۔ لیکن چونکہ یہہ نہایت خوفناک جانور ہے اسلئے شکاری کو پورے طور پر مسلح اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ بڑی گولی کے یا زبردست کارڈائٹ رائفل سے شکار کہیلے۔

رات کو اکثر یہہ کہیتون پر آتے ہین اور زراعت کا سخت نقصان کرتے ہین۔ اگرچہ ہاتہیون سے اسکا شکار کہیلنا اچہا ہے لیکن خوفناک بہی ہے یہہ جہاڑیون مین بالکل چہپا رہتا ہے۔ اور جب شکاری اوسکے سرپر پہنچ جاتا ہے تو اوٹہکر بہاگتا ہے اس وقت جہاڑی مین بہاگتے وقت بڑے زور سے حرکت ہوتی ہے اور بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ جہاڑی کی حرکت شور اور اسکی چمکدار سینگونکی نوکین نظر آنا یہہ باتین بہینسے کے پہنچنے کا ثبوت ہین۔ یا جب ہاتہی چمکے تو سمجہہ لینا چاہئے کہ اب وہ حملہ کرتا ہوا آرہا ہے جب یہہ حملہ کرتا ہے تو کوئی چیز اسکے مانع نہین ہوسکتی ایسے موقع کے لئے نہایت زوردار

رائیفل ہونا چاہئے ۔

حملہ آور بہینسے پر پیدل آدمی کا گولی لگانا سخت دشوار ہے اسلئے کہ یہہ دوڑتے وقت اپنا سر معہ سینگون کے اپنی کمر پر رکھہ لیتا ہے ۔ پیدل آدمی اوسوقت صرف اس کا سینہ دیکھہ سکتا ہے ۔ جو سخت پٹھون سے جکڑا ہوا نہایت مضبوط ہوتا ہے ۔ اسلئے گولی جگہہ پر گرا دینے کے لایق کافی طور سے بہت کم اثر کرسکتی ہے اور دوسرے جانورون کی طرح یہان گولی کہاکر یہہ بیکار نہین ہوسکتا ۔ البتہ رائیفل ایسا زوردار ہونا چاہئے کہ اسکے جگر اور پہیپڑے تک نہایت مہلک صدمہ پہونچے اور یہہ جگہہ سے ہل نہ سکے ۔ گولی اسکے گلے کے قریب کہچی پر لگائی جائے ۔

برسات کے شروع ہونے سے کچھہ ہی بعد اکتوبر کے آخر مین مادہ کے بچے پیدا ہوجاتے ہین وہ نر سے علحدہ ہوجاتی ہے اور جب تک بچہ دو مہینہ کا نہو جائے اور اس قابل نہو جائے کہ وہ گلہ کے ساتھہ بہاگ سکے اسوقت تک مادہ امن کی جگہہ نہایت گہنی جہاڑی مین تنہا رہتی ہے ۔

بچے یا پٹھے مادیون کے ساتھہ رہتے ہین اور اونکی حفاظت بہت پرانا بہینسا کرتا ہے اور اوسوقت سے لیکر مستی کے زمانہ تک پرانا نر مادہ سے علحدہ رہتا مگر گلہ کے قرب وجوار مین تاکہ خطرہ کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرسکین ۔

اکلّ نر بہت سیانہ اور ہوشیار ہوتا ہے ۔ ہمیشہ امن کی جگہہ رہتا ہے اور اپنے دشمن کی ہوا سے بو لے لیتا ہے ۔ یہہ ہی وجہہ ہے کہ شکاریون کو انکے شکار کرنے مین نہایت مشکل ہوتی ہے ۔ شکاری کو چاہئے کہ ہوا کے رخ کے خلاف چلے درختوں اور جہاڑیون کی آڑ لیکر یہہ ہی جہاڑیان وغیرہ اوسکی پناہ کا ذریعہ ہونگی اور گولی کی زد پر پہونچکر اوسے خود معلوم ہوجائیگا ۔ کہ گلہ کیا کیا حرکتین کررہا ہے اور پہر وہ اکلّ نر چہانٹ کر شکار کرسکتا ہے ۔

بریگیڈیر جنرل الگزنڈر اے اے کہلاک اپنی کتاب "لارج گیم شوٹنگ" مین ایک عجیب قصہ لکہتے ہین جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے ۔

وہ لکھتے ہین کہ:- مین اپریل سنہ ۱۸۶۸ء مین بُہتان مین گینڈون اور ارنے بہینسون کا شکار کہیلنے گیا۔ مجہے خبر ملی کہ جنگل مین دو گینڈے اہی ایک شخص نے دیکہے ہین یہہ سنتے ہی مین اونکے شکار کو روانہ ہوا۔ جب گہنا جنگل ختم ہونے کو ہوا اور ہانکنے کے ہاتہی بالکل قریب آگئے اور اب جانور ملنے کی اُمید بالکل منقطع ہوگئی۔ ناگہان ایک نر ارنا بہینسا جو کہ ایک جگہہ چہپا ہوا آرام سے لیٹا ہوا تہا اوٹہکر بہاگا۔ مین نے ستر گز سے اوسکی چوڑی کمر پر گولی لگائی اور ایک دوسرے شکاری نے بہی ساتہہ فیر کیا لیکن وہ خبر تک نہوا اور گہنی جہاڑی مین گہس گیا۔ مین برابر فیر کرتا رہا حتی کہ وہ پہر کہلے میدان مین اگیا اور جب اوس نے کوئی امن کی جگہہ نہ پائی تو حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن چونکہ اوسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی تہی اسلئے مجبورًا کہڑا ہوگیا ہماری طرف سر تہاکر ہلاتا تہا گویا وہ ہمارے آگے بڑہنے کا منتظر تہا۔ پے در پے گولیان کہانے کے بعد اوسنے گہٹنے ٹیک دے اور چارون طرف سے گولیون کی بوچہار سے آخر گر کر مر گیا۔

تعجب خیز بات یہہ تہی کہ زوردار رائیفلز کی گولیان کچہہ بہی فوری اثر نہ پیدا کر سکین اور بیسیون گولیان مہلک مقامات پر کہائین لیکن جب اونکا اثر پرانا ہوا اوسوقت وہ گرا۔ اس جانور کی مضبوطی کی کوئی انتہا ہے۔

شیر اور ارنے بہینسے کی لڑائی

ایک عجیب و غریب قصہ ہنری آسٹری لیوسن نے اپنی کتاب "اسپورٹس ان مینی لینڈز" کی مین ارنے بہینسے کے متعلق لکہا ہے جو دلچسپی سے خالی نہین وہ لکہتا ہے کہ:-

ہم ایک جنگل مین مقیم تہے شام کا وقت ہوگیا تہا کہ میرے کانون مین شیر اور بہینسے کے ٹکرانے کی آواز آئی۔

یہہ آوازین نہایت خوفناک تہین کہ ہمارے خیمہ مین بیل گہوڑے وغیرہ سب پریشان ہوگئے پتہ یہہ چلتا تہا کہ کہین قریب ہی جنگل مین لڑائی ہو رہی ہے۔

لہذا ہین خیمہ مین اچّھی طرح حفاظت کرکے کچہہ آدمی پہرے والون مین سے اپنے لیکر آوازہ پر روانہ ہوا دریا کے کنارہ سے کچہہ ہی دور گہنی جہاڑی مین ایک پگڈنڈی پر یہہ واقعہ ہو رہا تہا۔ ہم رایفلون اور ریوالورون سے پورے طور سے مسلح تھے ۔ مین اور میرا ایک دوست پہرے والون کو علیٰحدہ چہوڑ کر جہاڑی مین گہسے ایک ہاتہہ مین رائیفل گہوڑے چڑہے ہوئے لئے آگے بڑہتے چلے جاتے تہے یہان تک کہ ہم ایسی جگہہ پہونچ گئے کہ اب ہمارے سامنے کہلا میدان تہا اور ہمنے دیکہا کہ بہینسے کے اگلے پیر زمین مین گڑے ہوئے ہین اور خوفناک آنکہون سے شیر کو گہور رہا ہے اور ٹکر مارنے کا ارادہ کر رہا ہے ہمنے پہرے والون کو اشارہ سے سمجہا دیا تہا کہ تم درخت پر چڑہ جاؤ ہم دونون آدمی تیئیس گز کے فاصلہ پر لیٹ گئے جہان سے تمام واقعہ اچہی طرح نظر آتا تہا۔ شیر تو ہمین اچہی طرح نظر نہین آتا تہا لیکن بہینسے کے حرکات سے ظاہر ہوتا تہا کہ شیر قریب ہے۔

چونکہ اب چاندنی صاف نکل آئی تہی اور ہر چیز اچہی طرح نظر آنے لگی تہی ہمنے دیکہا کہ شیر کے پنجون سے بہینسے کے منہ اور باقی جسم پر زخم پڑے ہوئے ہین اور خون جاری ہے شیر اپنی گہات مین مصروف ہے اور بہینسا اپنی گہات مین داؤن کرنے مین شیر اسقدر قریب آگیا کہ ہمارے رائیفل کی نال اوسکے جسم کو چہو سکے ۔ لیکن اوسے ہماری خبر نہ تہی ۔ بہینسا نہایت ہوشیاری سے شیر کی ہر ایک حرکت نیچی گردن کئے ہوئے بنظر غور دیکہتا تہا کہ جب شیر جست کرکے حملہ کرے تو اوسے روکے ۔ شیر زمین سے پیٹ لگائے ہوئے نہایت بیقراری سے آگے بڑہا ۔ اوس کا رُوان رُوان کہڑا اٹہا ۔ دم کمر پر رکہی ہوئی تہی اور کمر دوہری ہو رہی تہی ۔

ادہر تو بہینسا سر نیچا کئے ہوئے حملہ کرنے کو تیار تہا اودہر شیر چاہتا تہا کہ جست کرکے گردن پر سوار ہو جائے ۔ شیر نے جو جست کی تو بہینسے نے بدن چُراکر شیر کو اپنے پہلو مین لے لیا اور سینگون مین داب کر پہرتی سے آگے بڑہ گیا ۔ جون تون کرکے شیر نے اپنے آپ کو اُس سے چہڑایا اور دم لینے کو ذرا پیچہے ہٹ گیا ۔ لیکن بہینسے کے متواتر ٹکرون سے شیر کا حال پتلا ہوتا جاتا تہا ۔ اور بہینسے کی موٹی کہال پر شیر کے پنجون کا اثر کم ہوتا تہا ۔

ایک مرتبہ شیر نے جملکر ایسا تہاپہ پر منہ اور پنجے گڑو دئے کہ تمام کہال نچگئی اور بہینسا ڈکرا کر اڑا آڑا لیٹ گیا۔ اوسکے جسم کے بوجہہ سے جب شیر دبا تو اوسنے اپنا پنجے ہٹائے اور جان بچاکر بہاگنا چاہا لیکن بہینسے نے شیر کو جہٹ اوٹہاکر اپنے سینگون مین الجہا لیا اور ٹھولتا ہوا ایک ریت کے ٹیلے تک لیگیا اور وہان لیجاکر سینگون اور ٹیلے کے بیچ مین ایسا دبایا کہ شیر بیہوش ہوگیا۔ بار بار اپنے پورے وزن سے اوچہل اوچہل کر اور پاؤن زمین پر پٹک پٹک کر ٹکرین مارتا تہا دو گھنٹہ تک یہہ ہی حرکت کرتا رہا شیر ٹکرون کے صدمہ سے مر چکا تہا اور نا بہینسا غصہ مین سرخ آنکہین کئے ہوئے اور نتہنے پہلائے ہوئے مرے ہوئے کو اور ہی مارے جاتا تہا۔ اور چونکہ شیر نے ہی اوسکی کہال اور گوشت پٹہے ہڈیون پر اسقدر پنجے اور دانت مارے تہے کہ اوسکے جسم کا خون بہہ چکا تہا جس سے اوسپر ہی غشی طاری ہوتی جاتی تہی۔ اوسی حالت مین ڈکراتا تہا کہڑا ہوتا تہا اور پچہاڑین کہاتا تہا آخیر ڈکراتے ڈکراتے اوسکی آواز دہیمی پڑی اور زمین پر گر کر پہڑکنے لگا اور پہڑکتے پہڑکتے مر گیا۔

قریب جاکر جو دیکہا تو شیر کی ہڈی پسلی ایک ہوگئی تہی آنکہہ پہوٹ گئی تہی اور پیٹ پہٹکر تمام آنتین نکل گئین تہین۔

اوسنے بہینسے کا نرخرا اور گلا تمام پہٹا ہوا تہا خون سے زمین پر چہڑکاؤ ہو رہا تہا اور جابجا سے کہال اور گوشت قیمہ قیمہ ہو رہا تہا۔

ہم دونون آدمی تو کیمپ مین آگئے اور دونون پہرے والون سے ہدایت کر گئے کہ لکڑیان اکہٹی کرکے آگ جلاتے رہین تاکہ کوئی درندہ ٹوہ پاکر آنجائے۔ کیمپ مین پہونچکر ہمنے اور آدمیون کو بہیجکر دونون جانورون کو اوٹہوا منگوایا۔

اس جانور کے شکار کے لئے ۵۰۰ ایکسپریس رائیفل ۶ ڈرام بارود اور سخت ٹہوس گولی کا موزون ہے۔ پیراڈاکس ۱۰ بور ہالینڈ کی جسمین آٹہہ ڈرام بارود چلائی جاتی ہے۔ اور سخت کی ہوئی ٹہوس گولی چلتی ہے۔ اور بارہ بور رائیفل جسمین مندرجہ بالا گولیان اور ۷ ڈرام بارود چلائی جاتی ہے۔ ہائی ولاسٹی رائیفل ۴۷۵ و ۴۵۰ نمبر (۲) نائیٹرو اور ۴م

میگزین وغیرہ ہی مناسب ہین۔

گینڈا

اِس کا بہی ارنے بہینسے کی طرح اگرچہ مین نے شکار نہین کہیلا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لیئے جو معلومات ہین وہ پیش کرتا ہون۔

ہندوستانی گینڈا گذشتہ زمانہ مین تمام ترائی کے جنگل مین پایا جاتا تہا لیکن رفتہ رفتہ اسنے مشرقی رخ اختیار کیا اور مشرقی حصہ اسکی رہائش کے مقام ہوگئے تاہم نیپال کی ترائی مین اب تک پایا جاتا ہے۔ لیکن جہان تعداد بہت زیادہ تہی اب بہت کم ہوگئی ہے اور اب ایسا عنقا سمجہا جاتا ہے کہ صرف شاہی شکار کے موقع کیلئے محفوظ رکہا جاتا ہے اور خاص لوگون کو بہی اس کے شکار کہیلنے کی اجازت نہین ملتی۔

گذشتہ چند سالون مین بہت سے گینڈے جلپائی گوڑی کے قرب وجوار مین شکار کے لیئے گئے اور یا تو متواتر شکار کیئے جانے کی وجہ سے یا زمین کے قطعات چاۓ کی کاشت کے لیئے صاف کیئے جانے کے سبب سے اُنکی تعداد بہت کم ہوگئی ہے بلکہ نابود سے ہوگئے ہین۔

شکاری کو مشرق کیجانب کچہہ دور اور بڑہنا پڑتا ہے۔ جب کہین وہ کثرت دیکہنا نصیب ہوتی ہے۔ بہوٹان ڈوارس کے مشرقی حصہ مین اور آسام مین جہان سے لادو پردے کے بڑے گہنے جنگل ہین دریا کے کنارون کے قریب دلدل مین گینڈے بکثرت پائے جاتے ہین۔ اور کئی کئی ایک جگہہ دکہائی دیتے ہین۔

موسم بارش مین ہمالیہ کے مشرقی دامن اور چارس پہدیا سے برہمپترا اور دوسرے دریاؤن کے ڈہرون مین گہانس اور نرسل پیدا ہوتا ہے۔ اور اسقدر اونچا ہوتا ہے کہ اوسکی اونچائی بیس ۲۰ فٹ سے لگاکر تیس ۳۰ فٹ تک پہونچ جاتی ہے۔ اوسمین چہوٹی اونچی مختلف چوڑے پتون کے درخت اور قسم قسم کی بیلین بکثرت پیدا ہوتی ہین۔ اور نہایت گنجان جہاڑی ہوتی ہے وہان گینڈے ارنے بہینسے وغیرہ نہایت کثرت سے رہتے

ہین۔ چونکہ وہ انکے لیئے نہایت اعلےٰ درجہ کی پناہ کی جگہہ ہے ۔

جنرل الگزنڈر اپنی کتاب "لاج گیم شوٹنگ" مین لکھتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھہ سے دیکھا ہے کہ ایک نرسل کے قطعہ مین جسکی لمبائی ۲۰۰ گز سے زائد نہ تھی پندرہ ہاتہیون کو کو دیکھا ہے جو نہایت اطمینان سے جارہے تہے اور گہاس مشکل سے ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ۔

ندی نالے وغیرہ جو کہ اونچے اونچے برو مین چھپے ہوتے ہین اور اوسمین گینڈے اسطرح رہتے ہین جسطرح چوہے خرگوش بلون مین رہتے ہین ۔

گینڈا کالے ہرن کیطرح اکہر پر مینگنی کرتا ہے ۔ اور ہمیشہ ایک ہی جگہ مینگنی کرتا رہتا ہے یہانتک کہ چند سال مین بڑا ڈہیر ہو جاتا ہے ۔ ہندوستانی شکاری اس ڈہیر کو تلاش کرلیتے ہین اور جب اونہین کسی ڈہیر کا پتہ چل جاتا ہے تو شکار کرنے مین بڑی آسانی ہو جاتی ہے ۔ اگر داؤن کرکے اس کے قریب تیس گز پر پہونچ جانے کا موقع ملجائے تو سب سے بہتر گولی کی جگہہ جہان اسے نہایت ہلاک صدمہ پہونچتا ہے کان سے نیچے گردن ہے اگر ۸۰ گز کے فاصلے سے گولی لگائی جائے تو پہر پٹہ بہتر ہے اور سیدہا قریب کہڑا ہو تو سر مناسب ہے ۔

اسکا حملہ ارنے بہینسے اور ہاتہی کیطرح خوفناک نہین لیکن تاہم اسکی ایک سیدہی جہپٹ ہوتی ہے جو اگرچہ نہایت زوردار ہوتی ہے لیکن شکاری اگر کسی طرف بچ جائے تو وہ اپنے زور مین نکلتا چلا جاتا ہے داؤن کرکے قریب جانے سے پہلے شکاری کے لیئے یہہ اچہا ہوگا کہ کچہہ دیر انتظار کرلے اور اوسے لیٹ جانے دے لیکن لیٹ جانے پر یہہ وقت ضرور ہوگی کہ کوے گرگجیان وغیرہ جانور فوراً اسکے گرد جمع ہوجاتے ہین اور نوچ نوچ کر چچڑیان کہاتے ہین۔ وہ اسکے خاصے پہرے دار ہین جب اون جانورون کو شبہہ ہوتا ہے چہاک کر بولتے ہوئے اوڑتے ہین اس سے گینڈا فوراً چوکنا ہو جاتا ہے ۔

اسکے شکار کے لیئے ۸ بور رایفل موزون ہے اور معمولی جسم کے آدمی کے لیئے ہالینڈ کی ڈبل بور پیرڈکس بہتر ہے اسمین ۸ ڈرام بارود چلائی جائے ۔ بڑے کارتوس کا ۵۷۷ اکسپریس اور

۵۷۷ کارڈوائٹ بہی اطمینان کے ہتیار ہین اور گینڈے بہینسے وغیرہ کے لئے موذون ہین۔

ہاتھی

ہاتھی کا بہی مین نے خود شکار نہین کہیلا لیکن ضروری معلومات حاصل کرکے ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ ہندوستان مین ہاتہی ہمالیہ کے دامن مین مغرب کی جانب مغربی دون تک اور مشرق کی جانب آسام تک گہنے جنگلون مین پائے جاتے ہین سینٹرل پراونسیز مین بعض جگہہ پائے جاتے ہین۔

ہاتہی عام طور سے اپنی عادتون کے نہایت پابند ہوتے ہین۔ دن کے وقت جہاڑی دار درختون کے گہنے جنگلون مین چہپے رہتے ہین اور شام کے وقت خوراک کی تلاش مین نکلتے ہین اور دور دور تک پہرتے ہین۔ بارش کے موسم مین پہاڑون کو چہوڑ دیتے ہین اور اکثر آبادی کے قریب جنگلون مین رہنے لگتے ہین۔ اونچی اونچی گہانس مین چہپے رہتے ہین اور وہان سے نکل کر فصلون کا نقصان کرتے ہین۔

ہاتہی ہمیشہ گلون مین رہتے ہین ہر گلہ مین کم سے کم چار پانچ اور زیادہ سے زیادہ ساٹہہ ستر کی تعداد ہوتی ہے۔ جسوقت یہہ گلون مین ہوتے ہین تو عام طور سے بے ضرر ہوتے ہین۔ لیکن جب کبہی کوئی ہاتہی تنہا ہوتا ہے تو خاص طور سے خوفناک ہو جاتا ہے۔ اور جسپر اوس کا قابو چل سکے حملہ کر بیٹہتا ہے۔ یہہ ضروری بات ہے کہ ہاتہی خواہ افریقہ کا ہو یا ہندوستان کا لیکن بڑا غریب خاموش اور بے ضرر ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات انکے جہنڈ کے جہنڈ دیکہے گئے ہین کبہی ایسا نہین ہوا کہ یہہ ایذا پہونچانیکے لئے آمادہ ہو گئے ہون۔ زخمی ہو جانے پر بہی یہ طیش مین کم آتا ہے۔ اور زیادہ تر اپنی جان لیکر بہاگنا چاہتا ہے۔ ہاتہیون کا گلہ ایسا گروہ نہین ہوتا جو اتفاقًا جمع ہو گیا ہو۔ بلکہ ایک قبیلہ ہوتا ہے جسمین جتنے بہی ہاتہی ہوتے ہین سب کے سب ایک دوسرے کے عزیز و اقارب ہوتے ہین۔

اعضا کی مناسبت آنکہون کا رنگ چہرہ مہرہ یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ ایک دوسرے قبیلہ کا فورًا معلوم ہو سکتا ہے۔ بہت سے گلے اور گہنے ایک جنگل مین کسی کشادہ میدان

ہین چر رہے ہون اور پانی کی تلاش مین پہر رہے ہون - جب زرا بہی خوف زدہ ہونگے فوراً اپنے سرغنہ کے اردگرد جمع ہونگے -

اگر اتفاق سے کوئی ہاتہی اپنے گروہ سے علٰحدہ ہو جائے تو جب اوسے اپنی تنہائی کا خیال ہوگا اپنی گروہ کی تلاش مین بے تحاشا بہاگے گا اور نہایت خوفناک آوازین لگائے گا دوسرا گروہ اوسے اپنی جماعت مین نہین لیتا اور وہ پریشان سرگردان پہرتا پہرتا ہے - گلہ کا نگہبان ہاتہی کسی بہٹکی ہوئی مادہ کو اپنی جماعت مین آنے سے مانع نہین ہوتا - اور اکثر اس قسم کی مادہ دیکہی گئین ہین جو اور ہاتہیون سے بالکل علٰحدہ ہین اور کوئی مشابہت نہین رکہتی ہین -

جب کوئی بچہڑا ہوا ہاتہی اپنے قبیلہ کو نہین پاتا تو دوسرے گلہ کے سرغنہ پر حملہ کرتا ہے اور اوسپر حملہ کرکے غالب آنا چاہتا ہے - اسلئے وہ نہایت بدمعاش ہاتہی بنجاتا ہے - دا نتیل گلہ مین خواہ بڑے سے بڑا ونتیل ہاتہی ہو لیکن رہنما اکثر پرانی بڑے سر کی مادہ بنائی جاتی ہے اور سارا گلہ اوسکی پیروی کرتا ہے -

ہاتہی چار قسم کی آوازین لگاتے ہین جنسے جُدا جُدا مطلب لیا جاتا ہے - زور کی سیٹی کی آواز جو سونڈ کے راستے سے لگائی جاتی ہے - اطمینان ظاہر کرنے کے لئے ہے "پُرٹ پُرٹا" کی آواز خوف اور تعجب کا اظہار کرنے والی ہے - بگل جیسی آواز ناراضی اور اشتعال طبیعت بتلاتی ہے - "اُرمف ارمفا" کی مصیبت اور غیر اطمینانی کی حالت مین نکلتی ہے اور یہہ اُسوقت لگائی جاتی ہے جب وہ گلہ سے بچہڑ گیا ہو -

ہاتہی کے پیر سے کاندہے تک کی اونچائی کا اندازہ صحیح اسطرح ہو سکتا ہے کہ اس کے اگلے پیر کا گہیراؤ ناپ لیا جائے اور اوسکو دوگنا کر لیا جائے - اوسیقدر ہوگا - مثلاً اگلے پیر کے تلوے یا کہوج کا گہیراؤ دائرہ ۴½ چار فیٹ ہے تو وہ ہاتہی ضرور اوسکا دوگنا ۹ فیٹ ہوا کاندہے تک -

ذرا سے شک پر یہہ بالکل ساکت کہڑا ہو جاتا ہے اور پتہ کہڑکنے پر چوکنا ہو جاتا ہے - اور اپنے کانون کو کہڑا کرکے دیکہنے لگتا ہے - اسمین قوت سامع اور قوت لامسہ سب جانورون سے زیادہ ہے - ہندوستانی اور افریقن ہاتہیون کا فرق ذیل مین بتلایا جاتا ہے

جس سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکین گے ۔

ہندوستان کا ہاتھی	افریقہ کا ہاتھی
پیشانی اونچی اور چہرہ کی لکیر سیدہی ہوتی ہے۔	پیشانی چہوٹی اور اندر کہسی ہوتی ہے ۔
کمر اوبہری ہوئی اور کان چہوٹے ۔	کمر بیٹھی ہوئی کان بہت بڑے بڑے شانون تک کو ڈہانکے ہوے
دانت ایک دوسرے سے علیحدہ جڑے ہوئے اور بہ نسبت موٹائی کے لمبے زیادہ ہوتے ہین۔ سو تو تا سے زیادہ وزن مین نہین ہوتے ۔	دانت متصل جڑے ہوئے اور ہڈیون سے جکڑے ہوے انکی گہرائی دو فٹ تک ہوتی ہے سب سے وزن دار جو اب تک دیکھے گئے ہین ۲۲۶ پونڈ کے تھے۔
مادہ کے چہوٹے سیدہے دانت ہوتے ہین اور وزن آٹھہ پاؤنڈ ہوتا ہے ۔	مادہ کے چہوٹے دانت ہوتے ہین اور دس پونڈ بیس پونڈ تک وزن ہوتا ہے ۔
عام طور سے ایک ہی جنگل مین پہرتا ہے اور مشکل سے بیس میل دن بہر مین سفر کر سکتا ہے اگر پیچھا کیا جائے تو جلد تہک جاتا ہے ۔	دور دور تک پہرتا ہے اور گہاس کی قلت کیوجہ جگہ تبدیل کر دیتا ہے۔ کلکے ساتھہ چالیس میل دن بہر مین سفر کر سکتا ہے۔ اور کم تہکتا ہے ۔
عام طور سے مختلف گہاس پات پر زندگی بسر کرتا ہے	عام طور سے اسکی خوراک درختون کی پتیان ہین

ہندوستان کا ہاتھی	افریقہ کا ہاتھی
بانس کی جڑ مین چاول ہندوستانی اناج کہاتا ہے وہ کہیت جو انکی رہائش کی جگہہ سے قریب ہوتے ہین انکی دست برد سے کبہی محفوظ نہین رہ سکتے ۔	جنگلون کی جہاڑی مین خصوصًا پانی کے قریب کے مختلف پودے بڑے شوق سے کہاتا ہے ۔

	انچہ	فٹ		انچ	فٹ
کندہے کی اونچائی	۸	۱۰	کندہے کی اونچائی	۲	۱۳
سر کی اونچائی	۱۰	۱۱	سر کی اونچائی	۹	۱۲
کمر کی موٹائی	۰	۱۵	کمر کی موٹائی	۶	۱۷
اگلے پیر کے قبضہ کی موٹائی	۱۰	۴	اگلے پیر کی قبضہ کی موٹائی	۱۰	۵

اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۴ — ۸	اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۵ — ۴
سر سے دم تک لمبائی	۱۰ — ۱۰	سر سے دم تک لمبائی	۱۲ — ۴
دانتونکی لمبائی	۵ — ۱۰	دانتونکی لمبائی	۷ — ۳
دانتونکی موٹائی	۱ — ۸	دانتونکی موٹائی	۲ — ۴
دانتون کا وزن	پونڈ ۱۸۳	دانتونکا وزن	پونڈ ۲۴۶
دانتون کا درمیانی فاصلہ	۳ — ۸	دانتونکا درمیانی فاصلہ	۱۴ — ۰

ایچ اے آیل مصنف اسپورٹس ان مینی لینڈز۔ اپنی کتاب مین اپنا ایک دلچسپ واقعہ لکہتے ہین کہ ا۔ بریچ لوڈنگ گنز ایجاد ہونے سے بیشتر کئی مرتبہ شکار کہیلنے کا اتفاق ہوا۔ اوس زمانہ مین مجہے بڑی ترکیبین کرنا پڑتی تہین اور قبل اس کے کہ مین فیر کرون مجہے خیال گذرتا تہا کہ کہین ایسا نہو کوئی خطا ہو جائے اور ہاتہی سے مجہے اپنی جان بچانا دشوار ہو جائے۔

ذیل کے واقعہ سے ناظرین سمجہہ سکین گے کہ ایکمرتبہ مین نے کیسی چالاکی سے کام لیا۔ ویناڈ کے جنگل مین مین شکار کہیل رہا تہا کہ یکایک بڑے دانت والے ہاتہی سے مڈبہیڑ ہو گئی وہ ایک چٹان کے قریب کہڑا ہوا اپنی پچہلی ٹانگین رگڑ رہا تہا۔ جون ہی کہ میری نظر اوسپر پڑی مین اوسکی نظر سے بچنے کے لئے ایک جہاڑی مین گہس گیا اور ایک ٹیڑہی پگڈنڈی سے گذر کر اوسکے قریب پہونچگیا۔

مجہے اس بات کا افسوس تہا کہ میرے ساتہہ میرا دوست گنگلو نہ تہا اور اس لئے میرے پاس کوئی فالتو بندوق نہ تہی۔ مین یہہ خیال کرکے کہ جانور بہاگ نہ جائے بہت گہبرایا لیکن کیا ہو سکتا تہا۔ بڑی ہوشیاری سے موقع دیکہکر اور ایسی جہاڑی سے فائدہ اوٹہاکر جو وہان موجود تہی مین نے ہاتہہ اور گہٹنون کے بل چلنا شروع کیا۔ تہوڑی دیر کے بعد مین بحفاظت تمام چٹان کے پیچہے چہپ گیا۔ جہان سے کہ مین ہاتہی کی ہر ایک حرکت کو اچہی طرح دیکہہ سکتا تہا۔ وہ تین ٹانگون سے کہڑا ہوا تہا اور پچہلی ٹانگ زمین سے اوٹہا رکہی تہی اور بڑی بے پرواہی سے دوسری ٹانگ پر رکہی تہی اس صورت مین اوسکے جسم کا اگلا

حصہ ہل رہا تہا اگرچہ وہ مجھسے بیس۲۰ قدم کے فاصلہ پہ تہا تاہم ایک کارگر نشانہ مین ابہی نہین لگا سکتا تہا۔ کیونکہ وہ میری طرف سے مڑا ہوا تھا مین منتظر رہا کہ وہ اپنا رخ بدلے اور اس درمیان مین اوسکے زبردست اعضا اور قیمتی دانتون کو بنظر غور دیکہتا رہا لیکن وہ ایک انچہ بہی نہ سرکا اور ہوا چلنے کی وجہہ مین اوسکے سامنے سے ایک چکر نہین لگا سکتا تہا اور چونکہ مجہے ڈر تہا کہ کہین گولی غیر موثر پڑنے یا فیر خالی جانیسے ہاتہی ہاتہہ سے نہ جاتا رہے۔ تہوڑے غور کے بعد ایک تدبیر میرے ذہن مین آئی جو خالی (یعنی فالتو) بندوق نہونے کی وجہہ سے خطرہ سے خالی نہ تھی بہرحال مین نے زمین کو اچھی طرح دیکہہ بہال لیا کہ مبادا مجہے بہاگنے کی ضرورت پڑے تو دقت نہو۔ اپنے چمڑیکے کپڑے و تکیہ اوتار کر رکہدیا کہ جسم ہلکا ہوا اور نہایت چپکے چپکے ہاتہہ اور گہٹنون کے بل اوسکے پیچھے چلنا شروع کیا قریب پہونچکر اوسکی ٹانگ کے تلوے کے بیچ مین ملاکر دونون لبلبیان ایک ساتہہ کہینچ لین مین اس صدمہ سے اوچہل پڑا اس دوہرے فیر سے اوسکی ایک چیخ کی آواز نکلی اور مین اوسکے گہونسہ سے جو اوس نے مجہپر چلایا تہا بال بال بچ گیا۔ مین فوراً چٹان کے پیچھے دوڑ گیا اور اوسکی طرف مڑکر بہی نہ دیکہا وہان پہونچکر سب سے پہلے مین نے بندوق بہری اب مجہے نہایت تقویت ہوگئی اور پہر اپنے کام کیطرف متوجہ ہوا۔ مین نے دیکہا کہ میری تدبیر کارگر ہوگئی ہے چونکہ میرا حریف بیکار ہوچکا تہا اور میرے پاس بہری ہوئی بندوق موجود تہی جسکی ہر نال مین چہہ چہہ ڈرام بارود بہری ہوئی تھی اوسکی ہڈیان بالکل چور چور ہوگئی تہین کہ وہ زمین پہ پیر بہی نہین لگا سکتا تہا اور جب آگے بڑہنے کی کوشش کرتا تہا زمین پہ گر پڑتا تہا وہ بڑی تکلیف مین تہا اور غم غصہ کی حالت مین ایسی دردناک آواز نکالتا تہا کہ رحم آتا تہا جب مین اوسکے قریب پہونچا تو اوسنے ایک ناامیدی کی آواز نکالکر مجہپر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن زور سے زمین پہ گر پڑا اور جب وہ اوٹہنے کو ہوا تو مین نے ایکدم دونون نالین ایکقدم بڑہاکر اوسکی کہوپڑی مین اور چہونک دین یہہ گولیان اوسکے دماغ کا کام تمام کر گئین اور وہ ایسا گرا کہ پہر نہ اوٹہا۔

فصل پنجم

پرندون کے حالات

مرغابی

یہہ تمام ہندوستان مین پائی جاتی ہین لیکن انکا شکار راجپوتانہ مین خاصکر موسم سرما مین بہت اچھا ہوتا ہے اور اس موسم مین یہان مرغابیان کثرت سے پائی جاتی ہین اور قریب قریب ہر تالاب اور ندی مین جہان انکے کہانے کے کیڑے کانجی گندل وغیرہ ہو کثرت سے پائی جاتی ہین ۔

موسم سرما مین انکی افراط کی وجہ یہہ ہے کہ سرد ملکونکی جھیلین اور تالاب وغیرہ برف سے جم جاتے ہین اور یہہ وہان سے سفر کرکے یہان چلی آتی ہین۔ جب سردی شروع ہوتی ہے تو انکی آمد آمد شروع ہو جاتی اور سردی ختم ہونے کے بعد انکی واپسی ہونے لگتی ہے ۔ لہذا انکے آنے کا زمانہ ۱۵ ستمبر سے شروع اور ۱۵ مارچ سے انکی واپسی ہو جاتی ہے ۔

یہہ انتہائے موسم سرما تک یہان قیام رکھتی ہین۔ اور اسی زمانہ مین جبکہ یہہ آتی ہین قاز کلنگ۔ چہے اور دیگر آبی پرند بھی آتے ہین۔

انمین دو قسمین ایسی بھی ہین جو بارہ مہینے یہین رہتی ہین۔ ایک بڑی مرغابی "جسے گرم پیر" کہتے ہین دوسرا انکا جسے انگریزی مین کومڈک (combduck) کہتے ہین اسکی نر کے سر پر تاج ہوتا ہے لیکن مادہ کے نہین ہوتا۔ بازو سیاہ اور پوٹہ سفید ہوتا ہے ۔ یہہ دونون قسم کی مرغابیان یہین رہتی ہین اور دریاؤن مین جہان دیہہ پڑہ جاتے ہین یا بڑے تالابون مین جہان گرمیون کے موسم مین بھی پانی رہتا ہے۔ وہان پڑی رہتی ہین۔ درختون کے کھوکل مین انڈے بھی دیدیتی ہین ۔

اکثر آغاز بارش مین انڈے دیتی ہین اور بچے نکل آتے ہین جنکو یہہ چونچ مین اوٹہا کر کسی بڑے تالاب کے درمیان مین کسی ایسے ٹیلے پر جہان گوندلہ وغیرہ ہو لیجاتی ہین وہان وہ پرورش پاکر سردی کے موسم تک پوری مرغابیان ہوجاتی ہین۔ کبھی ایسے مرقومۂ بالا ٹیلونپر ہی انڈے بچے دیدیتی ہین جہان آدمی کا مشکل سے گذر ہو۔

پہلی بارش مین جبکہ جگہہ جگہہ جنگل مین گڑہے بہر جاتے ہین تو نکٹے وغیرہ تمام جنگل مین پہیل جاتے ہین۔ اور وہان یہہ اپنی خوراک تلاش کرتے رہتے ہین۔ ان سے اون مرغابیون کا گوشت اچہا ہوتا جو سردی کے موسم مین پردیس سے آتی ہین۔

شکار کرنے کا طریقہ سب سے پہلے یہہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ انکے شکار کرنے کو کونسی بندوق اور کس قسم کا چہرہ موزون ہے۔ چونکہ مین نے ۱۴ بور سے لگاکر دس بور کی بندوق تک سے تجربہ کیا ہے۔ میرے نزدیک اوڑتے ہوئے پرندون پہ استعمال کیجاوے تو ۱۶ یا ۱۲ بور سب سے مناسب ہے۔ دس بور سے لیکر آٹھہ یا چار تک اوسوقت کار آمد ہین جبکہ یہہ جہنڈ کے جہنڈ تالابون مین پڑے ہون اور کہانے مین مصروف ہون اسوقت داؤن کرکے ایک فیر بیٹھی ہوئی مرغابیون پر اور دوسرا فیر اوسوقت کیا جائے جبکہ یہہ اوڑتی ہوئی سر پر آجائین۔ یہہ موقع علی الصبح اور شام کے وقت ملسکتے ہین۔ ہمارے یہان کے ایسے تالابون مین جنکے پانی کا پہیلاؤ چار پانچ کوس کے دور مین ہوتا ہے شکار کہیلنے کا طریقہ یہہ ہے کہ جب کبہی کسی معزز پولٹیکل افسر مثلاً پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر یا ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر وغیرہ کو شکار کہلایا جاتا ہے تو ایک وقت معہودہ پر ساٹہہ ستر ایسے شکاری جو مشہور ہین جمع کرلئے جاتے ہین۔ اونہین پہلے چہوٹی چہوٹی کشتیون کے ذریعہ سے تالاب کی درمیانی خشکیون اور ٹاپوؤن مین اوتار دیا جاتا ہے یہہ سب موقع موقع سے تمام تالاب مین ہر طرف پہیل جاتے ہین۔ پہر دو تین شکاری فی کشتی کشتیون مین بیٹہکر ان کے قریب جاکر فیر کرلیتے ہین فیر ہوتے ہی مرغابیان اوٹہتی ہین اور جابجا ہر جاتی ہین شکاری جو

ہوتے ہین ۔ اور ہر چہار طرف سے انپر فیر ہوتے ہین ۔
یہہ نظارہ بھی قابل دید ہوتا ہے تالاب مین چارون طرف سے سموک لیس پوڈر کے
کارتوسون کے تڑاقے سُنے جاتے ہین اور دور سے دیکھنے والون کو آوز سے
پہلے مرغابیان گیند کی طرح گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہین ۔ جنکو اچھی مشق ہوتی ہے
وہ دونالون مین دو مرغابیان گرا لیتے ہین اور اکٹھے جھنڈ مین دو دو تین تین ۔
ایسے موقع کے لئے جہان صرف اوڑتی ہوئی مرغابیون پر فیر کرنے کا موقع ملے میرے
نزدیک بتیس ۳۲ اور اٹھائیس ۲۸ بور چوک ہمیر لیس دونالی بہتر ہین اسلئے کہ زیادہ فیر کرنیکا
اتفاق ہوتا ہے ۔ اور بارہ بور چونکہ زیادہ بھرت کی بندوق ہے اسلئے اوسکے دھکے
سے کبھی کبھی سر مین درد ہونے لگتا ہے اور درد ہو جانیکے بعد صحیح لگانے مین ضرور
فرق پڑنے لگتا ہے ۔

ایک مرغابی پر بارہ ۱۲ بور کی بندوق کا ایک کارتوس چلانے سے بتیس ۳۲ یا اٹھائیس ۲۸ بور کا
کارتوس چلانا بہتر ہے ۔ اور کام دونون یکسان کرتی ہین ۔ بتیس ۳۲ اور اٹھائیس ۲۸ بور
مین نمبر ۵ چھرہ کے کارتوس مرغابی کے لئے بالکل موزون ہین ۔ قاز اور بڑے
قسم کے آبی پرند کے لئے نمبر ۱ سے شاٹ خوب کام دیگا ۔ چھوٹا چھرہ استعمال کرنے
سے یہہ جانور یعنی قاز وغیرہ اکثر زخمی ہو کر دور جا کر گرتے ہین اور یہہ نہین ملتے
کیونکہ انہین پرونکا حصہ زیادہ ہوتا ہے ۔ چھوٹا چھرہ نمبر (۶) سے (۴) تک فاصلہ پر لگایا
جائے تو مہلک زخم نہین پہونچاتا ۔

میرے یعنی اپنے تجربہ سے معلوم کیا گیا تو مرغابی کے اوڑنے کی رفتار چالیس یا ساٹھ ۶۰
میل فی گھنٹہ ہے ۔ اور چھرہ کی رفتار چھ سو ۶۰۰ میل فی گھنٹہ ہے قاز کی پرواز اس سے
کسیقدر کم ہے تیس ۳۰ میل فی گھنٹہ سے زائد نہین بگلے کی پرواز کی رفتار قاز کے برابر
ہے ۔ لہذا بندوق اوڑتے ہوئے جانور پر لگاتے وقت ان پرواز کی رفتار کو نظر
رکھتے ہوئے اسی نسبت سے کچھ آگے شست باندھنا چاہئے تو چھرہ صحیح لگے گا ورنہ
ہمیشہ پیچھے رہ جائیگا ۔

بھرت پور مین بہی مرغابی کا شکار بڑے لطف سے کہیلا جاتا ہی - سردی کے موسم مین صرف تین روز شکار کے لئے مخصوص ہین اور معزز صاحبان انگریز و دیگر معززین و بہاد جمع ہوکر شکار کہیلتے ہین -

نیل سر

یہہ پرند دیکھنے مین نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے اس کا خوبصورت سبز سر سفید کنٹھی لال پوٹہ سیاہ اور بڑی دم اور نہایت خوبصورت نیلی اور سفید دہاریان یہہ سب چیزین دوسرے پرندون مین علیحدہ تمیز کراتی ہین - زیادہ تر ہندوستان کے شمال اور مغرب مین پایا جاتا ہے - اور بمبئی کے جنوب مین بالکل کمیاب ہے اس پرند کی عادات ہر شکاری کو کم از کم معلوم ہین -

یہہ محفوظ تالابون مین رہتا ہے - آسانی کے ساتھہ پیر سکتا ہے چل سکتا ہے اور اوڑ سکتا ہے یہہ صرف اپنی جان بچانیکے لئے غوطہ مارتا ہے یا اُس وقت جبکہ کہیل مین مصروف ہو لیکن اپنی خوراک کے لئے بہت کم غوطہ لگاتا ہے - البتہ مادہ اور نوجوان بچے خوب غوطہ لگاتے ہین - مادہ جب زخمی ہو جاتی ہے تو بڑی ہوشیاری سے اپنی جان بچاتی ہے غوطہ زنی کرکے -

جبکہ جوڑا پانی مین پیر رہا ہو تو اوّل مادہ اوڑیگی اور پہر نر - نر جب تک کہ مادہ اوّل نہ اوڑے خود پہلے کبہی نہین اوڑتا -

نر اور مادہ کی آوازین بالکل مختلف ہین نر کی آواز ہلکی مگر گونجنے والی ہوتی ہے اور مادہ بہاری آواز سے بولتی ہے وجہہ یہہ ہے کہ نر کے نتھنے کے قریب ایک خلو ہوتا ہے جسکا تعلق پہیپڑے سے ہوتا ہے اسلئے آواز چلکر کہاتی ہے اور گونج پیدا ہوتی ہے -

انڈے دینے کے زمانہ مین نر سیٹی کی سی آواز لگاتا ہے - اور غون غون بہی کرتا ہے - مادہ محبت سے اوسکے پاس اکثر سر سے ٹکراتی ہے -

یہہ عام طور سے گدلے تالابون اور کہلے ہوئے میدانون مین پائے جاتے ہین اور اپنی خوراک رات کے وقت تلاش کرتے ہین جسطرح اور جانور دن مین ۔

اسکی خوراک دانہ جہاڑی کے بیر وغیرہ جڑین کیڑے مکوڑے یا چہوٹے چہوٹے زندہ مخلوقات وغیرہ ہے ۔

کشمیر کیطرف یہہ مئی اور جون مین انڈے دیتے ہین اور نہایت پوشیدہ جگہہ مین گہونسلے بناتے ہین زیادہ تر پانی کے درختون کے نیچے اور شاذ و نادر عام درختون پر انڈے دیتے ہین ۔

انڈے عام طور سے تعداد مین گیارہ ہوتے اور رنگ مین بہورے ۔

گرم پائی

گرم پائی ہندوستانی نیل سر کہلایا جا سکتا ہے اسلئے کہ یہہ شکل مین نیل سر کی مادہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے پوٹہ پر ایک سیاہی مائل سفید چوڑی دہاری ہوتی ہے ۔ یہہ نیل سر کے ہم آواز بہی ہے قد اور وزن کے لحاظ سے بہی برابر ہے ۔ یہہ برما کے جنوب اور خلیج بنگال کے جزیرون کے علاوہ کل ہندوستان مین پایا جاتا ہی چار ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہین چڑہ سکتا ۔

متوسط ہند مین پوری مین نہایت کثرت سے پایا جاتا ہی ۔ اسکے رہنے کی جگہہ چہوٹے بڑے تالاب ہین ۔ بہتے ہوئے پانی سے ٹہیرے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے یہہ جہنڈ مین رہنا پسند نہین کرتا بلکہ اپنے جوڑے کے ساتہہ پایا جاتا ہے ۔ اسکے تمام طور طریقے نیل سر کے مشابہ ہین لیکن اسکی آواز اوس سے کم ہے ۔ یہہ جب اڑتا ہی تو پہڑ پہڑاہٹ کی آواز نکلتی ہے ۔ یہہ غوطہ بہت اچہی طرح لگا سکتا ہے ۔ چنانچہ زخمی ہونے کی حالت مین بڑی مشکل سے قابو مین آتا ہے ۔

پوشیدہ نشیبی گہانس دار زمین پر انڈے دیتا ہے اونچی زمین پر انڈے نہین دیتا

جیسے کہ عام پلاو البطخین انڈے دیتی ہین - اسکے انڈون کی تعداد دس ہوتی ہے لیکن سب کے سب انڈے بہت کم سیے جاتے ہین - اسکا گوشت ایسا ہی مزیدار ہوتا ہے جیسا کہ نیلسر کا اس کا جوڑا انھیں سر سے ملاکر بلاتکلف بیچے لئے جاسکتے ہین -

سینخ پر

سینخ پر تمام سفید ہونے کی وجہ سے بالکل علٰحدہ تمیز کیا جا سکتا ہے - اوپر کے حصّہ مین بھورے رنگ کی دھاریان ہوتی ہین اسکی مادہ کی چونچ نر سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے اور نوکیلے پن مین دونون کی چونچین یکسان ہوتی ہین -

یہہ پرند ہندوستان مین نہایت عمدہ شکار خیال کیا جاتا ہے - اور کل ہندوستان مین پایا جاتا ہے - یہہ جھنڈون مین رہتا ہے یہان تک کہ کوئی جھنڈ ایسا ہوگا جسمین بیس تیس کی تعداد ہو ورنہ کبھی کبھی سو بلکہ ہزار ہزار کی تعداد مین پائے جاتے ہین -

یہہ پانی کے بڑے حصّہ مین جہان گوندلہ وغیرہ بہت ہو دن بھر رہنا پسند کرتا ہے رات کے وقت دوسری جگہہ اپنی خوراک تلاش کرتے جاتا ہے - اور صبح ہوتے ہوتے اپنی پناہ کی جگہہ واپس آجاتا ہے - اسکی اڑان بہت تیز ہے اور اپنی قوم مین سب سے زیادہ اُڑنے والا ہے - یہہ نہ تو اچھی طرح پھر سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے اور نہایت بھدے طور سے غوطہ لگاتا ہے - اسکی لمبی چونچ بڑی کارآمد ہے کیونکہ یہہ اپنی خوراک بگلے کیطرح پانی کے پیندے مین سے نکالتا ہے -

یہہ نباتات کو بھی کہا لیتا ہے اگرچہ عام طور سے اسکی خوراک کیڑے مکوڑے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان ہین - یہہ سرد ملکون مین انڈے دیتا ہے -

بوہیا کیرا

یہہ چھوٹی مرغابی اپنی ذات مین سب سے علٰحدہ پہچانی جاسکتی ہے اس کے بازو پہ چمکدار دہبہ ہوتا ہے یہ پرند دیکھنے مین بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے - اس کا سر اخروٹ

نما ہوتا ہے اور ایک چوڑی نیلی دہاری اوپر ہوتی ہے۔

یہہ وزن مین پاؤ بہر سے لیکر ڈیڑہ چھٹانک تک ہوتا ہے نر اور مادہ وزن مین دونون برابر ہوتے ہین۔ یہہ سردی کے زمانہ مین قریب قریب کل ہندوستان مین پائے جاتے ہین یہان تک کہ جزیرہ انڈامن اور نائیکوبار تک پہونچ جاتے ہین۔ انکی آمد آمد اگست سے شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ستمبر اور اکتوبر مین ہی کثرت سے آنے لگتے ہین۔

یہہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال و مغرب مین ٹہرتے ہین اور تہوڑے سے پانی کو دیکہکر ہر جگہ رم جاتے ہین اور جب بیٹھتے ہین تو آپسمین ملکر بیٹھتے ہین۔ بہ آسانی کے ساتہہ پیر سکتے ہین اور اچہی طرح غوطہ لگا سکتے ہین اور جہان گوندلہ وغیرہ زیادہ ہو تو زخمی ہونے کی حالت مین اوسمین چہپ جاتے ہین اور پہر مشکل سے ملتے ہین۔ انکی اوڑان نہایت تیز ہے اور جسم بہت پہرتیلا ہوتا ہے سبک پر ہے۔ انکے بازوون مین ایک قدرتی طاقت ہونے کی وجہہ سے ان مین ایک اور بہی بات ہے کہ اوڑتے اوڑتے جسطرف چاہین مڑ سکتے ہین اور اس وجہ سے شکرے وغیرہ پرند شکاری جانورون کے مشکل سے قابو مین آتے ہین۔ اور اسیطرح اوڑتے ہوئے شکاری کی بندوق کی زد مین مشکل سے مرتے ہین۔ انکی خوراک تلاش کرنے کا وقت رات ہے۔ خوراک زیادہ تر نباتات ہے اگرچہ چہوٹی جاندار مخلوقات کو بہی کہا لیتے ہین عادت کے لحاظ سے یہہ بہت ہی انسان سے ہیل کہا سکتا ہے۔ یہہ اپنے جوڑیکا بڑا شوقین ہے ہندوستان مین ہر موسم مین پائے جاتے ہین لیکن انڈے یہان نہین دیتے۔ اور امریکہ کے علاوہ کل روئے زمین پر پائے جاتے ہین۔

ابلق

اس پرند کے سر پر ایک چہوٹا سا گرا ہوا تاج ہوتا ہے جو کہ پاس سے صاف طور سے دکہائی دیتا ہے۔ سامنے اور پیچہے کا حصہ سیاہ بیچ مین سفید اور پیٹہ و سینہ پہ دونون

بہی سیاہ ہوتے ہین۔ مادہ نہایت ہی سیاہ بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور قد مین نر سے چہوٹی ہوتی ہے۔ پانی مین پیرتے وقت سفید حصّہ نہین دکہائی دیتا۔ نر اور مادہ دونون کے چہوٹی بطخون کیطرح سفید بازو ہوتے ہین اور سفید سی آنکہین لیکن بلحاظ خصلت اور عادت یہہ بطخون سے بہت مختلف ہین۔ چہوٹے بچے کچہہ بہورے رنگ کے ہوتے ہین چونچ بہت چہوٹی اور چوڑی ہوتی ہے اور سرے پر جاکر اور بہی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ یہہ ہندوستان مین صرف سردی کے موسم مین آتے ہین۔ اور منی پور برہما کے شمال مین پہیل جاتے ہین۔ لیکن جنوب مین نہین رہتے۔

یہہ تاجدار پرند جہنڈون مین زیادہ تعداد مین رہتا ہے۔ اور چوڑے کہلے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اوّل دن اگر شکار کے دوران مین یہہ ستایا جائے تو اپنی پسند کی ہوئی جگہہ نہین چہوڑتا۔ لیکن متواتر کئی روز ستایا جائے تو پہر وہ جگہہ چہوڑ دیتا ہے۔ یہہ نہایت تیز تیرنیوالا جانور ہے اور غوطہ لگانے مین بڑا مشاق ہے۔ بعض وقت غوطہ لگانا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ کشتی سے انکا شکار کہیلا جائے تو کشتی انکے بالکل قریب پہونچ سکتی ہے بشرطیکہ احتیاط اور ترکیب سے لیجائی جائے۔ اسکی خوراک پانی کے کیڑے مکوڑے چہوٹی چہوٹی مچہلیان ہین۔ یہہ کنارے پر بیٹہکر اپنی خوراک تلاش نہین کرتا۔ اور خوراک دن کے وقت تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ شروع اکتوبر مین آجاتا ہے اور مئی تک قیام رکہتا ہے۔

لال چونچ

اس پرند کی سرخ بڑی چونچ اخروٹ کیسے رنگ کی گہنے بال اور سر پر سرخ تاج یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ یہہ دور ہی سے تمیز کیا جا سکتا ہے۔ مادہ کا رنگ زیادہ چمکدار نہین ہوتا صرف بہورا رنگ ہوتا ہے اور بیچ کا حصّہ کچہہ ملگجا سفید۔ سر پر بالونکا گچہا ہوتا ہے۔ اور چونچ سیاہ رنگ کی لیکن سرے پر سے سرخ ہوتی ہے یہہ پرند تمام

غوطہ خور پرندون سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ نر تقریبًا سوا دو سیر تک وزن مین ہوتا ہے۔ مادہ اس سے ادھ سیر کم ہوتی ہے۔ اسکی اوڑان کم اور بہاری ہوتی ہے۔ ہندوستان مین یہہ بہت عام ہے ایک ایک جہنڈ مین ہزار ہزار کی تعداد ہوتی ہے اور جبکہ ایک دوسرے سے ملکر بیٹھے ہین تو لال سر ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے کیاریون مین لال پہول اوگے ہون۔

یہہ یہان نومبر اور ستمبر مین آتے ہین اور اپریل مین واپس چلے جاتے ہین۔ تمام شمالی ہندوستان مین پہیل جاتے ہین اور بعض اوقات جزیرہ لنکا تک پہونچ جاتے ہین۔

اسکی سب سے زیادہ پسند کی جگہہ پہیلا ہوا کہڑا پانی ہے جسکے پیندے مین گوندلہ وغیرہ اوگا ہو یہہ پرند تیز پیرتا ہے اور اچہی طرح غوطہ لگاتا ہے۔ اپنی خوراک غوطے سے بہی نکالتا ہے اور کنارہ پر آکر بہی تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک مختلف ہے لیکن چہوٹے جانورون اور نباتات کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ عام خوراک پانی کے چہوٹے پودے پتنگے مینڈک اور چہوٹی مچہلیان ہین۔

یہہ عام طور سے اپنی خوراک دن مین مہیا کرتا ہے اور رات کو کم تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ نہایت عمدہ شکار ہے۔ اسکا شکار اوڑتے ہوئے کیا جاتا ہے نر اور مادہ دونون کی آوازین مختلف ہین نر کی آواز مین ایک سیٹی سی نکلتی ہے اور مادہ کی آواز مین لفظ اکر کی آواز نکلتی ہے۔ اس کا گہونسلہ گوندلہ وغیرہ مین ہوتا ہے اور انڈے جبکہ تازہ ہون تو اونمین ایک خاص قسم کی سبزی مائل جہلک ہوتی ہے اسکے انڈے تعداد مین آٹہہ ہوتے ہین۔

نکٹا

یہہ پرند اسی نام سے مشہور ہے یہان تک کہ انگریز لوگ بہی اسکو اسی نام سے پکارتے ہین۔ اسکی قسم مرغابی اور قاز کے درمیان ہے۔ نر اور مادہ جسم مین برابر ہوتے

ہین وزن مین ڈہائی تین سیر تک کے ہوتے ہین ۔ لیکن مادہ ڈیڑہ سیر تک کی ہوتی ہے نکٹا تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے ۔ ایسے مقامات مین جہان کہلے ہوئے میدان ہون دلدل ہو اور جہان درخت زیادہ ہون کثرت سے پایا جاتا ہے ۔ کیونکہ اس کا رہنا سہنا اور انڈے دینا درخت ہی پر ہوتا ہے ۔ یہہ دریاؤن کے کنارون پر بہت کم پایا جاتا ہے ۔ اور جہیلون و چہوٹے چہوٹے تالابون پر بہت زیادہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پسندیدگی گلہ کے لحاظ سے یہہ قاز سے بالکل مختلف ہے ۔ یہہ جہنڈون مین رہنا پسند نہین کرتا یہان تک کہ بڑے بڑے جہنڈ مین دس بارہ بہی مشکل سے ملتے ہین ۔

عام طور سے یہہ جوڑے کے ساتہہ رہتا ہے اور اسقدر ہوشیار اور چوکنا نہین رہتا جسقدر کہ اس کے ہم قوم دوسرے جانور رہتے ہین ۔ اسکا زیادہ وقت پانی پر صرف ہوتا ہے ۔ یہہ چانول اور بجری اور ہری پودے کہاتا ہے لیکن پانی کے کیڑے مکوڑے ہی بہت پسند کرتا ہے ۔ یہہ اچہی طرح سے پیر سکتا ہے اور اگر مجبور کیا جائے تو غوطہ بہی خوب لگاتا ہے ۔ مرغابی اور قاز سے اسکی اوسط درجہ کی اوڑان سے چلتے اور اوڑتے وقت نر ہمیشہ آگے رہتا ہے ۔ یہہ دن ہی مین اوڑتا اور دن ہی مین کہاتا ہے اور رات کے وقت درختون پر بسیرا لیتا ہے ۔ عام طور سے یہہ جانور بڑی خموشی سے اپنا وقت بسر کرتا ہے ۔ جوڑا ایک دوسرے کے پاس ہمیشہ رہتا ہے ۔ گہونسلہ کے لئے جگہہ تلاش کرنا مادہ کا کام ہوتا ہے ۔ نر صرف اوسکے ساتہہ ساتہہ رہتا ہے ۔ گہونسلہ کسی خلو مین بنایا جاتا ہے ۔ یا ایسی جگہہ جہان سے کئی شاخین ادہر اودہر پہیل گئی ہون ۔ بعض اوقات اسکا گہونسلہ زمین پر گوندلہ مین پانی کے قریب بہی ہوتا ہے ۔

انڈے کچہہ بہورا ہٹ اور سفیدی لئے ہوئے صاف اور چکنے ہوتے ہین ۔ تعداد مین ۱۲ بارہ ہوتے ہین اور جون و ستمبر کے درمیان ہوتے ہین ۔ بچون کا رنگ پچہلا حصہ بہورا ہوتا ہے اور اوپر نیچے سے سفید ۔

سُرخاب یا چکوا چکوی

اِس پرند کی اوڑان وہیی ہوتی ہے۔ سفید اور سیاہ بازو جو تین رنگ کے معلوم ہوتے ہین اسکی خاص علامت ہے۔ ہندوستان مین سوائے جنوبی حصّے جزیرہ لنکا اور جزائر خلیج بنگال سب جگہہ پایا جاتا ہے۔ میدان مین صرف موسم سرما مین آتا ہے ورنہ ہمالیہ پہاڑ پر رہتا ہے۔ اسکی آواز اسکی موجودگی کا فوراً پتہ دیدیتی ہے کیونکہ یہہ کبھی خاموش نہین بیٹھتا یہانتک کہ جب اسے کسی بات کا خوف نہو اور یہہ اپنی مادہ سے خوش فعلیان کر رہا ہو اوسوقت بھی چلّاتا رہتا ہے۔ نر اور مادہ کی آواز مین بظاہر کوئی فرق نہین۔ رنگ کے لحاظ سے مادہ کا رنگ کچھہ سفید ہوتا ہے نر کی گردن مین ایک سیاہ کنٹھی ہوتی ہے جو گرمیون کے زمانہ مین پیدا ہو جاتی ہے اور بہت جلد غائب ہو جاتی ہے۔ یہہ ریتیلے کنارون اور کُھلے ہوئے پانی کو بہت پسند کرتا ہے دریاؤن کے کنارون پر ہمیشہ جوڑے کے ساتھہ پایا جاتا ہے۔ یہہ زیادہ تر پانی کے قریب خُشکی پر رہتا ہے اور پانی مین بہت کم رہتا ہے۔ چلتے وقت بھی خوبصورتی سے گردن اوٹھا کر چلتا ہے۔ پیرنے مین بالکل قاز کی طرح ہے اسکے غوط لگانے کی طاقت محدود ہے۔

اسکی خوراک چھوٹے چھوٹے جانور ہی نہین بلکہ مجبوری کی حالت مین دانہ گھانس اور کچا اناج بھی کھا لیتا ہے۔ اسکا گوشت لذیذ نہین ہوتا۔ یہہ نہایت ہوشیار اور چھلبل پرند ہوتا ہے۔ اور اسے بندوق کی گولی کی حد کے متعلق پورا علم ہے۔ کہ فوراً بندوق کی زد سے بچ جاتا ہی اگر اوڑتا ہو تو اونچا ہو جاتا ہے اور بیٹھا ہو تو اوڑ جاتا ہے اگر میدان مین ہو تو بھینسے یا بیل کی آڑ سے اسکا شکار ممکن ہے اوڑتا ہوا سر پر آجائے تو مار کھا سکتا ہے یا کسی آڑ کے قریب بیٹھا ہو تو داؤن کرکے شکار کیا جا سکتا ہے۔

اسکے واسطے نمبر(۱) چھرہ شکار کرنیکو بہتر ہے۔ ہندوستان مین یہہ پرند دس ہزار

فٹ کی اونچائی پر ہمالیہ پہاڑ پر انڈے دیتا ہے گھونسلہ چٹانون کے خلو مین بناتا ہے انڈے تعداد مین آٹھہ ہوتے ہین۔

سِلّی

اسکی بہت دیر تک رہنے والی سیٹی سی آواز اسے اسکی ہم قومون سے علیحدہ تمیز کرا سکتی ہے۔ اسکی آواز کی طرح اسکی ٹانگین بہی اور جانورون سے علیحدہ ہین۔ اسکی ٹانگین بہت لمبی ہوتی ہین اور اڑتے وقت گردن نیچی رہتی ہے۔ یہہ پرند درختون پر رہتا ہے۔ اسکی سیٹی کی آواز اوسوقت کی آواز جیسے یہہ بیٹھے ہوئے بول رہے ہون بالکل مختلف ہے۔ اسکا بہورا جسم اور قریب تمام سیاہ بازو اور بہی نشانیان ہین جسم کے لحاظ سے گردن لمبی ہوتی ہے اور دم چہوٹی۔

یہہ پرند تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے۔ جہان پانی اور خوراک دونون چیزین موجود ہون یہان تک کہ جزائر انڈمن اور نانیکوبار مین بہی پایا جاتا ہے۔ لیکن خاص طور سے یہہ گرم ملک کا جانور ہے پہاڑون پر نہین پایا جاتا ہے اور پانی کی ایسی جگہہ کو پسند کرتا ہے جہان درخت ہون گہانس اور گوندلہ کی جگہ زیادہ پسند کرتا ہے خواہ وہ پانی کا بہت چہوٹا حصّہ ہی کیون نہو۔

رات کے وقت آس پاس کے درختون پر بسیرا کرتا ہے۔ اور دنمین گوندلہ وغیرہ مین اپنی خوراک تلاش کرتا ہے۔ دریا کے کنارون پر اپنی خوراک تلاش کرتے ہوئے بہت کم پائے جاتے ہین۔ یہہ بڑی خوبصورتی سے زمین پر چلتا ہے۔ آزادی سے خوراک کے لئے غوط لگاتا ہے اور ڈر جانے پر پانی سے اپنے جسم کو اوٹہا کر ایکدم اونچا اوڑ جاتا ہے۔ یہہ اکثر دوسرے پرندون سے لڑتا ہے بلکہ سب کے سب اکٹھے ہوکر حملہ کرتے ہین اس کا گوشت لذیذ نہین ہوتا۔ اسکی خوراک چانول پانی کے چہوٹے چہوٹے پودے اور کیڑے مکوڑے ہین یہہ پرند درخت کے خلو مین انڈے دیتا ہے یا چیلون کے پرانے گہونسلہ مین اور بعض اوقات خود ہی اپنے واسطے گہونسلہ بنا لیتا ہے

اسکے انڈے کچھہ گولائی لئے ہوئے ہوتے ہین سفیدی مائل اور نہایت چکنے ہوتے ہین - جب مادہ انڈے سیتی ہے تو نر قریب کھڑا ہوکر پہرا دیتا ہے -

قاز

اگرچہ اسکی نسل ہندوستان مین پیدا نہین ہوتی لیکن موسم سرما مین نہایت ہی زیادہ تعداد کے ساتھہ تمام ہندوستان مین پھیل جاتے ہین - اس کے سفید سر پر دو سیاہ لکیرین ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور سر پر بھورے رنگ کی کلغی دونون باتین دوسرے جانورون سے اسے مختلف کرتی ہین - اس کا رنگ بہت ہلکا بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور چونچ بھی بھورے رنگ کی یا کچھہ ہلکی اور نوک پر سیاہ دہبہ ہوتا ہے اس کا وزن تقریبًا تین سیر ہوتا ہے - شمالی ہندوستان اور بنگال مین یہ کثرت سے پایا جاتا ہے - یہہ بڑا شاندار پرند ہے - اسکے جھنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہین یعنی پانچ پانچ سو کے اور کبھی اس سے بھی زیادہ یہہ فصلون کو بہت برباد کرتے ہین خواہ دال کی قسم ہو یا اناج کی - چانول چونکہ دیر مین اوگتے ہین اس لئے انکے دست و برد سے بچ جاتے ہین - اور چونکہ یہہ رات کے وقت کہاتے ہین اسلئے خاموشی کی حالت مین بہت کچھہ نقصان کر سکتے ہین -

یہہ باہر سے اکتوبر مین آتے ہین اور مارچ یا اپریل تک چلے جاتے ہین - جسوقت آتے ہین تو نہایت دبلے ہوتے ہین لیکن یہان سے خوب موٹے تازہ ہوکر جاتے ہین یہہ پرندہ کہرے پانی سے بہتے ہوئے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے - اور پرندون کی طرح پانی مین نہین گہستا -

جسوقت یہہ اوڑتے ہوتے ہین تو انکی قطار کی V یہہ شکل بنتی ہے اور بولتے ہوئے اوڑتے ہین گویا انکی آواز انکا پیش خیمہ ہے کہ ان سے پہلے سن لی جاتی ہے - جب جگہہ بیٹھنا ہوتا ہے تو اوس جگہہ کے دو تین چکر لگا کر بیٹھتے ہین - بعض اوقات اسکے جھنڈ بڑی اونچائی سے تاک کر کسی تالاب وغیرہ کے درمیان مین اوتر جاتے ہین -

کشتی مین بیٹھکر اسکا شکار آسانی سے کیا جا سکتا ہے مگر اکثر اسکا شکار مغرب یا رات کے وقت اوڑتی ہوئی حالت مین بہتر ہوتا ہے ۔

اس کے انڈے تعداد مین چار یا پانچ ہوتے ہین اور پیٹھے بہورے رنگ کے ہوتے ہین۔ اوپر کی جانب زیتونی رنگ ہوتا ہے ۔ اور پاؤن اور چونچ سیاہ ۔ اس کے مارنے کو نمبر ۱ سے ۔ چہرہ یا ۔ ۱۳ ای مناسب ہے چوک بور عمدہ بندوق سے اگر زد پر سے اوڑتے ہوئے نکلین تو نمبر ۴ سے ہی گرائے جاتے ہین ورنہ زخمی زائد جاتے ہین چہرہ اسقدر پرون کو باریک ہونے سے نہین توڑکر کافی مہلک صدمہ پہونچا سکتا ہے ۔ لہذا یہہ نہین گرتا زخمی چلا جاتا ہے ۔

قاز کلان اصیل

یہہ پرندہ بہ نسبت پلاؤ کے جنگلی حالت مین چہوٹا ہوتا ہے اسکی چونچ اور دم نارنجی ہوتی ہے برسات کے موسم مین چونچ کا رنگ زیادہ شوخ ہو جاتا ہے ۔ پیرانے پرندون کے پیٹ کے اوپر بہت چوڑی لکیرین ہوتی ہین ۔ یہہ سوا چار سیر تک وزن مین ہوتا ہے یہہ بہی قاز کی طرح سردی مین آتا ہے اور سوائے سندہ کے تمام شمالی ہندوستان برما اور دوسرے حصون مین پہیل جاتا ہے ۔ لیکن گجرات کے سوا ایسی بڑی تعداد مین اور کہین نہین پایا جاتا ۔ یہہ دریائے گنگا سے بڑہکر جنوب مین نہین جاتا قاز سے اگر اسکی کوئی بات مختلف ہے تو یہہ کہ اسکی تعداد مغربی ہندوستان مین ہزار ہزار تک پائی جاتی ہے اوڑتے وقت یہہ بہی قطار کی ہی سی شکل بناتا ہے ۔ اسکی اوڑان تیز اور باقاعدہ ہوتی ہے ۔

اسکا شکار بہی قاز کیطرح کشتی مین بیٹھکر کیا جاتا ہے لیکن اسکے شکار مین یہہ ضرور ہے کہ شکاری اپنا جسم چہپائے رکہے ۔ زیادہ تر کنارون پر رہتا ہے آسانی سے غوطہ لگا سکتا ہے ۔ اور عمدگی سے پیر سکتا ہے ۔ لیکن مجبوری کی حالت مین غوطہ لگاتا ہے اور پانی مین زیادہ دیر تک نہین رہتا ۔

قاز کی طرح فصلون کو برباد کرتے ہین - ایک سال کے بچے مزے مین نہایت لذیذ ہوتے ہین - انکی نسل کی اصلی جگہہ یورپ اور متوسط ایشیا ہے لیکن کشمیر مین بھی انکی نسل ہوتی ہے -

گھونسلہ برد وغیرہ کے ڈھیر کا ہوتا ہے - جو پانی کے قریب بنایا جاتا ہے - انڈے بالکل سفید ہوتے ہین - اور تعداد مین چھہ ہوتے ہین - بچونکی ٹانگین اوّل کالی ہوتی ہین اسے راج ہنس بھی کہتے ہین - یہہ بھی نمبر ۱ چہرہ سے اوڑتا ہوا اچھی طرح مارا جاتا ہے - اور بیٹھا ہوا اسکے جھنڈون مین نمبر ۱۳ ای چہرہ سے یا اور موٹا چہرہ انکی مناسب ہے -

مین ایک دفعہ انکے تقریبًا تین سو کے جھنڈ مین تانگہ کی آڑ سے ٹونک سے چالیس میل علاقہ جے پور کے تالاب مین جہان یہہ نڈر تہین ساٹھہ گز پہونچکر دس بور کی دونالون اور ۱۳ آی چہرہ سے تینتیس ماری تہین - مجھے دوبارہ اور نہ اس سے پہلے کبھی دو فیرون مین اسقدر شکار کرنے کا موقع نہ ملا - لیکن اسقدر ملکر اکھٹی بیٹھی تہین کہ کوئی چہرہ ضائع نہوا پہلے فیر کا -

چہا

اصلی چہے کی یہہ پہچان ہے - کہ نہایت ہی سیاہ رنگ اور بہورے رنگ کے کھلے ہوئے دہبے ہون - پیرون کے آخری حصّہ نارنجی رنگ ہوتا ہے - چونچ کل جسم کے ادہے حصّہ کے برابر ہوتی ہے - بعض انکی قسم ایسی بھی ہین جنکی اس سے بھی زیادہ لمبی چونچ ہوتی ہے - اسکے بیچ کی اور باہر کی اونگلی کے بیچ مین ایک جھلی ہوتی ہے جو کہ سوائے انکی قوم کسی اور کے نہین ہوتی -

نر اور مادہ مین بظاہر کوئی شناخت نہین بہرحال مادہ قد مین کچھہ زیادہ ہوتی ہے مادہ کی چونچ بعض اوقات مین ۳ انچہ تک کی ہوتی ہے اور وزن مین ڈہائی پونے تین چھٹانک ہوتی ہے - نر کی چونچ پونے تین انچہ لمبی ہوتی ہے - اور اسکا وزن

ڈہائی چہٹانک تک ہوتا ہے۔

یہہ ہندوستان مین موسم سرما مین آتے ہین انکے آنے کا زمانہ اگست کا آخری اور ستمبر کا شروع مہینہ ہے مگر برما مین اور جنوبی ہندوستان مین اسکے بہی بعد آتے ہین مارچ کے ختم ہونے پر بہت سے تو یہان سے روانہ ہو جاتے ہین۔ اور بہت سے اپریل اور جون تک قیام رکہتے ہین۔

آنے کے زمانہ قیام مین یہہ تمام ہندوستان مین پہیلے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔ بعض جگہہ زیادہ اور بعض جگہہ کم۔ جنوبی اور مشرقی حصہ ہندوستان مین کم پائے جاتے ہین اور شمال مین زیادہ پائے جاتے ہین اور یہان سردی اور زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے یہہ زیادہ عرصہ تک ٹہرتے ہین۔ یہہ دلدل والی جگہہ پانی کے درمیان ٹیلے یا جہان گوندلہ اور گہاس اوگی ہو پسند کرتا ہے۔ چونکہ یہہ چہوٹا جانور ہے اسلئے دو دو انگل پانی اسکے لئے بہت موزون ہے گہرا پانی بالکل بیکار ہے اوچہے پانی مین یہہ اپنی خوراک چہوٹے کیڑے مکوڑے تلاش کرتا ہے جسوقت یہہ کہاتا ہے تو صرف اسکی چونچ کا تہوڑا سا اگلا حصہ کہلتا ہے۔ جب یہہ خوراک کی تلاش مین نہو تو پانی سے باہر رہنا پسند کرتا ہے اور دن بہر کی گرمی کا حصہ تر گہاس مین خشکی پر کاٹتا ہے۔ یہہ پرند سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے پناہ کی جگہہ ضرور تلاش کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے زیادہ گرمی کے زمانہ مین رات کے وقت خوراک تلاش کرتا ہے۔

یہہ اکثر پندرہ بیس گز اور کبہی اس سے بہی زیادہ فاصلے سے اوڑ جاتا ہے ایک دم ایک آواز "جیپ" کا نکال کر اول تو ادہر ادہر اوڑتا ہے۔ پلٹے لیکر اور پہر سیدہی اوڑان اوڑتا ہے فاصلہ پر ہوکر جب ایک ہی سمت مین اوڑتا ہے۔ تو بہت تیزی سے اوڑتا ہے۔ بعض لوگ اسے زمین سے اوڑتے ہی مار لیتے ہین اور بعض اوپر چلنے دیتے ہین یکدم ہوا مین اوڑتا ہوا کچہہ بلندی پر چلا جاتا ہے اور پہر بانہکر دم پہیلائے ہوئے اور دو باہر کے پر الگ بازون سے لٹکائے ہوئے زمین

پہ اوڑتا ہے جب نر اور مادہ دونون ڈر گئے ہون تو چین چین کی آواز نکالتے - یہہ شمالی اور مغربی ہندوستان مین انڈے دیتا ہے اور خاصکر کشمیر مین - انڈے دیتے وقت ایک خاص آواز نکالتا ہے اور اس زمانہ مین زیادہ تر درختون پر بیٹھتا ہے گھونسلہ زمین پر ہوتا ہے انڈے کچھہ چتلے زیتونی رنگ کے ہوتے ہین لمبائی مین ایک انچہ کے قریب اور تعداد مین چار ہوتے ہین اسکے بچے انڈے سے نکلتے ہی مرغی کے بچونکی طرح زمین پر دوڑنے لگتے ہین -

اس کے لئے (۸) سے (۱۰) شاٹ تک چھرہ مناسب ہے - گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے -

چھوٹا چہا

یہہ قد مین لوے کے برابر ہوتا ہے چونچ دو انچہ سے کم لمبی ہوتی ہے - اگرچہ موٹا معلوم ہوتا ہے لیکن وزن مین ڈیڑھ چھٹانک سے زیادہ نہین ہوتا - نر اور مادہ دونون برابر وزن کے ہوتے ہین - اسکی دم مین صرف بارہ پر ہوتے ہین اور یہہ تمام پر نوکیلے ہوتے ہین - لیکن نہایت نرم - سر کے اوپر دو لکیرین ہوتی ہین - یہہ اپنی ہم قوم مین سب سے زیادہ خوبصورت پرند ہے - اسکی اڑان مین خاص بات یہہ ہے کہ ایکدم سیدھا آسمان مین اوڑتا ہوا چلا جاتا ہے اور اوپر جاکر کچھہ دیر ٹیڑھی کیطرح اوڑتا رہتا ہے پھر کسی سمت تھوڑی دور فاصلہ پر پیر باندھکر گیند کیطرح زمین پر گرتا ہے - ہندوستان کے شمال و مغرب مین کم ہوتا ہے - کونون اور آڑ مین بیٹھنے کا بڑا شوقین ہوتا ہے اور نر سایہ دار زمین کو نہایت پسند کرتا ہے - اگر کسی خاص وقت بندوق لگالی جائے تو اس پرند کا مارنا نہایت آسان ہے - اسلئے کہ جب اس کا زیادہ پیچھا کیا جاتا ہے تو دبکنے لگتا ہے اور دوڑنا بند کر دیتا ہے - اسمین نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے اس لئے کتے بھی بڑی آسانی کے ساتھہ پتہ چلا لیتے ہین -

اسکی خوراک گھانس کے بیج اور چھوٹی چھوٹی گھانس اور کیڑے مکوڑے ہین - انڈے دیتے وقت ایک خاص قسم کی آواز نکالتا ہے انڈے تعداد مین چار ہوتے ہین -

برھ سری

اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور ٹانگین کسیقدر لمبی جنوبی بگلی کے برابر ہوتا ہے اسکا گوشت معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ گھوڑے بیل تانگہ کی آڑ مین سے خوب شکار کیا جاتا ہے یا اُڑ کے قریب داؤن کر کے شکار کیا جائے اسکے لئے (۲) سے (۴) تک چھرہ مناسب ہے۔

اُوئی

یہہ پرند جسامت مین بڑہ سری کے برابر ہوتا ہے لیکن اوس سے چونچ بڑی ہوتی ہے تقریبًا ۳½ یا ۴ انچھ لمبی ہوتی ہے۔ اوڑتے وقت یہہ ایک باریک آواز "اُوئی" کی نکالتا ہے۔ اس کا گوشت بڑہ سری سے اچھا ہوتا ہے۔ یہہ موسم سرما مین باہر سے آتا ہے۔ اس کا بھی شکار بڑہ سری کی طرح (۲) و (۴) چھرہ سے کیا جاتا ہے۔

جل مُرغی

یہہ پرند اگرچہ ہندوستان مین زیادہ پھیلا ہوا نہین ہے۔ لیکن پھر بھی عام ہے اس کا سُرخ سامنے کا حصّہ اور دم کے نیچے کے سفید بال پیرون کے قریب کا سیاہ حصّہ اسکی خاص علامتین ہین۔ ایک سال کے بچّے کا رنگ زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ اسکی نسل ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے۔ یہہ اپنے گھونسلے جھاڑیون مین بناتے ہین انڈے بھورے رنگ کی زمین کے۔ (یعنی زمین بھوری اور اوسپر سیاہ دہبے ہوتے ہین ——— چیت کبرے ہوتے ہین اور تعداد مین نو ہوتے ہین۔ اسکی خوراک عام مرغیون کیطرح آواز خاص قسم کی سخت "کُرک" کی ہوتی ہے۔ دن کے وقت کم فاصلہ طے کرتی ہے لیکن رات کے وقت دور دور نکل جاتی ہے۔

سارس

اگرچہ ہندوستان کے شکاری اسے بہت کم شکار کرتے ہین لیکن چونکہ ہندوستان مین یہہ نہایت عام ہے اسلئے اسکے متعلق کچہہ نکچہہ بیان کرنا ضرور ہے اس کا لمبا قد پانچ فٹ تک کا اونچا ہوتا اور سفید رنگ یہہ علامتین ایسی ہین کہ ہر شخص اسے پہچان سکتا ہے۔ یہہ ہمیشہ جوڑے کے ساتہہ رہتا ہے۔ مادہ نر سے چھوٹا سر ہونے کی وجہہ سے علیحدہ تمیز ہو سکتی ہے۔ بلحاظ قد کے یہہ پرند ہندوستان کے تمام پرندون سے بڑا ہے لیکن وزن مین بیس پونڈ سے زائد نہین ہے۔ انڈون کے زمانہ مین اسکی گردن سفید ہو جاتی ہے اور بازو کے پر بہی سفیدی مائل ہو جاتے ہین۔ یہہ پرند صرف ہندوستان ہی مین پایا جاتا ہے اور روس مین نہایت کم پایا جاتا ہے سوائے نیپال کے پہاڑی ملکون مین بہی کم پایا جاتا ہے۔ میسور اور سندھ مین بہی کم ہے۔ لیکن جو حصے سرسبز رہنے والے ہین اسکی کثرت کے خاص مقامات ہین۔

راجپوتانہ مین نہایت کثرت سے پائے جاتے ہین۔ ہندوستان کے لوگ اس کا شکار کرنے مین مذہب کیوجہہ سے مجبور نہین ہین بلکہ دو وجوہ ہین۔ اوّل تو اس کا گوشت خراب ہوتا ہے دوسرے جوڑے کی آپس مین اسقدر محبت ہوتی ہے کہ جب انمین تفریق ہو جاتی ہے تو پہر جوڑا نہین ملتا۔ جب انمین سے ایک مار لیا جاتا ہے تو دوسرے کی بری حالت ہوتی ہے اور آخر اوسکے غم مین مر جاتا ہے۔

اسکا گہونسلہ پانی مین کبہی خشکی پر ہوتا ہے اور سطح آب سے اونچا بنایا جاتا ہے۔ اس کا گہونسلہ جب تک بچہ نکلجائے اوسوقت تک اس پرند کو غصہ نہین آتا اور جب غصہ آتا ہے تو بڑے زور شور سے حملہ کرتا ہے جب یہہ بوڑہا ہو جاتا ہے تو اسکے پر جہڑنے لگتے ہین۔ ویسے یہہ کبہی کبہی اوڑتے بہی ہین۔ لیکن چلنا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتے ہین اور ایک میل کی بہی اوڑان اوڑنے مین تو زمین سے بیس گز سے زیادہ اونچے نہین جاتے انکی اوڑان سے ہر شخص واقف ہے اوڑتے وقت بولتے جاتے ہین

پہلے نر کی آواز نکلتی ہے اور پھر مادہ کی۔ اسکے صرف دو یا تین انڈے ہوتے ہیں اور عام طور سے ان انڈوں میں ایک بچہ نکلتا ہے باقی خراب ہو جاتے ہیں۔ انڈے بہت لمبے اور سخت ہوتے ہیں لمبائی ۴ یا ۴½ انچہ تک ہوتی ہے یہہ اپنی خوراک خشکی پر کہیتوں میں اور اوتھلے پانی میں تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک چھوٹے جانور گرگٹ کیڑے مکوڑے وغیرہ ہیں اور نباتات میں اناج دال وغیرہ۔

کلنگ یا کرچ

یہہ پرند اکثر جہنڈوں میں پایا جاتا ہے اور جہنڈوں میں اسکی تعداد بیس سے سو تک ہوتی ہے اور شمالی ہندوستان میں اس سے بہی زیادہ ہوتے ہیں۔ اسکے خاص رہنے کی جگہہ شمالی حصے ہیں برما اور جزیرہ لنکا میں کوئی اس کا نام تک بہی نہیں جانتا یہہ اگست کے شروع میں آجاتے ہیں۔ لیکن عام انکے آنیکا زمانہ اکتوبر ہے۔ راجپوتانہ سے مارچ کے مہینہ میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن بعض اور جگہہ ٹہرتے ہیں۔ پانی کے قریب کھلے ہوئے مقامات پر یہہ پایا جاتا ہے اور گہرے پانی سے اتہلے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے لیکن خوراک پانی سے دور تلاش کرتا ہے۔ علی الصبح انکا حملہ کہیتوں پر ہوتا ہے۔ اور صرف دانہ وغیرہ ہی نہیں کہاتے بلکہ نئی بوئی ہوئی کوپلیں تک کہا کر فصل کو برباد کر دیتے ہیں۔ آلو خربوزہ وغیرہ اور بہت سے نباتات کی قسم میں سے کہاتے ہیں سب سے زیادہ دال انکی پسندیدہ خوراک ہے۔

جب یہہ کہانے میں مصروف ہوتے ہیں تو انہیں سے ایک پہرہ دیتا ہے پہاڑوں میں سب سے لذیذ قوم ہے رات کو یہہ خشک جزیرہ یا ٹاپوؤں میں بسیرا لیتے ہیں۔ یہہ ہمیشہ ایک ٹانگ سے کہڑا ہو کر سوتا ہے۔ اگر انپر کوئی شکاری پرند حملہ کرے تو دوسرے ساتھی مدد دیتے ہیں۔ انڈے بچے سارس کے انڈے بچوں سے چہوٹے ہوتے ہیں ونس پور بندوق کے دو فیروں میں (ایک بیٹھے ہوؤں پر اور دوسرا اڑتے ہوؤں پر) میں نے پندرہ کلنگ مارے جبکہ اسکا جہنڈ کا جہنڈ کہیت میں چگنے میں مصروف تہا۔

اس کے لئے (۳-۱ے) یا (۳- ایس جی) سے چہوٹا چہرہ ہونا چاہیئے -

قرقرا

یہہ پرند ایک گز سے زیادہ لمبا نہین ہوتا اور بہورے لگلے یعنی ہرٹری سے بہت مشابہ ہوتا ہے - یہہ اکثر جہنڈون ہی مین رہتا ہے اور اسکے جہنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہین - بعض وقت اسقدر ایک جگہہ اکٹھے ہوتے ہین کہ ایک ایک بیگہہ زمین کو ڈہاک لیتے ہین - گجرات کاٹہیاواڑ دکہن انکے ہیڈکوارٹر ہین - یہہ بہی اکتوبر کے مہینہ مین آکر مارچ اور اپریل تک چلے جاتے ہین مذکور الصدر مقامات کے علاوہ شمالی اور مغربی ہندوستان مین بہی پائے جاتے ہین - جنوبی بنگال اور اسکے مشرقی حصّہ مین نہین پائے جاتے -

یہہ نہایت خوش مزاج کہلاڑی پرند ہوتا ہے اور دن کا زیادہ حصّہ ادہر ادہر چکر لگانے مین صرف کرتا ہے اوسوقت اسکا شکار مشکل سے کیا جاسکتا ہے - اگر یہ پیداوار کی چیزین کہا رہا ہو اوس زمانہ مین اسکا گوشت اچہا ہوتا ہے - اسکی وہی خوراک ہے جو کلنگ کی ہے کہانے کے بعد یہہ بڑے بڑے تالابون اور خاصکر دریاؤن کے کنارون پر چلے جاتے ہین - کہلے میدانون مین بسیرا لیتے ہین بسیرے کے وقت ایک دو جانور جو کسی کے پہرے پر ضرور رہتے ہین - صبح ہوتے ہی پہر اپنی خوراک کی تلاش مین ادہر ادہر اوڑ جاتے ہین - اس کا گہونسلہ زمین پر ہوتا ہے جو چہوٹی چہوٹی کنکریان جمع کرکے بنالیا جاتا ہے انڈے دو ہوتے ہین -

کلنگون یعنی کرچون کیطرح یہہ بہی سکار کیا جاتا اور اسکے لئے وہی چہرہ موزون ہے

گوجن یا پیٹروان

ہندوستان کے شکاری پرندون مین یہہ سب سے بڑا پرند ہے اور لوگ اسے بڑے شوق سے شکار کرتے ہین اس کا رنگ ملگجا بہورا ہوتا ہے نیچے کا حصّہ سفید پراتے

نر کی گردن بہی سفید ہوتی ہے۔ لیکن مادہ اور بچون کی گردن وغیرہ بہوری رہتی ہے۔ سر کے اوپر سیاہ لکیرین ہوتی ہین۔ اوڑان مین گدہ کی طرح ہوتا ہے۔ یہہ زمین سے زیادہ اونچا نہین اوڑتا۔ اسکے رنگ اور قد سے اسے فوراً پہچان لیا جا سکتا ہے۔ زیادہ سے دوگنے قد کا ہوتا ہے وزن مین دس سیر ہوتا ہے اور کبہی اس سے بہی زیادہ۔ لمبائی مین نر تقریباً چار فٹ اور مادہ تین فٹ ہوتی ہے۔

یہہ خالص ہندوستانی پرندہ ہے سیلون مغربی ہندوستان بنگال بہار چوٹا ناگپور اور اڑیسہ مین بہت کمیاب ہے۔ یہہ کہلی ہوئی جگہہ کو بہت پسند کرتا ہے اور گہری ہوئی بند جگہ سے دور بہاگتا ہے صاف یا گہاس دار زمین اسکے خاص رہنے کی جگہہ ہے لیکن جب اسکے رہنے کی جگہہ سے گہاس کاٹ ڈالی جاتی ہے تو یہہ پانی کے کنارے چلا جاتا ہے۔ گیہون کے کہیتون مین ہی اکثر پایا جاتا ہے۔ اور اناج بیج کونپلین بیر وغیرہ کہاتا ہے جاندار مخلوق مین ٹڈے کو بہت پسند کرتا ہے۔ دوسری قسم کے کیڑے گرگٹ سانپ تک کہا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ زیادہ اونچا نہین اوڑتا لیکن پہر بہی ایکدم مین بڑا چوڑا سفر طے کر لیتا ہے اکثر یہہ کالے ہرنون کے ساتہہ اوٹہتا بیٹہتا ہے اور انکا ایسا میل ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہین۔ جبکہ انڈے دینے کا زمانہ ہوتا ہے تو ایک ایک نر کے ساتہہ چہہ چہہ مادہ ہوتی ہین۔ جب یہہ مادہ سے کہیلتا ہے تو سر اور دُم اونچی اوٹہا لیتا ہے اور حلق پہلا کر ہوا مین زور زور سے سانس لیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کی گہری آواز نکالتا ہے اسکے انڈے دینے کا زمانہ چہہ مہینے تک رہتا ہے سوائے دسمبر فروری اور مارچ کے قریب قریب ہر مہینہ انڈے ہوتے ہین۔ اگست اور نومبر مین کثرت سے ہوتے ہین۔ یہہ پرند صرف ایک انڈا دیتا ہے اور ذرا سی کہلی جگہہ مین ہر جگہہ دیدیتا ہے۔ صرف تہوڑی سی گہاس جمع کر لی جاتی ہے۔

انڈے بہورے زمین کے ہوتے ہین اوپر سیاہ افشان ہوتی ہے۔ اسمین خوشبو

لینے کی بڑی قوت ہے اور یہہ خود کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے۔ گوبجن کو چونکہ یہہ نہایت ہوشیار پرندہ ہے۔ داؤن وغیرہ سے ہی مشکل سے زد پر آتا ہے لہذا بانو گولی سے چھوٹے ٹر رائیفل ٹھیر وڈ وغیرہ کے شکار کرنا بہتر ہے۔ ورنہ یہہ طریقہ بھی عمدہ ہے کہ اسپر پہرنو کا ساموں کر لیا جاتا ہے اور پہر اسکو ٹولکر اسیطرح شکاریوں پر لایا جاتا ہے خواہ یہہ پاؤن سے چلکر آئے یا اوڑ کر شکاریوں پر سے نکلے نمبر ۱۳ چھرہ سے اسکا شکار کر لیا جاتا ہے۔ یہہ طریقہ آسان اور کارآمد ہے۔

تلوریا چارس انجہولا بٹروان

یہہ نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ قد طاؤس کے برابر ہوتا۔ مادہ زیادہ تر بہورے رنگ کی اور نر بہت چمکدار سیاہ رنگ کا ہوتا ہے مگر بازؤن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نر مادہ سے اوڑان مین زیادہ ہوتا ہے وزن اور جسم مین مادہ نر سے زیادہ ہوتی ہے راجپوتانہ مین مادہ کا وزن اندازاً ڈیڑھ سیر تک ہوتا ہے۔ اور نر کا سوا سیر تک بنگال واسام مین اس سے بہی زیادہ وزن کے ہوتے ہین۔ یہہ پرند ہندوستان مشرقی حصہ مین زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اور وہ آسام ہندوستان کے شمالی و مغربی حصوں مین بہی پایا جاتا ہے۔

یہہ کہلی ہوئی گہاس دار جگہہ مین رہتا ہے۔ اور جسقدر گہاس گہنی ہوتی ہے یہہ زیادہ پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اسکی پناہ کی جگہہ خوب ہوتی ہے اسکی اوڑان بہت کمزور ہوتی ہے اور جب یہہ اوڑتا ہے تو زور زور سے بازو کو پہڑ پہڑاتا ہے اور ایک سانس مین ایک میل سے زیادہ نہین اڑتا۔ اسکی خوراک کونپلین دانہ بیر اور رسدار پتیان وغیرہ مین ٹڈے اور گہاس کے دوسرے کیڑے بہی کہاتا ہے اس کے انڈے دینے کی عجیب عادت ہے۔ مادہ سے مارچ سے جون تک خوش فعلیان کرتا

رہتا ہے - ہوا مین تقریبًا پندرہ گز تک سیدہا اوڑتا چلا جاتا ہے - اور بازون کو زور زور سے پہڑپہڑاتا ہے پہر ایکدم نیچے اوترتا ہے - اسیطرح پانچ یا چہہ مرتبہ اونچا جاتا ہے اور نیچے آتا ہے مادہ بہی اس درمیان مین اوسکے قریب آجاتی ہے پہر نر زمین پر اپنی دم پہیلا کر مادہ کے گرد گہومتا ہے اور ایک عجیب آواز نکلتی ہے - مادہ دو انڈے دیتی ہے اور کوئی گہونسلہ وغیرہ نہین بنایا جاتا ایک انڈا دوسرے انڈے سے بڑا ہوتا ہے انڈے مورنی کے انڈون کے برابر ہوتے ہین - ان انڈون پر مادہ ایک مہینہ تک بیٹہتی ہے اگر اس درمیان مین اوسے شبہہ ہوجاتا ہے کہ کسی نے انڈون کو چہوا ہے تو خود انڈون کو پہوڑ ڈالتی ہے - بچے انڈون سے نکلتے ہی پہرنے اور دوڑنے کے قابل ہوجاتے ہین - اور ایک مہینہ کے بعد خوب اوڑ سکتے ہین - ایک سال تک اپنے ماں باپ کے ساتہ رہتے ہین زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ دو تین مادہ ایک دوسرے کے پاس انڈے دیتی ہین -

سیم تیتر

بہت سے شکاریون نے اسے مارنا تو درکنار دیکہا بہی نہوگا - یہہ پرند اوڑنے مین چہے کی طرح اور قد مین کبوتر کے برابر ہوتا ہے - اسکی ٹانگین بہی کبوتر کیطرح چہوٹی ہوتی ہین دم مرغابی کیطرح بہت چہوٹی ہوتی ہے - سر پر تین سیاہ لکیرین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوتی ہین گویا یہہ لکیرین اسکے خاندانی تمغے ہین - یہہ ہندوستانی پہاڑیون مین ہر جگہہ پایا جاتا ہے - برما کے میدانون مین بہی آجاتا ہے - پہاڑی ملکون مین سیلون تک پہنچ جاتا ہے - نیلگری پہاڑی مین اسکا شکار خاص طور سے کیا جاتا ہے پہلی نومبر سے پہلی مارچ تک اگر خوب محنت سے اسکی تلاش کیجائے تو پہاڑ پر چار ہزار فٹ کی اونچائی پر ملجاتا ہے - اونچائی پر ایسی جگہہ جہان کچہہ تری ہو اور جہان اسے اپنی خوراک ملسکتی ہو بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہہ پرند بہتے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے - ہمالیہ کے علاوہ جہان یہہ پایا جائے سردی کے زمانہ مین پایا جائیگا - ہمالیہ پر اسکی نسل بکثرت ہوتی ہے - کہا سے

مین نہایت لذیذ ہونیکی وجہہ سے اور آسانی سے پہچان لئے جانے کی وجہہ سے شکاری اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتے ہین اور چونکہ بڑی محنت سے ہاتہہ لگتا ہے اسلئے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے - جب اس کا دل چاہتا ہے یکایک اوٹہہ کہڑا ہوتا ہے - اور درختون ہی درختون مین اوڑتا ہے اسلئے اسکے شکار کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جب شکاری مار لیتے ہین تو اونکی خوشی کا کیا کہنا - یہہ اپنی چونچ زمین مین گڑا کر کیڑے مکوڑے بطخون کی طرح بالکل ثابت نگل جاتا ہے اس لئے اس کا ہاضمہ بہت اچہا معلوم ہوتا ہے یہہ بہت زیادہ کہانیوالا پرند ہے - زیادہ تر جانور کہاتا ہے اور جب ایک دو ہفتہ بعد اناج ملجاتا ہے تو اپنی بڑی خواہش ظاہر کرتا ہے - پلاؤ بہر اناج کا بہرا پیالہ ایک جگہہ بیٹہکر کہا سکتا ہے - یہہ زیادہ تر رات کے وقت اپنی خوراک تلاش کرتا ہے - مادہ سے جب شخص تعلیان کرتا ہے تو اسوقت کوئی موٹی آواز نہین نکالتا صرف پچاس گز سے دو سو گز تک ہوا مین ادہر ادہر اوڑتا ہے اسوقت اسکا شکار آسانی سے کیا جا سکتا ہے جبکہ تمام کنبہ کسی کے خوف کی وجہہ سے جگہہ تبدیل کرتا ہے تو مادہ تمام بچون کو لیجاتی ہے اول یہہ بات نہایت عجیب معلوم ہوئی کہ مادہ بچون کو کسطرح لیجاتی ہے لیکن معلوم ہوا کہ اپنی ٹانگون مین دابکر لیجاتی ہے - اسکے انڈے چار ہوتے ہین اور زمین پر سوکہے پتون کے ڈہیر پر دئے جاتے ہین

بہٹ تیتر

یہہ بہورے رنگ کا گاودم پرند فاختہ کے برابر ہوتا ہے اکثر اسے پہاڑی جہاڑی تیتر بہی کہتے ہین یہہ خشک کہلے ہوئے مقامات مین پایا جاتا ہے - جہاڑی اور تر آب و ہوا کے جنگلون مین بالکل نہین پایا جاتا - بنگال برما سیلون اور بمبئی کی طرف بہت کمیاب ہے

اسکے رہنے کی جگہہ ہندوستان کا شمالی و مغربی حصہ ہے یہہ پرند پرون کی خوبصورتی کی وجہ سے خوبصورت ہوتا ہے - یہہ علی الصبح اپنے کہانیکے واسطے اوٹہہ کہڑے ہوتے ہین - اکثر کہیتون یا چہوٹی چہوٹی سوکہی گہاس کے میدانون مین پڑے رہتے ہین -

جوار باجرہ مکہ دال وغیرہ اسکی خوراک ہے۔ صبح کے آٹھہ بجے سے دس بجے تک کسی قریب جگہہ پانی پینے جاتے ہین اور بعض اوقات اس فاصلہ کو طے کرنے کے لیے بڑی دور تک اوڑتے ہین۔

یہہ پرند بہت تیز اور اونچا اوڑتا ہے۔ جب تک یہہ اوڑتا رہتا ہے آواز نکالتا رہتا ہے صبح کے کہانے کے بعد یہہ جوتے ہوے کہیتون یا میدانون مین جا پڑتے ہین۔ اور تمام دن وہین گذارتے ہین چار بجے سے چہہ بجے تک اِنکے پانی پینے کا وقت ہے لیکن ہر موسم مین بدلتا رہتا ہے پانی پیتے وقت یہہ اچھی طرح شکار کئے جا سکتے ہین۔ اگرچہ اسکے انڈے ہی کیون نہون لیکن زیادہ پریشان کرنے سے جگہہ چہوڑ دیتا ہے۔

یہہ ہندوستان مین ہر موسم مین پایا جاتا ہے نر اور مادہ دونون انڈے سیتے ہین نر رات کے وقت اور مادہ دن کے وقت انڈون پر بیٹہتی ہے۔ بچے دانہ خود چگ لیتے ہین لیکن پانی نر پلاتا ہے۔ نر اپنے سینہ کے پرون کو بہگولاتا ہے جسے بچے چوس کر اپنی پیاس بجہا لیتے ہین۔ انڈے کہلی ہوئی زمین پر دیتے ہین۔ انڈون کی تعداد کبہی تین کبہی دو اور کبہی ایک ہوتی ہے۔ یہہ رات کے وقت بڑی ہوشیاری سے زمین پر سوتا ہے۔ اس کا وزن پاؤ بہر تک ہوتا ہے۔

غرے

اِس قسم کے بہٹ تیتر کا پیٹ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہے۔ نر کا سر اور سینہ بہورے رنگ کا ہوتا ہے اور گردن اخروٹی رنگ کی اسکے علاوہ تمام جسم بہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکی دُم دوسرے تیترون کی طرح نوکدار نہین ہوتی۔

یہہ یہان سردی کے موسم مین آتا ہے۔ لیکن پہر بہی اس کثرت سے پہیل جاتا ہے کہ ہر جگہہ بہت زیادتی کے ساتہہ پایا جاتا ہے۔ شمالی و مغربی حصون راجپوتانہ پنجاب انبالہ مین زیادہ تر اکتوبر کے مہینہ مین آجاتے ہین اور فروری کے ختم ہونے تک واپس

چلے جاتے ہین ۔ کاشت کئے ہوئے کہیتون کو غیر کاشت کہیتون سے زیادہ پسند کرتے ہین ۔ صبح کہاتے وقت نہایت قریب قریب ملکر بیٹھتے ہین اور دوپہر کاٹتے وقت پہیلکر بالکل علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہین ۔ اسکے انڈے اسکی خوراک سب بہٹ تیتر کی طرح ہے لیکن قد اور وزن بہٹ تیتر سے زیادہ ہوتا ہے ۔ مادہ کا وزن نر سے کچھہ کم ہوتا ہے

پہاڑی بہٹ تیتر

یہہ بہٹ تیترون مین سب سے چہوٹی قسم ہے نہایت خوبصورت ہوتا ہے نر کے پروں پر پیلی چوڑی لکیرین ہوتی ہین ۔ سر کے اوپر سفید اور سیاہ دو لکیرین ہوتی ہین چونچ نارنجی اور گیہون کے دانہ کے مشابہ ہوتی ہے ۔ آنکہین پیلی ہوتی ہین ۔ دم نوکدار نہین ہوتی ۔ مادہ کے سر پر کالے کالے چہکے ہوتے ہین اور لکیرین نہین ہوتین یہہ تیتر سے بہت ملتا جلتا ہے ۔

وہ مقامات جنکو بہٹ تیتر عام طور سے پسند کرتے یہہ بہی پسند کرتے ہین ۔ لیکن جہاڑی دار جنگل زیادہ ترجیح دیتے ہین ۔ لیکن بارش کے موسم مین کہلی ہوئی جگہہ مین چلے جاتے ہین ۔ اسکی کثرت کے مقامات گجرات راجپوتانہ سندہ وغیرہ ہین ۔ یہہ زیادہ تر اپنے جوڑے کے ساتہہ پایا جاتا ہے اور کبہی تنہا بہی ۔ یہہ زمین پر ایسا دبک کر بیٹھتا ہے کہ بالکل پتہ نہین چلتا اور اڑتے وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ یہہ خود ہی چہلک کر اوڑتا ہے ۔ ایک سانس مین یہہ زیادہ دور تک نہین اوڑ سکتا ۔ نہ یہہ اپنی رہنے کی جگہہ سے زیادہ دور جاتا ہے ۔ ہمیشہ دو وقت پانی پیتے ہین جو ندیان یا پانی کی جگہہ پہاڑ سے قریب تر ہین وہان یہ جوڑے سے یا چار چار چہہ چہہ کے جہنڈ مین علی الصباح آفتاب سے پہلے آتے ہین اور پانی پیکر جاتے ہین ۔ شام کو جب آفتاب نیم غروب ہوتا ہے اسوقت تاریکی ہونے تک پانی پینے آتے ہین ۔ مین جب کبہی شیر تیندوہ کے لیے مالے پر بیٹہا ہون تو مین نے اکثر انکا تماشہ دیکہا ہے اور اکثر ایسا ہوا کہ اسی وقت مین نے تیندوہ مار لیا چونکہ تیندوہ وغیرہ بہی اسیوقت پانی پینے آتے ہین ۔ خوراک کی تلاش مین یہہ رات کو بہی ۔

اوڑتے ہین انکی بولی دوسرے بٹ تیترون سے کچہہ مختلف ہے - اس کا وزن تین- چہٹانک ہوتا ہے - انڈے عام طور سے تین ہوتے ہین -

تیتر

یہہ تیتر عام طور سے مشہور ہے پیٹھ پر سیاہ لکیرین ہوتی ہین حلق پر کوئی نشان نہین ہوتا صرف کہنچی ہوتی ہے - نر محض کانٹون کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے ہندوستان مین یہہ اکثر پالا جاتا ہے آدمی سے اسقدر میل کیا جاتا ہے کہ آواز دینے پر لوٹنے لگتا ہے اور کہلا چہوڑ دیا جاتا ہے تو پیچہے پیچہے دوڑتا ہے - یہہ بڑا بہادر پرندہ ہے اور اسے لڑانے کے لیے ہی پالا جاتا ہے - دلدلی ملکون اور گہنے جنگلون مین رہنا پسند نہین کرتا اسوجہ سے برما بنگال مالابار کی طرف بہت کمیاب ہے - یہ گرم ملک کا رہنے والا پرندہ ہے - درخت پر بسیرا کرتا ہے اور جہان درخت نہین ہوتے تو زمین پر بسیرا کرتا ہے - دو ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہین جاتا - یہہ کہیتون ہی مین نہین چگتا بلکہ اکثر راستون پر آکر چگتا ہے - زیادہ تر بستی کے قرب وجوار مین رہتا ہے - اسکی خوراک دانہ گہاس کونپلین پتنگے اور خاصکر دیمک ہے اسکا پیچہا کرکے شکار کرنا بالکل فضول ہے سمجہدار شکاری اسے خاص خاص جگہہ ٹہیرا لیتے ہین ورنہ عام طور سے اچانک سامنے آجائے تو مار لیا جاتا ہے - دیمک جانے سے بعض اوقات بہت سے اکہٹے ہو جاتے ہین - انڈے تعداد مین نو ہوتے ہین اور سال مین دو تین بار انڈے ہوتے ہین پہلی مرتبہ فروری مین اور دوسری مرتبہ اگست مین - یہہ گہونسلہ نہین بناتا بلکہ کچہہ گہاس اکہٹی کرکے کسی جہاڑی کے نیچے انڈے دیدیتا ہے - اڑتے ہوئے تیتر پر اگر مرغابی کے قاعدہ سے بندوق آگے ملا کر لگائی جائے تو خطا ہوتی ہے جسکو اڑتا تیتر مارنے کی مشق ہو اور اوسی قاعدہ سے اوس کی مرغابی پر لگائی تو نہ لگے گی کیونکہ دونون کی رفتار مین فرق ہے یہہ ہر شخص مشق سے اندازہ ہر پرند کا جدا جدا کر سکتا ہے -

کالا تیتر

یہہ تیتر اپنے رنگ کی وجہ سے دوسرے تیترون سے بالکل مختلف ہے اس کے سفید اور اخروٹی رنگ کے جہاڑے کلی اور سفید رنگ کی دم پر لکیرین خاص علامتین ہین۔ مادہ کا نیچے کا حصّہ چہاتی پیٹ وغیرہ داغ دہبہ سے ہوتا ہے اور بجائے سفید کنپٹی کے بہورے رنگ کا بڑا سا ٹپکا ہوتا ہے۔ ٹانگین نارنجی ہوتی ہین۔ نر کے کانٹے ہوتے ہین۔ نر کا وزن تقریباً ڈیڑھ پاؤ تک ہوتا ہے مگر اکثر اس سے کم وزن کے ہوتے ہین۔ مادہ وزن مین کم ہوتی ہے۔

یہہ ہندوستان کے شمالی حصّون مین پایا جاتا ہے۔ کاٹھیاوار اور اڑیسہ کی طرف نہین پایا جاتا۔ سات ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر یہہ کبھی نہین جاتا۔ ایسے مقامات مین جہان دریا ہو اور گھاس جہاڑی اوگی ہو یا کم گہنے جنگل اور خشک زمین ہو پایا جاتا ہے جہان درخت گنجان ہون وہان رہنا پسند نہین کرتا۔ گنّون کی باڑھ اور بن کے کھیتون مین یہہ ملتا ہے۔

صبح کے وقت درختون باڑون پر بیٹھکر اپنی آواز دور دور تک پہونچاتا ہے انڈے دینے کے زمانہ مین اور سردی کے موسم مین یہہ بہت زیادہ بولتا ہے۔ ہمیشہ جوڑے کے ساتھ رہتا ہے۔

اسکا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اسکی خوراک عام تیترون کی طرح ہے لیکن اونکی طرح نہ تو لڑنے والا ہوتا ہے اور نہ دوڑنیوالا ہوتا ہے اور اس وجہ سے اسکا شکار بہ نسبت اونکے آسان ہے۔ بارہ انڈے تک دیتا ہے۔ لیکن تین بچون سے زائد کبھی نہین نکلتے اس کے گھونسلے گھانس مین چھپے ہوتے ہین۔ اکثر جون کے آخر مین انڈے دیتے ہین۔ اسکی اوڑان بہورے تیتر سے مشابہ ہے۔

جنگلی مرغی

نر کا سُرخ اور کالا رنگ ہوتا ہے۔ مادہ کچھہ بھورا رنگ لئے ہوتی ہے وزن
مین نر سیر بھر کا اور مادہ ادھ سیر کی نر کی دم بہت لمبی اور آگے سے گول ہوتی ہے
مادہ کی دم چھوٹی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے مغربی حصہ مین نہین پائے جاتے نہ جنوبی حصہ مین پائے جاتے
ہین اور پانچ ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر بھی نہین جاتا پہاڑون کے دامن مین یہہ
کثرت سے پائے جاتے ہین خاص کر ایسے مقامات مین جہان اونچے اونچے بانس
کے درخت ہون اور پانی قریب ہو اگرچہ یہہ کھلے میدانون مین بھی دانہ کی غرض
سے آجاتے ہین۔ برما کے جنگلون مین یہہ پہاڑ اور میدان دونون جگہہ مین پائے
جاتے ہین۔ ریگستان اور کھیتون مین نہین جاتے اور دلدلی جگہ سے بہت بھاگتے
ہین انکی آواز جنگلی حالت مین "کُک کُل کُلاک" اور پلاؤ حالت مین "کوکڑو ڈوڈول ڈو" ہو
ہے سال کے درختون کے جنگل مین یہہ کثرت سے پائے جاتے ہین رات کے وقت
درختون پر بسیرا لیتے ہین انکی اوڑان بھاری ہوتی ہے۔ اور اوڑتی ہوئی حالت
مین اچھی طرح شکار ہو سکتے ہین۔ یہہ زیادہ اونچے نہین اوڑتے۔ اپنی بولی کا فوراً
جواب دیتے ہین۔

اگر کوئی شخص انکی بولی سیکھہ لے تو شکار کرنے مین بڑی آسانی ہو جاے۔
یہہ بڑی خونخواری کے ساتھہ لڑتے ہین بلکہ انکے بڑے بڑے کانٹے ہوتے
ہین اسلئے اکثر لڑتے لڑتے مر جاتے ہین۔ جفتی عام مرغون کی طرح کہیلتے ہین
انکے انڈے دینے کا زمانہ سال کا اوّل نصف حصہ ہے اس زمانہ مین اس کے
پر وغیرہ گر جاتے ہین۔ ایک وقت مین چھہ بچے نکلتے ہین۔ بچے اوّل اوّل سفید
رنگ کے ہوتے ہین اور بچپنے ہی مین نر اور مادہ کی صورت اختیار کر لیتے ہین
ایک سال کے بچے نہایت لذیذ ہوتے ہین۔

چھوٹی جنگلی مرغی

یہہ کالے رنگ کی ہوتی ہین انکے تاج نہین ہوتا آنکھین سرخ ہوتی ہین پوٹون پر بال نہین ہوتے ٹانگین اور چونچ سرخ ہوتی ہین۔ عام طور سے نر کے ہر پیر مین دو کانٹے ہوتے ہین اور بعض کے زیادہ ہوتے ہین مادہ کے ایک کانٹا ہوتا ہے یہہ دریائے گنگا کے شمالی حصہ مین کم پائے جاتے ہین اودہ کے ترائی کے جنگلون مین بہت پائے جاتے ہین کھلے میدانون مین کبھی نہین دیکھے جاتے ۔

پیرون دوڑنے مین اسقدر تیز ہوتے ہین کہ بعض اوقات کتون کو بھی ہوا نہین دیتے اوڑتے وقت خوب شکار کیے جا سکتے ہین لیکن زخمی ہوکر جب یہہ بھاگ جائین تو پھر ملنا دشوار ہوتا ہے ۔ رات کے وقت درختون پر بیٹھکر بسیرا لیتے ہین ۔

اکثر جوڑے کے ساتھہ رہتے ہین ۔ انکی خوراک بیر بیج کیڑے مکوڑے اور پتنگے ہین ۔ انہین پیاس گھڑی گھڑی لگتی ہے ۔ اسیوجہ سے وہ دریا جو گنجان درختون مین ہوکر نکلتے ہین انکی رہائش کے خاص مقامات ہین ۔ سال مین دو مرتبہ انڈے ہوتے ہین اور گھونسلا اونچی جگہہ بنایا جاتا ہے جو کسی چیز سے ڈھک دیا جاتا ہے انڈے چھوٹی مرغی کے برابر ہوتے ہین اور تعداد مین سات ہوتے ہین ۔

چکور

یہہ ایک پہاڑی پرند ہے اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے ۔ رنگ مین ہلکا اور گہرا پن آب وہوا کے لحاظ سے ہوتا ہے جو ملک گرم ہین وہان کے چکور خاکی خاکی رنگ کے ہوتے ہین اور پر کم ہوتے ہین ۔

مرطوب مقامات مین بڑے سر اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے یہہ سخت سے سخت گرمی اور زیادہ سے زیادہ سردی برداشت کر لیتا ہے ۔ اور دونون مقامات مین جہان سو سو انچہ بارش اور جہان بالکل بارش نہو برابر پایا جاتا ہے ۔

اسکی سرخ چونچ پیرون مین کانٹے گلے مین سیاہ کنٹھی اور بھورے بازوؤن پر سیاہ کھڑی دہاریان یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ یہہ فوراً پہچانا جاسکتا ہے ۔ ہمالیہ پر سولہ ہزار فٹ کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے ۔

یہہ اکثر پہرتا رہتا ہے اور بڑی شان سے اٹہلا کے چلتا ہے ۔ چنانچہ شعرا اسکی چال کو معشوق کی چال سے منسوب کرتے ہین ۔ گہاس دار مقامات اور درختون سے گہرے ہوئے دریاؤن کے قریب کے حصون مین رہنا بہت پسند کرتا ہے ۔ موسم سرما مین یہہ جہنڈون مین رہتا ہے ۔ ایک ایک جہنڈ تیس تیس کی تعداد کا پایا جاتا ہے ۔ مگر انڈون کے زمانہ مین جوڑے ہی کے ساتہہ رہتا ہے ۔ جاڑے کے موسم مین لڑتا بہی خوب ہے ۔ اور اکثر لوگ اسے لڑانے کے لیے پالتے ہین ۔

یہہ عام تیترون سے زیادہ تیز اور دیر تک اوڑ سکتا ہے مگر ایک پوری اوڑان کے بعد پہر نہین اوڑ سکتا ۔ اس حالت مین آسانی کے ساتہہ شکار کیا جاسکتا ہے اسکی خوراک عام تیترون کی خوراک ہے ۔ پرانے چکور کا گوشت سخت اور روکہا ہوتا ہے ۔ لیکن خزان کے زمانہ مین بچونکا رنگ نہایت لذیذ ہوتا ہے بچے سیاہ چتیون سے فوراً پہچانے جاسکتے ہین ۔ چکور ہمالیہ پہاڑ پر ۴۰۰ فٹ کی اونچائی پر اپریل سے دو مہینہ تک انڈے دیتا ہے ۔ انڈے سات سے چودہ تک ہوتے ہین ۔ سندہ مین دریائے سندہ کے اوس جانب اور سکیم مین نہین پایا جاتا ۔ راجپوتانہ مین بہی تقریباً نایاب ہے ۔

لوا

لوا چہوٹے تیترون کی قسم مین سے کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی تمام عادت و خصلت تیتر سے بہت ملتی جلتی ہے نر کے پاؤن مین تیتر کی طرح کانٹے ہوتے ہین اسکا سر اخروٹی رنگ کا چمکدار ہوتا ہے مادہ کے سر کے علاوہ تمام جسم کا رنگ بہورا سیاہ ہوتا ہے بچون کا پوٹہ کچہہ زردی مائل ہوتا ہے ۔ اور سر پر کوئی سرخی نہین ہوتی چونچ

ے رنگ کی اور ٹانگین نارنجی ہوتی ہین ۔
ہہ ہندوستان مین کثرت سے پایا جاتا ہے اسکے لیے تر اور خشک آب و ہوا دونون
برابر ہین۔ یہہ پہاڑ کی پانچ ہزار فٹ کی اونچائی تک رہتا ہے ۔ لیکن پہاڑیون کے
دامن اور ڈہالو جگہہ کو زیادہ پسند کرتا ہے ۔ اگرچہ اپنی خوراک تلاش کرنیکے لیے میدان
مین آجاتا ہے ۔ بہرحال جہان کہین بہی آلے جائے ہمیشہ آڑ مین رہتا ہے ۔ انڈون
کے زمانہ مین زیادہ تر جوڑے کے ساتہہ پایا جاتا ہے لیکن جہنڈون مین بہی رہتا ہے
جنکی تعداد بیس پچیس تک ہوتی ہے ۔ بچے کبہی تنہا نہین رہتے ہمیشہ اپنے مان باپ کے
ساتھ رہتے ہین ۔ اگر کوئی دوسرا پرندہ آنا چاہے تو کبہی اپنے جہنڈ مین آنے کی اجازت
نہین دیتے کبہی ایک جہنڈ کی دوسرے جہنڈ سے لڑائی بہی چہڑ جاتی ہے ۔
اور یہہ لڑائی نہایت زبردست ہوتی ہے ۔ اسکے زندہ پکڑنے کی آسان ترکیب یہہ
ہے چند لوے پنجرے مین پال لئے جائین جو خوب بولتے ہون اور جنگل مین انکی
رہنے کی جگہہ پر پنجرے رکہکر آس پاس کہنڈارا پہیلا دیا جائے پنجرے کے لوون کی جب
جنگلی لوے آواز سنین گے تو بے تحاشا لڑنیکے لئے چلے آئین گے اور چونکہ کہنڈارے
مین پہندے لگے ہوتے ہین اسلئے اوسمین پہنسکر رہجاتے ہین غصہ مین انکی خوراک
وہی ہے جو تیترون کی ہے وزن ایک چہٹانک ہوتا ہے ۔ سال کے آخر یعنی ستمبر
کے شروع سے انڈے دینا شروع کرتا ہے ۔ گہونسلہ گہاس یا جہاڑی کے نیچے ہوتا ہے
انڈے کچہہ زردی مائل سفید ہوتے ہین اور تعداد مین چار سے سات تک ہوتی ہین

بٹیر

دم کے پر نہایت نرم ہونے کی وجہہ سے یہہ اپنی ہم قومون سے بالکل علیحدہ
تمیز ہوتا ہے ۔ لوے کے بہی دم کے پر نرم ہوتے ہین لیکن لوے کی تین انگلیان
ہوتی ہین اور بٹیر کی چار ۔ اسکے بازون کی چوڑائی کم از کم چار انچہ کی ہوتی ہے
اس کا رنگ عام طور سے بہورا ہوتا ہے اور جگہہ جگہہ کالے دہبے اور کہین کہین کالی

عہ کہنڈارا ۔ ایک لوے اور تیتر پکڑنے کا پہندہ لگا ہوا بانس بنا ہوا جال سا ہوتا ہے)

دہاریان ہوتی ہین ۔ نر کی گردنمین نہایت سیاہ اور سفید کنٹھی ہوتی ہے ۔ مادہ کے کنٹھی نہین ہوتی البتہ سینہ پر دہاریان ہوتی ہین ۔ بہرکیف نر اور مادہ اچھی طرح تمیز ہوسکتا ہے ۔ اسکا وزن ڈیڑہہ چہٹانک سے لیکر سوا دو چہٹانک ہوتا ہے گوشت لذیذ ہونے کی وجہہ اس پرند کی ہمیشہ تعریف کیجاتی ہے ۔

سردی کے موسم مین کم و بیش ہر جگہہ پہیل جاتا ہے ۔ اپریل کے مہینہ مین واپس ہوتی ہے ۔ اور نہایت کمی کے ساتہہ یہان ہی رہ جاتے ہین اور انڈے دیتے ہین ۔

یہہ ایک ایک میل تک ایک سانس مین اوڑ سکتا ہے اور بعض وقت اس سے بہی زیادہ آتے اور جاتے وقت بہت سی جانین انکی راستہ مین ہی ضایع ہوجاتی ہین کیونکہ اسکے پرون مین اسقدر لمبے چوڑے سفر کرنے کی طاقت نہین ہوتی ۔

اگرچہ یہہ نہایت تیز اوڑتا ہے لیکن بندوق سے خوب شکار کیا جاسکتا ہے ۔ جب یہہ ہندوستان سے واپس جاتے ہین تو رات کے وقت سفر کرتے ہین اور بہت اونچے اوڑتے ہین ہمالیہ پہاڑ پر دو تین خاص راستے ہین انہین راستون سے پہاڑ کو عبور کرتے ہین ۔ ستمبر سے انکا آنا شروع ہوجاتا ہے ۔ یہہ وسط ایشیا مین رہتے ہین ۔

ہندوستان مین ایک ایک جگہہ اکہٹے ٹہرتے ہین اور جب ایک جگہہ پسند ہوتی ہے تو دوسری جگہہ تبدیل ہوجاتے ہین ۔ جنوبی اور مغربی حصون مین یہہ کبہی نہین جاتے بنگال مین بہی بہت کم جاتے ہین قحط کے زمانہ مین متوسط ہند اور جنوبی ہندوستان مین رہتے ہین ۔ مارچ کے مہینہ مین شمالی ہندوستان مین جبکہ یہہ اکہٹے ہوکر سفر کرنیکے لیے تیار ہوتے ہین تو کئی کئی لاکہہ پائے جاتے ہین ریگستان دلدلی جگہہ اور گہنے جنگل بالکل ناپسند کرتے ہین ۔ زیادہ تر کاشت کیے ہوئے کہیتون مین رہتے ہین ۔ انکی خوراک گہاس کے دانہ چہوٹے چہوٹے بیر کیڑے مکوڑے جوار باجرہ کنگنی ہے ۔ جب تک کہیتیان کہڑی ہوتی ہین اونہین مین رہتے ہین اور جب کٹ جاتی ہین تو جہاڑیون مین رہنے لگتے ہین ۔ اپنی خوراک صبح اور شام کیوقت کہاتے ہین اور کبہی رات کیوقت بہی کہاتے ہین ۔ جب آرام سے بیٹہے ہون تو ایک مہین سیٹی کی آواز لگاتے ہین اگرچہ اسکی چونچ بہت

چہوٹی ہوتی ہے اور پیر مین کانٹے بہی نہین ہوتے لیکن پہر بڑا لڑنے والا ہوتا ہے ۔ ہندوستان مین یہہ پرند اسی غرض سے پالا جاتا ہے ۔ لڑانے کا طریقہ بہت پرانے زمانہ سے یونان سے چلا آتا ہے ۔ چودہ انڈے ہوتے ہین لیکن دس سے بارہ تک ہوتے ہین ۔ گہونسلہ تہوڑیسی گہانس کا زمین پر بنا لیا جاتا ہے ۔

ہندوستان مین انڈے دینے کا زمانہ اپریل اور مارچ کا ہے ۔ یہہ یہان جب جوار کے کہیتون مین کثرت سے ہوتے ہین تو جال لگا کر آدمیون سے آہستہ آہستہ آوازین دیتے ہوئے گہیر کر جال کیطرف لا کر پکڑ لئے جاتے ہین جال مین اور جبکہ یہہ کہیتون سے باہر اگر گہاس گوندلے وغیرہ مین لیتے ہین تو انکے بساؤ بیٹ وغیرہ دیکہکر دس بجے سے پہلے پہلے شبکو اور جگاؤ نمنین جال خاموشی کے ساتہہ گہیٹا جاتا ہے اور یہہ پہنستے جاتے ہین خاموشی سے نکلتے جاتے ہین انکے شکار کا یہی عمدہ طریقہ ہے ۔

چنگ

اس کے سیاہ لکیرین اور سیاہ دانے پوٹہ پر ایسے کہلے ہوتے ہین کہ اسکے پہچاننے مین کوئی دقت نہین نر اور مادہ مین بہت کم فرق ہوتا ہے ۔ صرف پوٹہ کی سیاہی کا وزن مین ایک چہٹانک سے زیادہ نہین ہوتا مادہ کا رنگ شوخ ہونے کی وجہہ اور جسم چہوٹا ہونے کی وجہ سے امتیاز ہو سکتا ہے ۔ یہہ خاص طور سے ہندوستان اور برما کا پرند ہے بارش ہونے پر ہمالیہ پر چہہ ہزار فٹ اونچائی پر چلا جاتا ہے ۔ کشمیر مین بہت کم پایا جاتا ہے سیلون کیطرف بالکل نہین پایا جاتا ۔ اسکی عادت و خصلت بیٹر سے بہت ملتی ہے ۔ اور بیٹر ہی کی طرح لڑائی کے لئے پالا جاتا ہے ۔ ہمیشہ جوڑے کے ساتہہ رہتا ہے اور کبہی جہنڈ مین نہین رہتا ۔ انڈے دینے کا موسم اپریل سے شروع ہوتا ہے اور چہہ مہینہ تک جاری رہتا ہے ۔ انڈے بیٹر کیطرح ہوتے ہین لیکن چہوٹے عام طور سے نو سے زیادہ نہین ہوتے ایک ایک گہونسلہ مین دو دو مادہ انڈے دیدیتی ہین ۔ دکہن گجرات متوسط ہند مین انکی نسل نہایت کثرت

سے ہوتی ہے۔ بارش مین یہان ہی آجاتے ہین۔

لوا

چڑیا کے برابر ہوتا ہے دُم نوکدار ہوتی ہے اوپر کے پرون پر سیاہی کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر بہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن چھاتی کا پیلے رنگ کا صاف ہوتا ہے ٹانگین عام طور سے سفید ہوتی ہین لیکن بعض کی نیلی اور بہوری ہی جیسی کہ چونچ ہوتی ہے۔

نر اور مادہ مین بظاہر کوئی فرق نہین لیکن بچونکا رنگ گدلا ہوتا ہے جو فوراً پہچانے جاسکتے ہین۔ یہہ چہہ ہزار فٹ سے زیادہ اونچائی پر نہین جاتا ہندوستان بالکل جنوب اور سیلون مین نہین پایا جاتا گرم حصون مین موسم بارش مین آتا ہے۔ یہہ بہت کم فاصلہ تک اوڑ سکتا ہے۔ ایک مرتبہ اگر پورے طور پر اوڑے تو ایسا پاؤن جماکر بیٹھتا ہے کہ آدمی ہاتہہ سے پکڑ لے لوگ اسے شوق سے پنجرے مین پالتے ہین اور پنجرون مین یہہ انڈے تک دیدیتا ہے۔ اگر انڈون کو کوئی چہوئے تو بڑی بہادری سے مقابلہ کرتا ہے۔

اسکی خوراک کنگنی دیمک وغیرہ ہے۔ نشیبی جگہہ مین رہتا ہے اور جس مقام پر ایک مرتبہ سیلاب آچکا ہو یہہ بڑے شوق سے وہان پہونچتا ہے۔ انڈے تعداد مین بہت سے زیادہ ہوتے ہین اور جسم کی مناسبت سے انڈے زیادہ چہوٹے نہین ہوتے۔ جب یہہ پرندہ اپنی مادہ کو پکارتا ہے تو پر کہڑے کر لیتا ہے اور کبوتر کیطرح گہومتا ہے شکاری پرندون مین سب سے چہوٹا مانا گیا ہے۔ بٹیرون کے ساتھ یہہ "شکوپرے" مین اور دہنین ہی جب جال لگایا جائے ضرور پکڑے جاتے ہین۔

فصل ششم

مگر و مچھلی کا شکار بندوق سے

مگر

مگر کو قریب قریب ہر شخص نے دیکھا ہوگا۔ بارش کے بعد دریاؤن گہرے کنڈون ویہون مین رہنے لگتا ہے اکثر یہہ جاندار چیز پر ہلجاتا ہے بعض بکریون کتون وغیرہ پر لگا ہوتا ہے اور بعض آدمی پر لگجاتا ہے۔

یہان دو قسم کے مگر دیکھے جاتے ہین۔ ایک جسکا منہ گوہ کی طرح کا ہوتا ہے اور دوسرا جسکا منہ لمبی چونچدار نوک کی صورت مین ہوتا ہے اور جسمپر توطری سی ہوتی ہے یہ موخرالذکر زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لمبائی مین پہلے سے زیادہ ہوتا ہے لیکن پہلے کیطرح خوفناک نہین ہوتا۔ یہہ اکثر مچھلیون پر بسر کرتا ہے اور جانور بھیڑ بکریون وغیرہ پر کم چوٹ کرتا ہے پہلا اگر بڑا ہوتا ہے تو بھیڑ بکریون وغیرہ اور انسانون پر چوٹ کرتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ جہان یہہ ستائے نہین جاتے اور بیفکری سے جانورون کو کہاکر ہلجاتے ہین اور کوئی بندوق کا فیر نہین ہوتا۔ وہان بہت آسانی سے بندوق سے شکار کئے جاسکتے ہین۔ کیونکہ بے خطر باہر دہوپ مین پڑے ہوتے ہین۔ لیکن جہان یہہ دو چار مار لئے گئے ہون اور دو چار زخمی چلے گئے ہون تو پہر انکا مارنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ منہ کی ذراسی چونچ اور کہوپری کا آنکہون تک حصہ نکالے ہوئے اور تمام پانی مین ڈوبے ہوئے دیکھتے رہتے ہین۔ اور جب ذراسی آدمی کی جہلک دیکھہ لیتے ہین تو فوراً پانی مین غائب ہوجاتے ہین۔

ایسے مگرون کے واسطے جو بندوق کی زد مین نہ آتے ہون یہہ طریقہ نہایت بہتر ہے

کہ ایک بڑے کانٹے مین بکری کی ثابت کلیجی خوب مضبوطی سے باندھ دی جائے اور کانٹا مضبوط ڈور یا تانت مین باندھا جائے۔ ڈور بقدر گہرائی لمبی ہونا چاہیے۔ کلیجی کو ایک چھوٹی پیرنیوالی ٹٹی مین رکھکر پانی مین چھوڑ دیا جائے۔ ڈور کے دوسرے سرے پر تونبی باندھ دیجائے۔ شام کو اونکے نکلنے کی جگہہ یہہ عمل کرکے آرام کرو مگر رات کے اثنا مین کلیجی معہ کانٹے کے نگل جائیگا اور پانی مین بیٹھ جائیگا۔ سرے پر بندھی ہوئی تونبی سے اندازہ ہوتا رہیگا اور آپ کشتی مین سوار ہوکر برچھے سے ہلاک کرسکتے ہین یا خواہ اوسے باہر کہینچ سکتے ہین۔ یہہ قابل دید نظارہ ہوتا ہے جبکہ مگر پہنس جاتا ہے اور وہ بہاگا بہاگا پہرتا ہے لیکن تونبی اوسکی موجودگی کا برابر پتہ دیتی رہتی ہے۔ کشتی کا تعاقب کرتے ہوئے پانی پہرانا غرض یہہ تمام باتین دلچسپی پیدا کرتی ہین۔

اگرچہ مجھے بندوق سے ہی مارنے کا شوق ہے لیکن ایک مرتبہ جبکہ امتحاناً اس طریقہ سے مالس ندی مین مین نے دو مگر مارے تو مجھے کیسا لطف آیا ہے۔

اگر اسکے سر مین اوسوقت گولی لگائی جائے جبکہ یہہ پانی پر ہو تو گولی کہاکر پانی کی تہہ مین بیٹھ جاتا ہے۔ اور پہر نہین اوبہرتا یہانتک کہ وہین مر جاتا ہے۔ اور جب سر کے علاوہ اور جگہہ گولی پڑتی ہے تو یہہ عام طور سے پانی مین دوڑتا ہے پانی کو تہہ و بالا کرتا ہے کبہی دم دکہاتا ہے اور کبہی پنجے اور پہر تہہ مین بیٹھ جاتا ہے پہر اوبہرتا ہے۔ اسی صورت سے جبتک دم رہتا ہے پریشان رہتا ہے۔ یہہ تمام حرکتین عالم بیہوشی مین ہوتی ہین۔ زیادہ تر جب کنارے کے قریب ہوتا ہے تو بار بار کنارے پر آنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کی صورت نہین دیکہتا تو باہر نکل ہی آتا ہے۔ بہتر ہے کہ اسے نکلنے کا موقع دیا جائے تاکہ دوبارہ گولی لگائی جاسکے۔

اگر کشتی نہو تو پانی مین مگر کے گولی لگانا فضول ہے کیونکہ اگر یہہ گولی کہاکر بیٹھ گیا اور مر گیا یا کسی بیموقع جگہہ پانی کی سطح اوبہرا تو دوسری گولی نہین لگائی جاسکتی۔

مگر دن کی جگہہ پانی مین گہسنا بڑے خطرے کی بات ہے مبادا اگر یہہ ہٹنہ پہیلا کر حملہ بیٹھے تو کچہہ نہین ہو سکتا ۔ بیشک پانی سے باہر خشکی پر ہو تو گولی لگانے مین کوئی ہرج نہین لیکن مین نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ کیسا ہی زوردار رائفل کیون نہو اگر سر کے علاوہ کسی اور جگہہ گولی لگی اور دو ایک گولیان اور نہ لگائی گئین تو کچہہ لمحہ کے لئے بیکار ہو گا اور جب قریب جا کر اوسے پکڑنا چاہو گے تو فورًا پانی مین کود جائیگا ۔ اور پہر پانی مین سے نکالنا بہت مشکل ہے خواہ وہ دور نہ جا سکے اگرچہ بہت ممکن ہے کہ وہ دور ہی چلا جائے ۔

مین نے دوسو مگر سے کم نہین مارے ہین لیکن بہت سے اسیطرح کہوئے دوسرے تیسرے روز پہولے ہوئے پانی پر ملے ہین اسلئے اب مین ایک ساتہہ دو تین گولیان مارتا ہون اسپر بہی بعض اوقات گولیان کہا کہا کر چلے گئے ۔ در اصل نہایت سخت جانور ہوتا ہے ۔

ایک مگر بارہ فٹ لمبا تہا اور میرے سامنے سے ایک پاڑہ کو کہینچ کر لیگیا تہا اس سے پیشتر بہی کئی بہیڑ بکریان کہا چکا تہا اور ایک نو برس کے لڑکے کو بہی لیگیا تہا ۔ مین نے اوسکے بوتہنا پر ۴۵۰ کے کارتوس والے اکسپریس کی گولی لگائی جو پہلو مین سے نکلکر گردن کی جڑ مین نکلی مگر گولی کہا کر اور ایک ہیبت ناک آواز لگا لکر اوچہلکے پانی مین کود گیا ۔ تہوڑی دیر بعد وہ پہر ابہرا اور مین نے دوسری گولی لگائی اس سے اوسکے دونون اگلے ہاتہہ ٹوٹ گئے اور وہ پہر پانی مین بیٹھ گیا جسجگہہ وہ پانی مین بیٹھا تہا وہان گلے سے کچہہ زائد پانی تہا ۔ میرے ساتہہ ایک شخص بڑا دل چلا تہا وہ پانی مین گہس گیا اور مگر کو رسی سے باندہ دیا ۔ کنارہ پر تین آدمی اور موجود تہے اب اونہون نے مدد دی اور اوسے گہٹنون پانی مین کہینچ لائے ۔ یہان اگرچہ ہین کہ اوسنے دم کو پٹکارا اور جہٹکا دیا ۔ تو چارون آدمی الگ گر پڑے ۔ مین نے ایک گولی اور لگائی اور جب بے دم ہوا تو اوسے باہر نکالا ۔ جب باہر نکالا تو اسقدر زور سے چلا تہا کہ اوسکی آواز شیر کی گرج سے کم نہ تہی اور عجیب قسم کی آواز تہی ۔

اسکے جبھاڑون کی قوت کا اندازہ کیا تو تیندوے کی قوت اسکے سامنے کوئی چیز نہین یعنی بڑے بڑے پتھر جب اسکے منہ مین ڈالے گئے تو اونہین اس زور سے چبایا تہا کہ چہہ سوگز تک صاف آواز جارہی تھی پتھرون کو غصہ مین چباکر آٹا کردیا اگرچہ اس صدمہ سے اوسکے بعض دانت بہی ٹوٹ گئے آخر کو ایک گولی اور ماری تب کہین ادہ گھنٹہ کے بعد اوسکا دم نکلا۔

اسکے بعد جو مگر مین نے مارا تہا وہ نہایت عجیب وغریب تھا نہ مین نے کبھی ایسا دیکھا اور نہ سنا خلاف امید مین نے مار لیا۔ یہہ مگر چونچدار نوک اور تونبڑی والا تہا۔ ناپ مین مع تونبڑی ۱۸½ فٹ تہا۔

اس کا واقعہ اسطرح ہوا کہ باناس ندی کے ایک نہایت عمیق مین جو جے پور کے علاقہ کے ایک دہیہ مین واقع تہی مین شکار کھیل رہا تہا۔ کئی مگر مار چکا تہا اسلئے کہ وہان نہایت کثرت سے مگر تھے لیکن پانی سے باہر نہین نکالے جاسکتے تھے وہین مرکر رہ جاتے تھے اور خود بہوکر اوبہر آتے تھے۔ جس مگر کا مین قصہ بیان کر رہا ہون وہ اسقدر بڑا تہا کہ مین نے اور میرے ساتہیون نے سات سو گز سے پہلی مرتبہ دیکھکر یہہ اندازہ کیا تہا کہ یہہ دیوا ہے لیکن جون جون قریب آتے گئے اور اوسکے کہپرے صاف نظر آنے لگے تو نہایت حیرت ہوئی دوربین سے اور بہی اطمینان کرلیا کہ واقعی مگر ہی ہے۔ بڑی دقت سے وہان تک پہونچکر مین نے دو گولیان لگائین ایک گولی زیادہ کارگر لگی تہی جس سے جا بڑہ اور تہوڑا حصہ نیچے کا بکہر گیا تہا۔ دوسری گولی کمر پر پڑی تہی جبکہ وہ عین پانی کے کنارہ پر تہا۔ دونون گولیا کہاکر وہ پانی مین کود گیا۔ اور مشکل سے دس گز پانی مین گیا ہوگا کہ مین نے دیکہا چت ہوکر اوسنے سفید پیٹ دکہایا اور بے انتہا گہرے سیاہی مائل نیلے پانی مین ڈوبتا چلا گیا۔ مین نے اوسکا تین روز انتظار کیا تین روز کے بعد وہ مردہ پانی سے اوبہرا اور کنارے پر لگا۔

افسوس اگر وہ شہر کے قرب مین کسی جگہہ کم گہرے پانی مین ہوتا تو ضرور نکلوا کر بہس بہرواتا اور وہ دراصل ایک عجیب وغریب چیز ہوتا اور لوگ اوسے دیکہکر حیرت کرتے۔ سڑے ہوئے

تو بہی مرا دل نہین چاہتا تہا لیکن میرے پاس آدمی ناکافی تہے جو صرف کہانا پکانے کے لیئے تہے اور مین نے مناسب بہی نہ سمجہا کہ سڑے ہوئے مگر کے ادہڑوانے کا کام اونسے لون ۔ چنبل ندی مین مین نے اکثر آدم خورا اور جانور خور مگر مارے ہین ایک مرتبہ ایک ۱۳ فٹ کا دوسرا ۱۲½ فٹ کا اور دو گیارہ گیارہ فٹ کے مارے تہے ۔ یہہ آدمیون پر بالکل نڈر اور دہشیانہ پن سے دوڑتے تہے خشکی مین گائے وغیرہ کی ٹانگ پکڑی اور لیکر بہاگے آدمی دوڑے اور لٹہہ جمانا شروع کیے دو چار لٹہہ کہا کر پہر پانی مین کود پڑے اس قسم کے اکثر واقعات ہوتے رہتے تہے ۔

گیارہ فٹ والے سیاہی مائل چمکدار رنگ کے تہے اونکا نہ کالا رنگ تہا نہ بہورا بلکہ ایک خاص درمیانی چمکدار رنگ تہا جو دہوپ مین چمکتا تہا اور جسم پر کچہہ چکناہٹ معلوم ہوتی تہی معلوم ہوا کہ اس قسم کا مگر نہایت بہادر ہوتا ہے ۔ حالت بیہوشی مین جب پانی سے نکالکر باہر ڈالے گئے تو ہوش آنے پر تو حملہ کرتے ہوئے کچہہ دور آدمیون پر دوڑے اور بالکل نہ ڈرے اور دو پر تو اب بہی گولیان لگانے کی ضرورت پڑی

اگرچہ پندرہ بیس مگر اوسی جگہہ مختلف دہون اور کنارون مین مین نے مارے لیکن وہ نہ ایسے بہادر تہے اور نہ ایسے غضبناک رنگ مین بہی مختلف تہے معمولی سیاہ یا بہورے رنگ کے تہے ملگجے تہے اور ایسے چمکدار نہین تہے ۔ ندی کے اوس پار سے مین نے مگر مارے وہ زیادہ بڑے نہ تہے دس فٹ سے کم تہے ۔

ایک مرتبہ مین کالی سندہ ندی مین سامر شیر وغیرہ کے لیئے رات کے وقت بیٹہا ہوا تہا دوسرے ڈہاوے پر درختون پر بہت سے لنگور چڑہے ہوئے تہے کہ یکایک ایک شیر دہاڑا اور وہ خوفزدہ ہوکر غل مچاتے ہوئے درختون پر سے ٹپکنا شروع ہوئے ۔ مرے اور اونکے درمیان پانی کا دہہ تہا اور وہ پانی مین پیر کر میری طرف آنے لگے ۔ ابہی وہ راستہ ہی مین تہے کہ اونمین سے ایک کو مگر نے پکڑ لیا اوس وقت اوسکا دردناک آواز سے غل مچانا عجیب تہا متواتر اوسنے کئی غوطے کہائے اور آخر مگر اوسے لیکر پانی مین بیٹہہ گیا ۔ باقی کے لنگور گہبرائے ہوئے میرے مانے کے قریب سے نکلے ۔ مجہے مذاق سوجہا مین نے ذرا سی جہپٹ کہا کر ہلکی

شیر کی مصنوعی آواز بنا کر نکالی ۔ اچانک وہ ایک تو اوچھلکر گر پڑے اور دو ایک نے فوراً اپنے منہ پر دونون ہاتہہ رکہہ لیئے ۔ اور کچہہ دیر گہبراہٹ سے ادہر ادہر دیکہتے پہر اور دردناک قابل رحم آوازین نکالکر گرتے پڑتے پہر بہاگ گئے ۔ اتفاق سے دوسرے روز مین نے وہ ہی مگر مار لیا جو لنگور پکڑ کر لے گیا تہا اسلیئے کہ اوسے پڑتے وقت اودہیڑ ہوئے آدمی سے معلوم ہوا کہ اوسکے پیٹ مین سے لنگور کے اعضا نکلے ۔ یہہ مگر چار گز لمبا تہا اور سیاہ رنگ کا تہا اس رنگ کے مگر خوفناک نہین ہوتے البتہ بہورے رنگ کے مگر خوفناک ہوتے ہین اس مگر کا لنگور پکڑ لینا تعجب سے خالی نہین ۔

سنول مچھلی

بندوق سے اور مچھلیان بہی شکار ہوسکتی ہین مثلاً رہو وغیرہ لیکن اور مچھلیان سنول کیطرح پانی کی سطح پر نہین اوبہرتین اس لیئے زیادہ تر سنول ہی بندوق سے شکار کرنیکے قابل ہے اور دوسری مچھلیون کے واسطے موقع درکار ہے ۔ بہرحال جب مچھلیان اوبہرین تو اسوقت اونکے گولی لگانے مین بڑا لطف آتا ہے ۔ اور مچھلیان گولی کہاکر عام طور سے پانی کی سطح پر چت ہوجاتی ہین لیکن سنول گولی کہاکر عام طور سے پانی کی سطح پر چت ہوجاتی ہین لیکن سنول گولی کہاکر پانی مین اندر بیٹھتا ہے ۔ اگرچہ یہہ بخلاف اور مچھلیون کے گولی کی پہٹکار سے بہی بچ جاتا ہے اور جلد پانی سے نکال لیا جائے تو نکل بہی سکتا ہے لیکن ہمیشہ پانی کی تہ مین بیٹھ جاتا ہے اسلیئے لگانے سے پہلے یہہ خیال کر لینا چاہیئے کہ اسقدر گہرے پانی مین تو بوند نہین ہے کہ ہے کہ نکل نہ سکے ۔ دراصل نہایت لطف کی بات ہے جب سنول نہایت سہولت سے آہستہ آہستہ پہرلاتا بوند لینے کو سطح آب پر آتا ہے ۔ اسوقت بندوق بڑی خوبی سے لگ سکتی لیکن اسکے بندوق لگانے کا طریقہ جدا ہے اور ہر شخص نہین لگا سکتا ۔ بندوق ضرور خطا ہوتی ہے اگرچہ اسکے بندوق لگانے کے بہت سے مختلف طریقے ہین اور جب کسی اوستاد کے ساتہہ رہکر مشق کیجائی تو کچہہ قدرت حاصل ہوسکتی ہے ۔

ین یہان ایک عمدہ طریقہ درج کرتا ہون جو ہمیشہ مفید ثابت ہوگا ۔

پانی کی بندوق عام طور سے اونچی لگتی ہے اس لیے مبتدی کو چاہیے کہ بندوق چھپائے رے اور منتظر رہے کہ سنول کب بوند لیتا ہے اور جب وہ سطح آب پر آئے تو جڑ مین خوب صیح ملاکر لبلبی دابے اسطرح سہولت سے جانچ کر لگانیوالا خوب لگا سکیگا ۔

یہہ بھی واضح رہے کہ سنول جسقدر گہرے پانی مین ہو اوسیقدر نیچے شست ملاکر بندوق لگانا چاہئے چھہ انچہ زائد گہرے پانی مین معمولی بندوق ہرگز نہین لگانا چاہئے کیونکہ گولی اسقدر پانی کو توڑکر اثر نہین کرسکتی لیکن کارتوسی رائیفل چھہ انچہ گہرے پانی مین ضرور کام کرسکیگا اگر ترکیب سے اور اندازہ کرکے صحیح لگایا جائیگا ۔

مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ پانی کی گولی اصلی چیز سے ہمیشہ آگے لگتی ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ پانی کا عکس ہر چیز کو اوسکے اصلی جگہہ سے آگے دکھاتا ہے نظر پانی مین جس چیز کو دیکھتی ہے دراصل وہ چیز اوس جگہہ نہین ہوتی بلکہ اوس سے کچھہ ورے ہوتی ہے یہہ اسطرح اندازہ ہوسکتا ہے کہ ایک انچہ چوڑے اور چھہ انچہ گہرے برتن مین ایک کلدار پیسہ ڈالکر ایک تختہ سے ایسا ڈھانک دیا جائے کہ برتن آدہا چھپ جائے اور پیسہ پورا دکھائی دے اب اوسپر پانی ڈالنا شروع کرو اور نظر اوسپر جمائے رکھو جب برتن لبالب ہوجائیگا تو یہہ نظر سے غائب ہوجائیگا ۔ وجہہ یہہ ہے کہ پانی کا عکس پیسہ کو آگے دکھائیگا اور چونکہ اپنے نظر کے لئے آگے جگہہ نہین رہی ہے اسلئے آپ اوسے نہین دیکھہ سکتے اور جس جگہہ آپ اوسے دیکھہ سکتے ہین تو اوس جگہہ نہین بلکہ اوس سے ورے اپنی طرف ہے ایسی صورت مین اگر آپ محض نظر کے اندازہ پر شست باندھکر گولی لگائینگے تو گولی پیسہ پر ہرگز نہین لگ سکتی بلکہ اوس سے اوپر لگے گی اسلئے کہ جہان آپنے تاکا ہے پیسہ اوس جگہہ کب ہے وہ تو اوس سے ورے ہے گولی ضرور خطا ہوگی ۔

لہذا پانی مین گولی ہمیشہ نشانہ کی جڑ مین شست باندھکر لگانا چاہئے اور جسقدر زیادہ سے پانی مین آپ نشانہ دیکھتے ہین اسیقدر نسبت سے آپ گولی لگاتے وقت اندازہ رکھین تاکہ گولی اصلی چیز پر لگے اور عکس پر نہ لگے جو آپ کو دہوکا دے رہا ہے ۔ مچہلی کے

شکار کے لیئے یہہ بڑا بہتر گُر ہے جسے اوستاد آسانی سے نہین بتلاتے ۔

ریاست جہالاواڑ مین میرے ایک ماموں عشرت علی خان صاحب المتخلص بہ عشرت سنول مچھلی کے شکار مین بڑا ملکہ رکھتے ہین ہر بندوق پانی مین نہایت سہولت اور عمدگی سے لگاتے ہین اور اس فن مین اوستاد مانے جاتے ہین ۔ میرا خود ذاتی تجربہ ہے کہ مین نے کبھی اونکی بندوق سنول مچھلی پر خطا ہوتے نہین دیکھی ہر موقع پر کوئی خاص گُر کام مین لاتے ہین گویا اسکے متعلق وہ گردن کی کان ہین ۔ مین نے ابتک جو بڑے سے بڑے سنول مارے ہین اونمین تین سات سات سیر اور ایک نو سیر کا تہا اور یہہ بہی عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے ۔ لیکن مین نے سنا ہے کہ دربار جہالاواڑ کے حضور مین ایکمرتبہ ایک جوڑا سنول مچھلی کا پیش کیا گیا تہا وہ ہر ایک کم و بیش پندرہ پندرہ سیر کا تہا جسکی اکثر لوگ تصدیق کرتے ہین ۔ اگر دراصل یہہ صحیح ہے تو نہایت عجیب بات ہے سنول مچھلی اسقدر وزن کی نہین ہوتی ۔

اس سے بہی زیادہ عجیب بات یہہ ہے کہ میرے ماموں جنکا مین اوپر تذکرہ کر چکا ہوں سال گذشتہ ایک بڑے تالاب مین شکار کہیل رہے تہے یکایک ایک سنول کا جوڑا اونکے ٹکر کے برابر پہرتا ہوا نظر پڑا اونکا بیان ہے کہ وہ تیس تیس سیر سے کسی طرح کم نہ تہے اور بہت ممکن تہا کہ اونکا وزن چالیس چالیس سیر ہی ہوتا ۔ دراصل یہہ عجائب خانہ مین رکھنے قابل تہی ۔ لیکن افسوس پانی زیادہ گہرا تہا اور وہ دو ایک چکر لگا کر غائب ہو گئے ۔ اس بات کے تصدیق کرنے والے اور بہی صاحبان ہین جنمین ایک میرے بہائی صاحبزادہ محمود علیخان بہی ہین جنہوں نے اوسپر بندوق کا ایک فیر بہی کیا لیکن خطا گیا ۔ دوسرے صاحبان ماموں صاحب کے قول کی تائید کرنے مین بلکہ وہ اور بہی زیادہ مبالغہ کرتے ہین مجہے ہمیشہ اسقدر بڑے سنول دیکہنے کا ارمان رہا اور بارہا اسی امید مین مین پانی پر جا کر بیٹہا مگر مارنا تو کجا کبہی دیکہنا بہی نصیب نہوا سنے سنائے قصوں مین وہ لطف کہاں جو بچشم خود دیکہنے مین لطف ہے ۔

فصل ہفتم

سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے

گھوڑے کا انتخاب۔ خرید۔ تربیت

برچھے سے سور کا شکار کھیلنے مین گھوڑے کے ہمیشہ کے تعلق کو نظر انداز نہین کیا جاسکتا کیونکہ گھوڑا ہی اس شکار مین بڑا جزو ہے اور سارا دارومدار گھوڑے ہی پر ہوتا ہے اگر گھوڑا کوئی چیز نہین تو بہتر ہے کہ مین خاموش رہون میری غرض وعظ کے طور پر سمجھانا یا دکھلانا بحث کرکے سنوانا نہین۔ میرا خیال ہے کہ جسقدر انسان اس سے مانوس ہوتا جاتا ہے اوسیقدر اس جانور کے متعلق اوسے اپنی بے علمی کا یقین ہوتا جاتا ہے۔ میرے علم مین اسکے متعلق جسقدر معلومات ہین ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون۔

سب سے پہلے گھوڑا خریدتے وقت اس بات پر ایک مرتبہ غور کرلینا چاہئے کہ آیا تم گھوڑے پر چڑہنا چاہتے ہو یا یابو پر تمہارے جسمانی حیثیت اور شکارگاہ کے قدرتی پہیلاو پر منحصر ہے۔ اس سے صرفہ کی زیادتی مقصود نہین کیونکہ ایک اچھے یابو کی وہی قیمت ہوتی ہے جو ایک گھوڑے کی قیمت ہے اگر تم جسم کے بہاری ہو تو یابو پر سوار نہین ہونا چاہئے تمام متوسط ہند مین یا دوسری جگہہ جہان زمین کالے مال کی ہو یابو ایسا ہی کام دیتا ہے جیسا کہ گھوڑا ناگپور اور سنٹرل انڈیا کے شکار مین یابو اپنے اصلی جوہر نہین دکھا سکتا وہان وہ اپنی معمولی صفت پر قائم ہونگے۔

کسی دوسرے ملک مین موجودہ زمانہ مین یابو قد مین اتنا ہی ہوتا ہے جتنا چھوٹا گھوڑا اور بہاری سواری کے کام کا ہی ہوتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ سخت دوڑ مین

گر پڑتا ہے۔ اور پرانے ۳۴۳ا سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ یابو ایسے ملک مین جہان شکار دوڑ کر کہیلا جاتا ہے نہایت غیر موزون ہے کیونکہ یہہ ایک رفتار سے برابر نہین دوڑ سکتا گو یابو اچہے سے اچہے گہوڑیکا مقابلہ کر سکتا ہو لیکن پہر یابو یابو ہے۔ جب کبہی یابو گرتا ہے محض اپنے سوار کے وزن دار ہونے کی وجہہ سے گرتا ہے یا کہڈے جنگل مین گہوڑا چونکہ وزن دار ہوتا ہے اس لئے چیرتا پہاڑتا نکل جاتا ہے اور یابو ہلکا ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے مین مجبور ہے

اقسام اسپان

ہزار ہا طریقے سے گہوڑون کے متعلق بہت سے لوگ بحث کر چکے ہین اور یہہ ہی وجہہ ہے کہ خواہ کیسا ہی گہوڑا ہو مثلاً ویلر۔ عربی۔ انگلش وغیرہ وغیرہ لیکن قابل وثوق بحث نہین کیجا سکی بہرحال جو کچہہ مجہے معلوم ہے وہ پیش کرتا ہون۔

تجربہ سے ثابت ہے کہ ویلر عربی سے کبہی سور کے شکار مین مقابلہ نہین کر سکتا اگرچہ یہہ ضرور ہے کہ ہر شخص اسٹریا کے ویلر کی قدر کرتا ہے اور یہہ ہی ضرور ہے کہ اسکے عمدہ ہونے مین کلام نہین۔

ایک یورپین سوار ویلر کو اسوجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ اپنے سوار کو گرا دیتا ہے اور اس وجہہ سے قابل اعتبار نہین شاید اوسکے پاس یہہ جانور بے تربیت ہوگا اور چلتے چلتے اوچہل پڑتا ہوگا۔

موجودہ زمانہ مین بہت اعلیٰ قسم کے تربیت یافتہ یابو موجود ہین جو خوبصورت ہی ہین اور ہر لحاظ سے یہہ ہمہ صفت موصوف ہین بلکہ یہہ کہنا بیجا نہو گا کہ انگلش تربیت یافتہ سے کسی طرح کم نہین ہے علاوہ بران جسم اور پیرون کی وضع کچہہ ایسی اچہی تہیلی ہوتی ہے کہ خاصکر ہندوستان مین شکار کے لئے ہی موزون ہو سکتا ہے بہادر۔ تیز۔ ہوشیار جانور ہوتا ہے۔ یورپین لوگ سوائے عرب گہوڑے کے اور گہوڑے پر کبہی سوار نہین ہوتے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ (Pig Sticking) (سور کا شکار برچہے سے) کے

لیے بہت موزون ہے اور یہہ گھوڑا بہت جسیم ہوتا ہے۔ ہاتھہ پیرون مین نہایت زبردست اور تھوڑی دوڑ نہایت تیز دوڑ سکتا ہے ناقابل گذار راستون مین بھی نہایت آسانی سے چل سکتا ہے۔ اپنے ہاتھہ پیرون پر اسے کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ عربی گھوڑا چٹانی جگہہ پہ خوب کام دیسکتا ہے اور سرپٹ دوڑنے مین اس کا ساتھہ دوسرا گھوڑا نہین دے سکتا دیہات یا شہر کی پیدائش کے گھوڑے سدھے سدھائے اور نہایت عمدہ ہوتے ہین اور قیمت مین اور گھوڑون سے زیادہ نہین ہوتے سینہ ذرا چھوٹا اور قد اونچا ہوتا ہے انگلش گھوڑ دوڑ کے قابل ہوتے ہین اور قدم باز بھی لیکن (Pig sticking) پگ اسٹیکنگ) کے لیے غیر موزون ہین۔ اس بات کو بہت سے انگریز ثابت کر چکے ہین ویلر اور تازی کی طرح بے موقع جگہہ اور بھدی جگہہ قدم نہین جما سکتے۔

برچھے کے اقسام اور استعمال

ہندی مین برچھا عربی مین سنان راجپوتانہ مین بالس وغیرہ دکھن مین بھالا کہتے ہین۔ برچھے کا قاعدہ چھہ ہاتھہ لمبا رکھنے کا ہے۔ گونٹھی کا ساڑھے پانچ ہاتھہ کا ہوتا ہے۔ گونٹھی اوسے کہتے ہین کہ جسکے لوہے کی برمانکی جگہہ کپیر کی گنبد بندی ہوتی ہے۔ دکھن مین برچھا لمبا رکھتے لیکن برچھا ردک مار کے لیے بالکل موزون ہونا چاہئے پھل مین اوتار چڑھاؤ کا گاؤدم ہو اور پرنالی تہ دھاری آنے کی اچھی کاریگری کی بنی ہو۔ اور اسقدر مضبوط کہ چلا آئینہ کے ذرہ مین ماردی جائے تو نہ ہٹیرے۔

برچھے کی گرفت یہہ ہے کہ کان سے چار اونگل اوپر کنپٹی کے برابر بیٹھی رکھی جائے۔ اور اگر دوسرے برچھے سے مقابلہ ہو تو اوسوقت جو فاصلہ ہو ہر حالت مین کہنی پھری ہوئی رکھنا چاہئے اور اگر فاصلہ نزدیک کا ہے تو کہنی بالس کے نیچے چھپی ہوئی رکھنا چاہئے کیونکہ اگر وہ ایسا نکریگا تو دوسرا آدمی کہنی پر آنی ماریگا۔ برچھیت کے داہنے ہاتھہ کیطرف ہوکر نکلنا اور آنا مناسب نہین اسطرف وہ آسانی سے مار سکتا ہے برچھیت آگے کبھی نہین رہنا چاہئے بلکہ اوسکو آگے رکھنا چاہئے۔

اگر اتفاق سے آگے ہو گئے تو ضرور پیچھے کا سوار اور بھی دبا یگا۔ اب یہہ عمل کرنا چاہیے کہ برچھے کی انی کو گھوڑے کی پٹھے کیطرف رکھے اور اپنی پیٹ تمام برچھے سے ڈھکی ہوئی رکھے اور کمر کے بل گھوڑے پر لیٹا ہوا رہے آنکھ پیچھے کے سوار سے ملی ہوئی رہے۔ اپنے برچھے کی انی کو ہمیشہ دوسرے کے برچھے کے انی کے نیچے رکھنا چاہیے اس سے دوسرے کے برچھے کو آڑا سکتا ہے۔ اور دوسرا ہاتھ مارے تو ٹال سکتا ہے خواہ اندر کے ہاتھ سے برچھہ سیدھا ہو یا درہول مارے اگر اپنی انی کو غنیم نیچے نہ رکھنے دے تو ایسا کرے کہ مخالف کی انی کو خوب زور سے دبا کر برابر ہو کر نکل جاوے اور گھوڑے کو توڑے تو داہنے ہاتھ کیطرف توڑے جبن سے پیچھے کے سوار خود داہنے ہاتھ کی طرف آجاویگا۔ اور اپنی انی بھی دوسرے کے برچھے کے اندر آجاویگا یعنی نیچے رہجائیگی پھر اختیار ہے کہ ہاتھ گھماکر انی ماردیا ڈانڈ ماردو برچھیوں مین کئی ہاتھ چوری کے ہین وہ لکھنے مین نہین آسکتے جو قابل تحریر تھے وہ درج کیے گئے۔

جب سامنے کا موقع مخالف سے ہو اور انی سے انی ملے تب مخالف کو داہنی طرف لیکر اپنی انی نیچے رکھے اور ہاتھ کو بڑہادے اور مخالف سے آنکھہ ملائے رہے اور بائین ہاتھ سے باگ کو چھوڑکر اوس ہاتھ سے گھوگری کو ذرا نیچے دبادے پھر داہنے ہاتھ کی ہتھی کو ذرا اونچی اوٹھاوے یہ پیشانی یا سر پر لگیگا برچھٹ پیرت مین برچھے سے جو لنگر باندھتا ہے وہ اسواسطے ہے کہ دو چار بھی سوار ہون تو اوسکی حد مین اور وہ اونکی حد مین نہ آسکے لیکن ہوشیار سوار سنگر مین گھسنا چاہے تو ٹہاٹہ باندہ کر گھتی کو برچھے مین چھپا کر سنگر مین گھس جاوے تو کچھہ نہین ہوگا اور اپنے برچھے پر لاکر سنگر والے کو روکیگا اسوقت سنگر والے سے سمیٹا نہ جاویگا۔ اوسپر ٹاکر دیا۔ کردہ اختیار ہے۔ سنگر چکر باندھنے کو کہتے ہین اور ایسے موقع پہ برچھے کے پھندے پڑتی ہے کہ جب دوسرے مین سامنے کا موقع ملے تب مخالف داہنے ہاتھ کیطرف سیدہا نکالے اوسوقت برچھے کو مخالف سوار کے سینے اور گھوڑے کی گردن کے بیچ مین رکھے اور آدہی کو ڈالکر اپنے گھوڑے کو اوسی سوار کی پیٹھہ کی طرف بڑہادے اب وہ بند ہو گیا اگر برچھا

مضبوط ہے تو گھوڑے اور سوار کے زور سے وہ مخالف گر جائیگا۔ اوسپر توڑ اوسکا ایسی ہوتا ہے کہ باگ کو ہاتھہ سے چھوڑ کر اوس برچھے کو بہت تیزی سے اوٹھا کر بدن جھکا کر اوسکے نیچے سے نکلجا دے تو اوس پھندے سے بچنا ممکن ہے ورنہ اٹل قیچ ہو کر الگ جاتا ہے اور مخالف کے برچھے کو ایسے موقع پر اوڑا دے تو ہٹی سے نہ اوڑائے کیونکہ اگر مخالف کے ہاتھہ مین زیادہ قوت ہے تو صرف ہٹی سے نہین اوڑ سکے گا بلکہ چاہئے کہ سر سے برچھے کو ترکیب سے اونچا کرکے اڑی ہٹی مین برچھے کو دھکے داہنے ہاتھہ کیطرف پہر مخالف کے برچھے کے نیچے اپنے برچھے کو ڈیڑہ بالشت جانے دے۔ پہر اپنے برچھے کو اپنے ہاتھہ کی کلائی پر لیکر بائین ہاتھہ کو باگ سے چھوڑ کر گھوگری یعنی برچھے کے نیچے کے لٹو پر رکھکر بقوت و تیزی دابے اوپر کلائی کا زور مارے مخالف کا برچھا اوڑ جائیگا۔ پہر بدن مین پڑتے ہی آنی مارو لیکن یہ سب جب دوسرا سوار اپنے داہنے پر آویگا تب بخوبی ممکن ہے ہر موقع پر اس ترکیب سے نہ اوڑائے بلکہ موقع دیکھکر کام لے برچھا مخالف و جانور وغیرہ کے اگر پار دوسری جانب نکلجائے تب اوسے لٹانے کا موقع دیکھکر خواہ سیدہا توڑے خواہ بایان بیچ مین سے گھوڑے کو ذرا اسکدے سے برچھے کو اپنی بغل مین لیکر تو برچھا صاف نکلجاویگا۔

پیدل پر سیدہا برچھا رکھکر اوٹھاؤگے تو اگر مخالف پیدل کوئی پھیت شخص ہے تو پیترا خالی دیکر تلوار وغیرہ سے برچھے کو کاٹ دیگا۔ لہذا مناسب ہے کہ مخالف پیدل پر جب گھوڑا اوٹھا دے تو برچھے کو اپنے کاندہے پر رکھے جب قریب موقع پر پہنچے تو کاندہے سے اوتار کر پہرتی اور صفائی سے برچھے کو بغل مین لیکر مخالف کے آتے لگانے سے برچھا خود کے اور گھوڑے کے زور سے پار نکلجائیگا۔ اور مخالف کو مشکل سے بچت کا موقع ہاتھہ آئیگا۔ اور سوار سے اگر مقابلہ پڑے تو سیدہی انی بموجب قاعدہ مذکورہ بالا یعنی بجانب راست لیکر اپنی گھات مین رہے اور وار کرے اور جانور پر برچھا مارے تو بغل مین رکھکر مارے اور اگر ہاتھی پر مارے تو ہاتھی سے بائین طرف نہ نکلنا چاہئے بلکہ سیدہی طرف نکلے بائین طرف ہاتھی بہت زیادہ پلٹتا ہے اور قریب قریب

ہر جانور سور وغیرہ بہی اسیطرح + دوسرے کی طرف برچہا ہلاتے ہین اپنا ہاتہہ کمزور ہوگیا ہو اور اپنی گہات مین مخالف نہ آسکے اوسوقت برچہے کو ایسا رکہنا چاہیئے جو پہلے کان سے چار اونگل اونچا ہاتہہ رکہکر ہلانے کی ترکیب بتائی گئی ہے مگر ہاتہہ کے کمزور ہونیکے وجہ سے ہتہی کو کنپٹی سے ملحق رکہنا چاہیئے اس سے ہاتہہ بہی نہ بگڑے گا اور بدن کی پوری حفاظت اور روک رہے گی ہاتہہ کو بہی تہوڑا آرام ملیگا برچہے کو کوئی سیدہی ہتہی اور کوئی اولٹی ہتہی سے پکڑتا ہے لیکن اس سے روک تو ہے مگر مار نہین - لہذا سیدہی ہی ہتہی مین پکڑنا بہتر ہے اور لکڑی مین جتنے ہاتہہ مارے جاسکتے ہین اتنے ہی برچہے مین بہی مارے جاسکتے ہین - لیکن "گرک پالٹ بدون" لکڑی مین تو ڈانڈ مارتے ہین برچہے مین انی اسمین جہان چیر مارتے ہین اسمین دہان انی سے ہول مارتے ہین ہول مارے تو صرف ہاتہہ ہی کے زور سے نہ مارے بلکہ اپنے سینہ کا زور بہی رکہے لیکن اپنی گردن کو آگے نہ بڑہائے اور حد کٹی یہی ویسی ہے اسمین کل کام انی سے ہوتا ہے اور دوسرے کے گہوڑے کے منہ پر ڈانڈ مارتے ہین اسطرح کہ اپنے برچہے کو کمر پر رکہکر ہاتہہ اور کمر کے زور سے مارتے ہین - شہ سوار اگر مخالف اونٹ - گہوڑے یا ہاتہی کے سوار کو کمند بند کرنا چاہے تو اسطرح ممکن ہے کہ برچہے کو بڑنالے سے ایک بالشت نیچا چہید کر اوسمین ایک عمدہ مضبوط بہورکلی لوہے کی ڈالدے - ایک ریشمین تسمہ نما مضبوط ڈورا اتنی لمبی کہ برچہے کے ہاتہہ کی گرفت تک آجاوے باندہو اور دوسرے منہ پر ڈوری کے سیسے کی گوٹی باندہکر برچہے کے پکڑ کی جگہہ تک اسطرح ترکیب سے لپیٹ کر باندہ رکہے کہ موقع پر اشارہ سے کہل جاوے پہر برچہی سے لنگر باندہ کر اوس تسمہ کو کہولکر اڑا ہاتہہ سوار کے دہڑ پر مار مارتے ہی وہ تسمہ نما ریشمین ڈور جسم پر لپٹ جائیگی تب پہرتی اور صفائی سے برچہے کو اپنی بغل مین لیکر گہوڑے کو پلٹا کر سیدہے ہانک کرے مخالف کہنچا ہوا چلا آئیگا۔

برچہی سے پیچ اوکہیڑنا اور بالی پرونا یہ ترکیب جو لکہی گئی ہے اسکے موافق اگر مشق

کیجائے تو ہر آدمی اچھا برچھیت ہوسکتا ہے۔ برچھیت کے ہاتہہ مین طاقت ہونا ضروری ہے۔ اور یہہ بات موگری ہلانے سے پیدا ہوتی ہے اور موگری کے رومالی ہاتہہ نکالنے سے کلائی اور پونچے مین طاقت آتی ہے۔ یہہ جو لکہا ہے کہ برچھیت سے داہنی نکلنا یا آنا نہ چاہئے۔ اگر برچھیت کے دونون ہاتہون مین برچھا ہو تو بایان داہنا نکلنے کا خیال نہ رکہی جدھر موقع ہو ادھر اپنی جسم کی بچت کرکے نکلجائے دونون ہاتہون مین برچھی لیکر کثرت کرنیکو دودستی کہتے ہین اسمین اوّل گہوڑے کی بیان مین جیسے اوپر لکہا گیا ویسا گہوڑا ہو کہ ران کے اشارہ سے پہرنیوالا اور اشارہ پر کام دیوے۔ عیب دار ہرگز نہو۔ جو ہاتہہ یکدستی مین ہین وہی دودستی مین ہین مگر اتنا فرق ہے کہ کار داہنی ہاتہہ سے کرے وہی بائین ہاتہہ سے کرے اور داہنے ہاتہہ مین تو جیسے برچھے کو رکھتے ہین ویسے ہی رکہی اور بائین ہاتہہ سے برچھی کو بغل مین رکہے اسطرح کہ گہوگرا تو گہوڑے کے پٹھے پر رکہے اور پہرنالی کو منہ کیطرف رکہے تاکہ اوس سے ٹال کرسکے۔ اور داہنے ہاتہہ سے برچھے کو مارنیکی واسطے رکہے۔ جب مخالف پشت کے پیچھے لگ رہا ہو تو داہنے ہاتہہ کے برچھے کی انی کو خود کے گہوڑے کے پٹھے کیطرف رکہے اور ہاتہہ کو ایسے ہی کنپٹی کے برابر رکہے اور سوار سے آنکہہ ملاکے رہے اور بدن گہوما ہوا رکہے اور بائین ہاتہہ کے برچھے کو بغل مین اور انی پٹھے کیطرف رکہے تاکہ ٹہیکو۔ اسمین روک اور مار۔ ڈہال تلوار کی سی ہوتی ہے۔ لیکن دونون ہاتہہ طاقت مین برابر ہونا چاہئے اور اسمین ہاتہون کا شمار ایسا ہے کہ اسٹیرن ناگ پیچ مین جوکہی کی انی کرے۔ اور داہنے ہاتہہ کے برچھے کو داہنی بغل مین لیکر بائین ہاتہہ کے برچھے سے سیدہی انی سے ٹہاٹ باندہکر سنگر کا ہاتہہ کرے۔ پہر برچھے کو بائین بغل مین لیلے۔ پہر داہنے ہاتہہ کے برچھے سے چوکہا اور سامنے کی انی کرنا اس دودستی مین جیسے خوبصورتی ہے ویسا کارآمد زیادہ نہین ہے۔ چہوٹی برچھی کا استعمال زیادہ بہتر نہین اسواسطے کہ اگر یہہ بموقع پہینک کر مارا جائے یا پہینک

اسکا کاٹ کردے تو پھر لیکر خود پر وار کرسکتا ہے لہذا اسکو نہایت قریب سے اور اطمینان سے جانچکر لگانا چاہیے اور پورا قابل اطمینان ہتیار نہین ہے ۔

برچھا

برچھا دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک تو لانبا دوسرا چھوٹا ۔ لانبا برچھا تو شمال ہند اور سنٹرل انڈیا مین زائد استعمال ہوتا ہے ۔ اور عمدہ بنایا بھی جاتا ہے ۔ لانبا برچھا اوپر سے پکڑکر لگایا جاتا ہے ۔ چھوٹا برچھا بنگال مین عمدہ بنتا ہے اور رائج ہے ۔ اور یہہ اوپر سے پکڑکر زور سے جانور وغیرہ کو نہایت قریب لاکر خوب مضبوطی سے مٹھی مین پکڑکر مارا جاتا ہے ۔

اگر میدان ہو اور جھاڑی وغیرہ نہو اور سور خوب تیز بھاگ رہا ہو تو ایسے موقع پر لانبا برچھا نہایت اچھا کام دیتا ہے ۔ اور جس جگہہ گھنی جھاڑی ہو اور سور وغیرہ کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر چھوٹا جو کہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے کار آمد ہے لیکن چھوٹے برچھے کا استعمال ساتھہ ہی اوسکے خصوصاً ایسے موقع پر اور ہر طرح سے بہ نسبت لانبے برچھے کے بہت مشکل ہے ۔ اسواسطے کہ نہایت قریب سے یعنی (سور کو قریب قریب گھوڑے کے نیچے لیکر اور اپنے ہاتھ کی بھی نیچے زد پر لیکر) اوپر سے پوری قوت کی ضرب سے لگایا جاتا ہے ۔ بیشک نہایت مہلک ہوتا ہے لیکن لگانے مین ذرا مشکل ہوتی ہے ۔ اور جلدی مین صحیح کم لگتا ہے ۔ اگر مشق ہو تو ۔ لانبا برچھا اچھی چیز ہے اسواسطے کہ لگانے مین آسانی بھی ہوتی ہے ۔ اور مہلک زخم بھی پہونچاتا ہے ۔

بہتر یہہ ہے کہ چھہ فیٹ کا برچھا رکھے یہہ دونون طرح استعمال ہوسکتا ہے چھوٹے اور بڑے کی طرح ۔ اگر سور چھوٹا ہے اور زمین ایسی نہین ہے کہ میدان لیکر باقاعدہ اوسے ملادے اور لگادے تو ایسے موقع پر یہہ برچھا چھوٹے سور کے واسطے بہت کار آمد ہے ۔ چاہیے کہ پیچھے سے دوڑا کر بہت قریب ملاکر

اپنی جسمانی پوری بازو کی قوت سے برچھا لگاوے ۔ اس لئے کہ اوسمین مذکور الصدر لکھی ہوئی ترکیب کے موافق گھوڑے کے زور سے آسانی سے برچھا پار نہین ہوتا بلکہ جسم کی قوت سے کام لینا پڑتا ہے ۔

ہر جیت کو لازم ہے کہ برچھے کے تیز کرنے کے لئے سلّی ضرور ساتھ رکھے ریتی سے برچھا تیز نہ کرنا چاہیے ۔ برچھے کی پوری کا لوہا لمبا ہوا اور نرم ہونا چاہیے ۔ انگریزی ساخت کی پوریان جو انگلینڈ سے بنی ہوئی آتی ہین وہ سخت ہوتی ہین اور اکثر کہر جاتی ہین ۔

چاقو

شکار کے کام کے واسطے بڑا چاقو خصوصاً بیلڈاک نائف (Baldock) کے نمونہ کا بہت کارآمد ثابت ہوا ہے ۔ اس واسطے کہ اوس مین یہ بھی خوبی ہے کہ برچھے کی پوری ٹوٹ جانے پر فوراً یہہ ہر بانس پر لگایا جا سکتا ہے اور برچھے کا کام دیسکتا ہے ۔

چاقو دستہ لانبا ہو بلکہ چھوٹا اور چپٹا ہو اگر اور قسم کا چاقو رکھا جائے ۔ اس واسطے کہ اکثر گھوڑے پر سے سوار گر جاتے ہین تو اوس سے جسم کے نیچے آجانے پر بھی کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے گا ۔

ران پر چاقو رکھنا مثلاً برجیز وغیرہ کی جیبون مین رکھنا ٹھیک نہین اسواسطے کہ اکثر آدمی ٹھوکر کھا کر یا گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے ۔ تو اوسمین ٹانگ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے ۔

چاقو پیٹی پر باندہ لینا اس سے بہتر ہے ۔ میرے نزدیک بیلڈاک نائف اور چاقوؤن سے زیادہ بہتر ہے کہ یہہ چاقو کا بھی اور برچھے کا بھی کام دیتا ہے ۔

بدجانور یعنی سور کی خصلت اور عادت

سور کی دو قسمین ہین ۔ بڑی اور چہوٹی ۔ پہلا بڑی قسم کا جو قد مین بڑا ہو ہے ۔ لیکن دانتلیان اسقدر زائد بڑی نہین ہوتین جسیم اور زبردست ہو پر کسی قدر سست ہوتا ہے ۔ اور اسقدر زائد تیز نہین ہوتا ۔ رنگ زائد تر بہورا ہوتا ہے ۔ اور بعض سیاہ بہی ۔

دوسری قسم جو ہے ۔ یہہ پہلی قسم کے سور سے چہوٹا ہوتا ہے اور بہت تیز غصہ ناک ۔ تیزی سے حملہ کرنیوالا ۔ زائد تر سیاہ رنگ کا اور بعض بہورا بہی اسکی دانتلیان بہی دراز ہوتی ہین ۔

سور تین سال کا بخوبی اس قابل ہوتا ہے کہ اوسکا گہوڑے پر سے برچہے سے شکار کہیلا جائے ۔ آٹہہ سال مین پورا جوان دانتلیون دار ہو جاتا ہے ۔ اسکی عمر اندازاً پندرہ بیس سال کی ہوتی ہے ۔ اسکی مادہ ایک سال مین دو دفعہ بچے دیتی ہے ہر مرتبہ کبہی دو اور کبہی زائد یعنی چودہ ماہ مین غرض نو دس تک بچے ہوتے ہین چار ماہ تک بچون کو دودہ پلاتی ہے ۔ اور جب بچے چہوٹے ہوتے ہین اور اوسکے ساتہہ ساتہہ رہتے ہین تو مادہ بہت خوفناک ہوتی ہے فوراً حملہ کرتی ہے ۔ اور ذرا شک ہو جاوے تو بچون کو اپنی تہوتنی سے دہکیل کر آگے کر لیتی ہے اور خود پیچہے ہو جاتی ہے ۔ بہت ہوشیاری سے آہٹ لیتی ہوئی جابجا رک کر چلتی ہے بعض مادہ بڑے نر سور کے ساتہہ جوڑا لگا کر رہتی ہے ۔ اور یا معہ بچون کے نزدیک ہی رہتی ہے ۔ مگر یہہ سور اکثر بڑا اور جفتی کے قابل ہوتا ہے ۔ اسکے بچونکے بہت سے جنگلی درندے دشمن ہوتے ہین مثلاً تیندوہ جرکہہ وغیرہ وغیرہ جو انکی نسل کو بہت تباہ کرتے ہین ۔

لیکن اونکی خوراک بہی سور ہے ۔ موسم گرما مین اور خزان مین جبکہ جہاڑی کم ہوتی ہے تو انکو یہہ درندے جانور بہت تباہ کرتے ہین ۔ سردی کے موسم مین کیونکہ گہاس جہاڑی زائد ہوتی ہے اسقدر تباہ نہین کئے جاتے ۔ اسواسطے کہ یہہ بہاگ کر اونہین چہپ جاتے ہین ۔

سور کے کہر مثل بکری کے کہر کے ہوتے ہین ۔ کچہہ فرق نہین ہوتا ۔ بعض بکری کے کہوج بالکل سور کے کہوج سے ملتے ہوئے ہوتے ہین ۔ لیکن پہچان یہہ ہے کہ نرم جگہہ سور کے کہوجون کے پیچہے دو اور نشان گامچہونکے ملحق ہوتے ہین جو کہ چلتے وقت زمین مین گڑ جاتے ہین ۔ نشان (   ) اس سے صاف سمجہہ سکتے ہین کہ یہہ سور کے کہوج ہین ۔

سور کا شکار گہوڑے پر نیزہ سے

پہلے چند اصول ہین اونکو مدنظر رکہنا چاہئے چونکہ سور کا شکار گہوڑے پر بہت خوفناک ہے ۔

(۱) سور پر گہوڑے کو تیز دوڑانا چاہئے چال چال کبہی نہ چلانا چاہئے ۔

(۲) گہوڑا سور کے پیچہے رہے ۔ حملہ کرتے وقت سور کا رخ اپنی طرف نہونا چاہئے یا نہونے دیا جائے ۔ بلکہ اوسکے رخ کو اپنے بائین ٹالدینا چاہئے کہ اوسکی اوجہڑ سے گہوڑا بچ سکے ۔

(۳) نیزہ اچہی طرح جما کر مارنا چاہئے جب سور زد پر آگے قریب آجائے ۔

(۴) بہالا نہایت تیز ہونا چاہئے ۔ اور شام کے پاس سے نیزہ نہ پکڑنا چاہئے یہہ بات سچ ہے کہ جہان سے سور نکلتا ہے گہوڑا بہی گذر سکتا ہے ۔ اگر سور پر وار خطا جائے تو گہوڑے کو وہین نہ ٹہیرانا چاہئے بلکہ آگے بڑہنے دیا جائے ۔

(۵) ہمیشہ سوار ہوتے وقت باگ ڈہیلی رکہنا چاہئے اکثر دیکہا گیا ہے جب سور نے گہوڑیکے زخم دیا اور وہ کاری لگا تب گہوڑا دہیمی رفتار پر تہا ۔ جب سور اوجہڑ مارتا ہے تو ٹہیرے تہکے ہوئے آہستہ چال یا کہڑے ہوئے جانور پر اکثر مارتا ہے ۔ اگر گہوڑا تیز بہاگ رہا ہو تو اوسکی اوجہڑ خطا جاتی ہے ۔ شاذ و نادر ایسا بہی ہوا ہے کہ سور کی اوجہڑ گہوڑے کے پیر پر ایسے موقع پر لگتی ہے کہ کچہہ گہوڑے کے پاؤن کی حرکت کی طاقت سے اور کچہہ سور کے اوجہڑ کی طاقت بہ خلاف اوسکے ملکر اچہا کاری زخم

گہوڑے کو پہونچ گیا ۔

(۶) اگر سور حملہ کرتا جلد آرہا ہے ۔ اور سور کا اوس سے آمنے سامنے مقابلہ ہوا تو قطعی سوار گرجاتا ہے ۔ لیکن بشرطیکہ سوار کا گہوڑا ایسا چالاک ہو کہ سور کو پہلانگ جائے تو نہ گرتا ہے ۔

(۷) ایسا ہی موقع اکثر آجاتا ہے کہ سوار سور کے برابر چلا جارہا ہے سوار بلم مارنے کو جہکا اودہر یکایک سور مڑگیا اور گہوڑا ضرور بڑہ گیا لہذا سوار قطعی گرا اور اگر نہین گرا اور سور کے بلم لگا تو وہ گہوڑے کو مڑکر زخمی کریگا ۔ یا بلم گہوڑیکے پاؤن مین الجہہ جائیگا ۔ ایسے موقعہ پر سخت گڑبڑی ہوتی ہے اور بڑا خوفناک موقع ہوتا ہے ۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے موڑ توڑ پہلے سے نظر رکہے اور بہت خیال اور ہوشیاری سے کام کرے ۔

(۸) بلم کو اتنے اوپر سے بہی نہ پکڑنا چاہیے کیونکہ سور کے جسم مین پار ہونے کا سبب یہ ہے کہ کچہہ تو گہوڑے کی رفتار کی قوت کچہہ سور کی بہاگ کی یہ ملکر بہ آسانی برچہا پار ہوجاتا ہے ۔

ایسے موقعہ پر زیادہ اوپر سے پکڑنے سے بلم کا بانس اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور سور کے جسم مین پورا بلم یا آدہا ٹوٹا بانس لگا ہوا رہجائے تو وہ گہوڑیکو قریب آنے سے روکتا ہے ۔ اور اندیشہ ہوتا ہے کہ گہوڑے کے پیرون مین الجہکر نقصان پہنچائے ۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ سور کے نیزہ اسطرح پار ہوتا ہو کہ ایک طرف بانس باقی دوسری طرف پوری زائد یعنی بانس تک نکلی ہوئی اور سور چلا جارہا ہے تو وہ دونون طرف سوار کو قریب آنے سے روکتا ہے ۔ سور زخمی ہو کر اگر کہین جہاڑی یا آڑ کی جگہہ پوشیدہ ہوجائے تو ایسی جگہ اوسکے داخل ہوتے ہی [illegible] دور چارون طرف نظر رکہنا چاہیے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً یہان آڑ مین یا جہاڑی کی جگہہ غائب ہوا اور آڑ ہی آڑ مین دو سو گز جاکر چپکے سے نکلکر چلتا ہوا آپ کو یہہ گمان کہ وہ اسی مین ہے ۔

(۹) اگر زمین خراب ہے گوپنچیان گڑہے وغیرہ یا جہاڑی ہے تو سور کے پیچہے بہت

ہوشیاری سے اور روکے ہوئے گھوڑے دوڑانا چاہئے ایسے موقعہ پر تیزی ٹھیک نہین ۔ جب سور مڑے یا خلاف سمت رُخ کرے تو شور کرنا چاہئے ۔ اگر سور دو ہو تو اوس آدمی کی مدد کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جو اوسکے قریب ہے اور جب زمین ہموار و صاف آجائے تو اوسی مرقومہ بالا قریب کے سوار سے پکار کر کہنا چاہئے کہ اب وہ تیزی سے سور کا تعاقب کرے ۔ اور اوسے سوار کے تعاقب مین تیزی سے کام لینا چاہئے ۔ کیونکہ اگر سور دم لیلے گا تو بہت دور جا کر ہاتہہ آئے گا اور زیادہ محنت لیگا ۔ جب قریب پہنچ جاؤ تو حتی الامکان سور کا ساتہہ نہ چھوڑو اور ڈھیلا نہ ہو اور اگر بڑی گھاس یا کسی کھیتی مین سور گھس جائے تو ہلتی ہوئی گھاس یا جھاڑی سے پتہ چلانا چاہئے ۔ جب سامنے نظر آنے لگے تو گھوڑے کو ٹھکرا کر تیز کر کے بلم لگانا چاہئے ۔ کیونکہ گھوڑے کی تیزی سے زخم پوری قوت سے کاری لگتا ہے صرف ہاتہہ کی قوت کافی نہین ہو سکتی ۔ گھنی اور دشوار گذار جھاڑی مین گھوڑا دہیرے چلانا چاہئے ۔ اگر قطار باندہکر سور کا ہانکا ہو رہا ہو گھوڑون پر تو قطار کے پیچھے پیچھے رہنا چاہئے ۔ کیونکہ سور اکثر قطار کے بیچ مین سے اگر اوٹھے تو اولٹا لوٹتا ہے لائن کو پھاڑ کر اور پیچھے رہنے والے آدمی کو اچھا موقعہ ہاتہہ آتا ہے

(۱۰) سور پر گھوڑا دوڑاتے وقت اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ سور کا رُخ کدہر ہے اور کدہر جا رہا ہے ۔ اور پہلا برچھا سور کے ایسا کاری لگانا چاہئے کہ جس سے یا تو وہ فوراً مر جائے یا ایسا زخمی ہو جائے کہ زیادہ دق نکرے ورنہ بہت بڑی دقت ہوتی ہے ۔

(۱۱) سور پر جب گھوڑا اڑا لا جائے تو ایک گھوڑے کے سائز (Size) کے فاصلہ پر موقع کا منتظر رہکر سور سے پیچھے لگا رہنا چاہئے ۔ اگر سور کے تعاقب مین کوئی گھنا جنگل قریب آجائے اور سور اوسمین جانا چاہتا ہے تو حتی الامکان کوشش کر کے یہہ کرنا چاہئے کہ اگر فالتو برچھا اپنے نوکر کے پاس موجود ہے تو اپنے ہاتہہ کے برچھے کو پوری قوت سے مار کر سور کے جسم کے پار نکالکر زمین مین گاڑ دینا چاہئے

بلم کو اوسی مین لگا ہوا رہے اب اگر سور گم ہی جائیگا تو اس برچھے کے بالن سے بڑی گہانس وغیرہ مین پتہ چل سکتا ہے۔

(۱۲) اگر برچھا چھوٹا ہو تو سور کی طرف جہک کر لگانا چاہئے۔ اور جب سور زد پر پر آجائیگا کلائی کو موڑ کر اگر ہاتھ صفائی پر چڑہا ہوا ہے تو پوری قوت سے صحیح طور سے ایسا لگائے کہ پہلے ہی برچھے مین کام ہو جائے لمبے برچھے مین موقع کا منتظر رہے جب ٹہیک موقع آوے تو بڑہکر ہو لے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ ادہر سور تمہاری جانب رجوع ہوگا ادہر تم زاویہ نما کٹ (یعنی اس کٹ کے موقعہ پر بلم مارنا چاہئے اس گوشہ کے موقعہ پر دو قوتین یعنی سوار گہوڑے اور سور کی رفتار کی ملکر مہلک صدمہ سور کو پہنچانے مین پوری مدد دینگے۔

برچھے کو بغل مین لیکر حملہ نکرنا چاہئے یہہ بہت موقعون پر نہایت خطرناک ثابت ہوا ہے۔ برچھے کو حتی الامکان چمکنے نہ دے دہوپ وغیرہ مین۔ اسواسطے کہ بوری کی چمک کو دیکہکر سور چمک کر بچا جائے گا یا وار خالی جلئے یا کسی طرف مڑ جاتا ہے موقعہ جاتا رہتا ہے۔ برچھی کی بوری کو نہایت تیز رکہنا چاہئے کہ سور کے جسم کے پار ہونے مین کسی قسم کا تکلف نہو۔ اور بے تامل آسانی سے پار ہو سکے۔

سور کا ہتنا گہوڑے پر شکار کرنا

ہتنا گہوڑے پر سور کے شکار کرنے کے واسطے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جسجگہ سور ہو وہان کے زمین اور میدان کی ترکیب گہوڑا اوڑانے سے پہلے دیکہہ بہال لیجائے اور اندازہ کر لیا جائے کہ آیا کون کونسی جگہہ بموقع ہے اور کہان کہان گو پچیان ہین اور اپنی ترکیب اور موقع پر برچھا لگانے کا اور تمام پہلو تجویز کرنے کے ساتھہ ہی سور کے حملہ کرنیکی مدافعت اور اپنے بچاؤ کا خیال کر لینا بہی نہایت ضروری ہے۔ یہہ بہتر ہوتا ہے کہ سور کا برچھے سے شکار کہیلنے کے موسم کے علاوہ اور ایام مین جنگل

ہین بطور ہوا خوری پہر کر سور کی دوڑ اور پہرت نظر مین نکال لے یہ ویسے ہی بڑی دلچسپی کی بات ہے ۔ اور گہوڑا ہی کسو پیر جیٹہا رہتا ہے عین وقت پر یہ باتین بڑی آسانیان پیدا کردیتی ہین اکثر برچہے کی بوری سور کے جسم کے اندر ٹوٹ جاتی ہے اور کبہی وہ اپنے منہ سے توڑ ڈالتا ہے ۔ ایسے موقع پر شام جو بانس پر پیوستہ لگی ہوتی ہے اوسکو سور کے سر پیر مار کر کام لینا چاہئے ۔

شام کو سور کے کان کے ملحق سر پر پوری قوت سے آڑا یا اسطرح مارنا چاہئے جو پہسلتے ہوئے نہ لگے پوری ضرب شام پر پولو کے اسٹروک کی طرح لگے ۔ جب وہ حملہ کر کے گہوڑے کی طرف آتا ہو اوسمین یہ بہی ضروری ہے کہ اسے موقع پر زاویہ مناسب پر تو بالاکٹ کرکے نہایت تیزی سے بہگا کر سوار کے آگے نکلنے کی کوشش کر کے شام کی چوٹ صحیح جگہ لگانا چاہئے ورنہ آہستہ لگائے اور گڑبڑی کرتے اور جہجکنے مین سور حملہ مین کامیاب ہوکر سوار کو گڈبڑ کر دیگا ۔

بہتر موقع گہوڑا دوڑانیکا سور و بیزہ ہوتا ہے کہ اگو ٹین دیکہہ کر سورونکی دن نکلنے کے پہلے وہان پہنچ جائے اور منتظر کہڑا رہنا چاہئے ۔ جب سور واپس آتے ہین تو عمدہ میدان کے موقع پر جانیکے پہلے سے دیکہکر کہڑے ہو گہوڑے سے دوڑا کر شکار کرنا چاہئے ۔ تنہا گہوڑے پر سور کا شکار کہیلنے کے لئے شکاری کو چاہئے کہ ایک جوڑی اعلی کتونکی ضرور رکہے ۔ اس سے بڑی مدد ملتی ہے ۔

رات کے وقت ہی اکیلا سوار کتونکی مدد سے اچہی طرح سورون کا شکار برچہے سے کر سکتا ہے ۔

چنانچہ اس بارے کے موقعہ کا ایک واقعہ مجہے یاد آیا ۔ اگرچہ اوسوقت مین تنہا نہ تہا بلکہ اور چند شکاری بہی موجود تہے ۔ اسمین شک نہین کہ جو مزا اوس رات کو کتونکی مدد سے سور کے شکار مین آیا بیان سے باہر ہے ۔ لیکن اسکے واسطے یہہ ضروری ہے کہ اوس جنگل یا زمین کو پہر کر دن مین خوب دیکہہ لیا جاوے ۔ کہ کن کن موقعون پر خراب یا گونچیان ہین ۔ جنکا رات کے وقت خیال رکہا جاوے ۔ شبکو گہوڑون کے

ساتہہ پیدل کتون کے نوکرونکو معہ کتونکے سٹکے یعنی رسّی مین بندہے ہوئے ہمراہ لیکر اوس جگہہ جہان شبکو سور اپنی اگوٹون سے نکلتے پہرتے اور جڑین وغیرہ کہود کہود کر کہاتے ہین۔ کتونکو دور سے بو آجاتی ہے۔ جب وہ زور کرین کہولدین۔ اور سٹکا لیکر دوڑا دین۔

گہوڑے پیچہے ڈالدین کتے سور کو اگر بڑا ہو تو مار نہ سکین گے بلکہ روک کر کہڑے ہو جاوینگے اور وہ خود ہی تنگ آکر تہوڑی دور دوڑکر حملہ کے ارادہ سے رُک کر ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے۔ اور کتے اوسپر بہونکنا۔ اگر آہستہ بہی دوڑکر جاؤگے تو آواز پر وہان پہونچ جاؤگے۔ سور چاندنی مین صاف دکہائی دیتا ہوگا۔

اب اوسپر زیادہ احتیاط سے جیسے مناسب سمجہو کتونکو بچاکر برچہا لگاؤ تو بہت موقع سے اور آسانی سے لگ سکتا ہے۔ اور برچہے کا موقع نہو تو پستول سے قریب سے مارا جاسکتا ہے۔ غرض یہہ ہے کہ جیسا مناسب موقع ویسا عمل کیا جاے۔ اسیطرح تہوڑے عرصہ مین زیادہ سور مارے جاتے ہین اور دوڑ بہاگ کی بہی بچت ہو جاتی ہے۔

چنانچہ اسکے متعلق ایک قصّہ بیان کیا جاتا ہے۔ میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب ریاست جے پور مین ہین جنکے ہمراہ مینے اسی طرح شکار کہیلا اور یہہ طریقہ مجہے نہایت پسند آیا۔

ایک موقعہ پر جبکہ مین اور وہ ایک وقت ہمراہ تہے اور کئی کتّے ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے کتونکو ایک سور کی ڈار پر جو تعداد مین پانچ تہے اسی طرح چہوڑا اور کتون نے اوسے جاکر روک لیا۔ ایک اونمین بہت بڑی مادہ اور چار اوسکے بچے جو کسیقدر اوس سے ہلکے تہے۔

بعد مین ہم کتون کی آواز پر گہوڑے دوڑاتے چلے دیکہا کہ کتون نے ڈار کو روک رکہا ہے۔ ہمنے جاکر سہولیت سے چارو طرف سے گہوڑون سے گہیر لیا۔ ہمارے ساتہہ اونٹنی پر دو آدمی سوار تہے ایک ٹہاکر صاحب کا۔ ایک میرا۔ یہہ دونون بہی

وہان آپہنچے اب ہمنے کتون کا دل بڑہانے کو آواز دی اور آواز کے ساتہہ کتون نے ایکدم حملہ کیا اور ایک سور کو پکڑ لیا چار بہت زور سے بولتے ہوئے کتون سے جہگڑ کر نکلکر بہاگے۔ مادہ جو سب مین بڑی تہی کنور صاحب نے اوسکے برچہا لگایا لیکن او چہار ان کے قریب پڑا۔ ایک میرے گہوڑیکی زد پر آیا۔ ہمنے ذرا دوڑا کر بغل پر بلم مارا اور وہ بول کو تہوڑی دور جاکر گر کر مر گیا۔

کنور صاحب کی زخمی بڑی سوریا جو بلم کہا کر غصہ مین تیزی سے جا رہی تہی اتفاق سے اونٹنی اوسکے سامنے آگئی اونٹنی پر سوریا نے نہایت خوفناک حملہ کیا اور اگلی ٹانگون مین ایک ٹکر نہایت پہسلتی ہوئی مار کر پیٹ کے نیچے نہایت خوفناک طریقہ سے بولتی ہوئی گہسی اور پچہلی ٹانگون پر ذرا زور سے ٹکر مارتی ہوئی۔ (کہ اونٹنی گرتے سے بچی) سوریا آگے نکلگئی۔ نکلنے کے بعد اونٹنی نے فوراً سنبہلکر بلبلانا تو پہلی ہی ٹکر مین شروع کر دیا تہا اب نہایت وحشت زدہ ہوکر بلبلانا اور چارون پیرون سے کودنا یعنی چارون پتلیان جہاڑ کر چہلانگین بہرنا شروع کیا اور ساتہہ ہی بہت بدنما طور سے چلاتی اور بلبلاتی تہی۔ چہلانگون مین گویا بدنما طور سے ہرن کی نقل کر رہی تہی۔ دونون بیٹہنے والون نے اوپر سے گرنے کے اندیشہ سے نہایت خوفزدہ اور مایوسانہ طریقہ سے اونٹنی کے ساتہہ ہی چلانا اور شور مچانا شروع کیا اونٹنی کی بلبلاہٹ اور ان اشخاص کی واویلا نے ملکر جنگل مین ایک عجیب نیا کہرام برپا کر دیا تہا۔

ٹہاکر صاحب موصوف کا آدمی چونکہ آگے بیٹہا تہا اور مہار اوسکے ہاتہہ مین تہی۔ وہ زیادہ اسوجہ سے خوفزدہ ہوا کہ ایک تو اونٹنی اوس سے نہ رکی اور چہلانگین بہرتی چلی۔ ادہر میرا آدمی اوسکی کمر سے بری طرح لپٹ گیا۔ اب اوسنے اپنی ہندی زبان مین چلانا شروع۔ یہہ ایسا خوفناک اور ہنسی کا سین تہا کہ شاید میری آنکہون نے دو ایک بار ہی دیکہا ہوگا۔ ٹہاکر صاحب کے آدمی کا چلانا اپنی زبان مین یہہ کہکر (ارے بارے مرا رے ارے میان تمنے تو چہوڑ دے رے

مہارا باپ ۔ مہاری کمر تو چہوڑ دے رے ۔ ارے تلانے ڈانکے تو ڈانک جا منے کیون مارے چہے مہارا پنڈ تو چہوڑ آباز نہارو مہارو نیچان پڑتے ہی پہا نسر کر جاوپلو ۔ ارے بارے بہلے مالنشو ڈاٹورے ڈاٹورے این واری اونٹنی سے ڈاٹورے ۔ میرے رے) یہہ کہے رونے کی آواز مین اور اپنے ایک ہاتہہ سے میرے آدمی کے ہاتہہ جو کمر کے گرد لپٹے تہے اونکو چہڑا لئے اور اوسکو گرادینے اور اپنا پیچہا چہڑانے کی کوشش کہے اور دوسرے ہاتہہ سے اونٹنی کو روکے ۔

پہر آدمی جو کہ اونٹ کی سواری کا عادی بہی نہ تہا اور جونک کی طرح اونٹ والیکے کمر سے چپٹا ہوا تہا اپنے نیچے گر کر مر جانے کے اندیشہ اور مایوسی مین چلاتا جاتا تہا ۔

(کہ ہائے مارے کوئی تو خدا کے واسطے اونٹنی کو روکوارے لیسُو) جب اوسنے ساتہہ ہی یہ دیکہا کہ اس مصیبت مین ٹہاکر صاحب کا آدمی ہاتہہ چہڑا کر اوسے گرانا چاہتا ہے تو اب اوسنے اوسی گرانیوالے اور ہانکنیوالیکے یعنی اوسی شخص کے گہبرا گہبرا کر بری طرح کاٹہنا منہ مارنا اور جُہڑک بہرنا شروع کیا ۔

اور وہ پہر تنگ و مجبور ہو کر اوس ہانکنے والے داروغہ نے دو چار منہ میرے آدمی کے کہا کہ پہر چلانا شروع کیا ۔ اور اونٹنی برابر رقاص اوفتان و خیزان بلبلاتی جہلاتی مارتی پہر رہی ہے اور داروغہ نے کاٹے جانیکے بعد چلانا شروع کیا کہ (ارے بانٹر کی یا میان تو منے کہا بولا گیو کہا لے جائے چہے ارے بارے ٹیکو پہرے چہے رے ۔ کہا گیو رے بانٹر کا ہوشا کہا گیو رے) گالیون کے الفاظ بے تحاشا اوسکی زبان سے مایوسی کے اور خوف کے عالم مین نکلے اوس سے گو کہ اونکی جان کے خوف کے اندیشہ سے اونکے خطرہ مین رہنے کی حالت تک لوگون کو کم ہنسی آئی لیکن بعد مین کوئی شخص بغیر بے تحاشا اور بے ہنسے اس واقعہ کو دیکہکر نہ بچا اور چار پانچ منٹ تک برابر اونٹنی رقص بے ہنگام کہا کی ۔

ہلکہ پہرنکی سی چہلانگون کی اپنی بیڈول جسم اور ٹانگون سے نقل کر رہی تہی

اوسکے بعد چارون طرف سے گہیری جاکر بہت لتّی آمیز آوازین دینے سے
ٹہیری ۔ لیکن تاہم بقرار بدقت تمام ہٹاکر دونون آدمی بخیریت اوترے اوہرکر
دونون ایک دوسریکو برا کہنے لگے ۔

وہ مناظرہ اوس سین سے بہی زائد ہنسی لانیوالا تہا کہ بیان نہین ہوسکتا ۔
مجہے تو اب بہی جب اوسین کو یاد کرتون تو بہت ہنسی آتی ہے ۔ مناظرہ طوالت
کی وجہہ سے نہ لکہا ورنہ مرقومہ بالا گفتگو کی طرح نہایت ہنسی لانیوالا تہا ۔
چنانچہ میرا وہی آدمی گو کہ اس واقعہ کو چہہ سال کے قریب گذر گئے لیکن ابتک
اونٹ کے نام سے گہبراتا ہے اور اونٹ پر بیٹہنا اپنی موت سمجہتا ہے ۔

سور کا قاعدہ ہے کہ جب ایک دم حملہ کو دوڑتا ہے تو تہوتہنی نیچے کرکے پوری
رفتار سے دوڑتا ہے اور جو چیز سامنے آجائے اوسکو پہینکدیتا ہے یا لوٹ دیتا
ہے ۔ اکثر ایساہی ہوتا ہے کہ گہاس مین چہپا رہجاتا ہے جب سوار قریب
سے گذرے اور آگے بڑہے تو اوچہلکر اوسپر حملہ کرتا ہے ۔ اور اگلی ٹانگون سے
اسقدر اونچا اوچڑتا ہے کہ کاٹہی تک یعنی سوار کی ران تک اس کا منہ پہنچ جاتا
ہے ۔ اسلئے جب سور پر گہوڑا دوڑایا جائے تو بہت تیز تاکہ سور نہ اوچہڑ مارسکے
نہ یکایک گہوڑے پر مڑ سکے ۔

ہتہیرین ضرور لوٹ مین رکہنا چاہیے ۔ اور اونکا عادی ہونا چاہیے کیونکہ ایسی
موقع پر بغیر انکے گہوڑا حسب دلخواہ موڑ توڑ نہین کرتا ۔ اور چونکہ موڑ توڑ اس
شکار مین اکثر واقع ہو جاتے ہین ۔ اور ذراسی سستی مین یا تو گہوڑا زخمی ہوجاتا
ہے یا سوار ۔

برچہا ایسا ہونا چاہیے کہ جو سور کے جسم مین لگایا جاکر آسانی سے نکال لیا جا
ورنہ اگر زائد بیٹہ گیا اور نہ نکلا تو کہینچتے وقت سور قریب پہنچ آتا ہے اور گہوڑے
کی ٹانگ چاب ڈالتا ہے ۔ یا زخمی کردیتا ہے ۔ ایسا بہی ہوتا ہے کہ برچہا گہوڑے
کی ٹانگون مین اولجہ جاتا ہے ۔ اسواسطے یہہ احتیاط ضرور رکہنا چاہیے ۔ کہ برچہا

لگاتے ہی سور سے علحدہ ہو جائے ۔ اگر آسانی سے برچھا نکال سکو تو نکال لو ورنہ اسکو لگا ہوا چھوڑ دو ۔ چونکہ زخمی سور بہت سخت حملہ کرتا ہے اور اگر دانتلیان ہون تو ویسے بھی چاب ڈالتا ہے ۔

تری یا کاوہ کی زمین مین سور کا تعاقب فضول ہے ۔ چونکہ سور بہت آسانی سے اوسمین ہو کر نکل جاتا ہے اور گھوڑا اوس تیزی سے نہین نکل سکتا ۔ برخلاف اسکے اگر پانی مین پیرہا ہو اور گھوڑا بھی لگا ہوا ہو ۔ تو بہت آسانی سے پلا کر مار سکتے ہین اسلیے کہ سور پانی مین بے بس ہوتا ہے اور حملہ نہین کر سکتا اور نہ اسقدر تیز پیر سکتا ہے جتنا گھوڑا ۔

سور پر حتی الامکان جب برچھا لگاؤ تو ہاتھہ اوٹھا کر زور سے ٹھونسا دیکر ہول نہ لگانا چاہیئے ۔ کیونکہ اسطرح اکثر مس ہو جاتا ہے ۔ بلکہ برچھے کو سور کے جہان لگانا چاہئے اسیطرح لگائے ۔ صحیح طور سے سیدہ مین برچھا ستولے رہو اور جب مرقومہ بالا زاویہ نما کٹ یعنی اس کٹ کا موقع آئیگا کچھہ اپنے ہاتھہ کے اشارہ سے سور اور گھوڑے کے زور کیوجہ سے برچھا پار ہو جائیگا اسیطرح تھوڑی مشق مین وار خطا نہین جاتا اور اگر قریب سے لیکر زور سے ہاتھہ اونچا کرکے یا کھینچ کے ہول ماری جاوے تو اکثر خطا ہو جاتی ہے اور ہاتھہ کا وار خالی جاتا ہے ۔

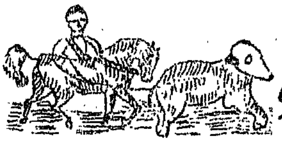

خصوصاً لمبے برچھے سے اسیطرح زیادہ خالی ہاتھہ جاتا ہے ۔ چھوٹے برچھے کا اگر مشق ہو تو ہول مارنے سے ہی لگ جاتا ہے ۔ سور کے سر پر حتی الامکان برچھا نہ مارا جائے کیونکہ اسکا سر بہت سخت ہوتا ہے ۔ مین نے ایک مرتبہ اس کے سر پر ہاتھہ مارا تو یہہ معلوم ہوا کہ کسی پتھر پر ہاتھہ پڑا ۔

اگرچہ کھوپری کی ہڈی ٹوٹ گئی اور تھوڑا حصہ بوری کا بھیجے مین گھس گیا سور بھی گر گیا مگر بوری بھیجے مین ٹوٹ کر رہ گئی اور ہاتھہ مین سخت جھٹکا آیا کہ ہاتھہ سن ہو گیا سور کے مارنے کے بعد بوری جو نکال کر دیکھی تو بالکل مڑ گئی تھی اور تمام باڑہ اور نوک

بہوتی ہوگئی تہی اس سے اسکی سخت ہڈی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ایک موقع پر مین نے سور کی پسلیون پر برچھا مارا تو فورًا اوس نے منہ مین بالش پکڑ کر توڑ ڈالا ایک سکنڈ ہی مشکل سے ہوا ہوگا۔ اسکے بعد وہ چل نکلا اور قریب تہا کہ غائب ہوجائے (کیونکہ کوئی دو ہزار گز کے فاصلہ پر ایک جہاڑی دار جنگل تہا) لیکن مین نے اوسکا تہوڑا اُرخ بدلا اس عرصہ مین ایک بلیڈ اک نائف جو میرے پاس موجود تہا مین نے فورًا ٹوٹے ہوئے بالش کو چہیلکر ایک منٹ مین چلتے چلتے اوسے لگا لیا۔ اور اس چاقو سے اوسکو مارا جب اوس چاقو کا اندازہ ہوا

سور کے شکار مین اشارات مقررہ

نمبر ۱۔ برچھے کو ہیٹ (انگریزی ٹوپی وغیرہ) پر زمین کے متوازی کرکے کوئی شکار سور وغیرہ کا اشارہ بتائے تو دوسرا شکاری یا سوار سمجہ لیتا ہے کہ مادہ یعنی سوریا نظر آگئی۔

نمبر ۲۔ برچہا ایک ہاتہ کے فاصلہ پر کسی طرف کو رُخ کرکے تبلایا جاوے تو دور والے شکاریون کو سمجہ لینا چاہئے کہ نر سور نظر پڑا۔

نمبر ۳۔ اگر ہوا مین ہاتہ خالی گہمایا جاوے تو اُس سے یہہ اشارہ مُراد ہے کہ جہان تم ہم ہین وہان کوئی شکار سور وغیرہ نہین۔

نمبر ۴۔ اگر ہاتہ شانے کیطرف پہنچا کر ہلاوے تو اس سے یہہ مُراد ہے کہ سور کہان ہے۔ ہوشیار آدمی دور سے نر اور مادہ سور کو پہچان لیتے ہین۔ لیکن نئے شکاری یا جو نہ پہچان سکتے اکثر نردن کو مادہ سمجہکر چہوڑ دیتے ہین اسلئے انکو اشارہ سے اسطرح سمجہانا چاہئے۔ اگر سور وغیرہ زخمی ہوکر ایکہ یعنی گنونکی باڑ مین جا چہپے یا گہنے جہاڑلونمین جا بیٹھے ایسی جگہہ گہوڑے سے کام نہین لینا چاہئے بلکہ پیدل جاکر برچہے سے شکار کیا جاسکتا ہے۔

چند تجربات لومڑی اور سور کے شکار مین

نمبر ۱ - لومڑی کے شکار مین بوقت تعقب شکاری کو کئی راستہ مل سکتے ہین برخلاف اسکے سور کے شکار مین ایک ہی راستہ ملتا ہے جدہر سور جاتا ہے ادہر ہی شکاری کو تعقب مین جانا پڑتا ہے۔

نمبر ۲ - لومڑی کے شکار مین کئی سوارون کی ضرورت ہے بخلاف سور کے شکار کے کہ جسمین زیادہ سے زیادہ دو تین آدمی کافی ہو سکتے ہین۔

نمبر ۳ - لومڑی کے شکار مین اپکی آنکھین ہاتھہ اور دماغ کم سے کم گھنٹہ بہر تک مصروف رہنا چاہئے بہ خلاف اسکے سور کے شکار مین چند منٹ کی مصروفیت کافی ہے لیکن گہوڑے کو کافی مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔

نمبر ۴ - کتونکا شکاری سور کا شکار بہت اچھی طرح کہیل سکتا ہے اور بہت تہوڑے عرصہ مین سور مار کہا سکتا ہے لیکن سور کا شکاری کتون سے بہت اچھی طرح شکار کا کام نہین لے سکتا اور لومڑی کے شکار مین تو اور بہی ہوشیاری اور اندازہ سے کام لیا جا سکتا ہے۔

نمبر ۵ - سور کے شکار مین صرف ایک زبردست حملہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہہ حملہ جسوقت کیا جاتا ہے تو صرف سور کی طرف سے خیال علحدہ کر کے متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ یہان تک سوار کو اپنی جان کا بہی خیال نہین رہتا۔ صرف یہ گہوڑا ہی کام کرتا ہے کہ جا بیجا پاؤن ڈالنے سے اپنی اور سوار کی جان بچائے۔

نمبر ۶ - کتے سے شکار مین سوار کو نہایت ہوشیاری اور عقل سے کام لینا چاہئے اور "پگ اسٹیکنگ" مین سوار کو گہوڑیکو اوسکی رائے پر چہوڑنا چاہئے۔ "ہنٹنگ" مین شکاری کو اندازہ صحیح اور سچا ہونا چاہئے۔ اور بہت ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لینا چاہئے "اور پگ اسٹیکنگ" مین عمدہ گہوڑے پر سوار ہونا چاہئے بہت سے کتون کے شکاری ایسے ہی ہین کہ کتون کو شکار پر دوڑانے مین

بہت مشاق اور کامل ہین مگر گہوڑے کی سواری نہین جانتے کہ پگ اسٹیکنگ کر سکین وہ شخص بہی پورا اسوار نہین کہا جا سکتا کہ ایک دوڑ مین سور کو برچہے سے پہروسلے اور گہوڑے کی جان لے لے ۔

مختلف جانورون کا گہوڑے پر شکار

علاوہ سورون کے اور جانورون پر عام طور سے گہوڑا نہ دوڑانا چاہیے کیونکہ وہ اسیطرح شکار کرنیکے زائد موزون نہین ۔ گاہے گاہے اگر ایسا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین ہرن ۔ روج وغیرہ اور درندون مین تیندوہ جرکہہ ۔ ریچہہ وغیرہ گہوڑے پر شکار کئے جاتے ہین ۔ نیل پر گہوڑا دوڑانے سے دوسرے بڑے جانورون پر گہوڑے کی دوڑ کا اور برچہا لگانے کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے ۔ اور کبہی کبہی ضرور ایسا کرنا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر نیل پر گہوڑا دوڑا کر تمنے اُسے شروع ہی مِلا لیا تو تہوڑی دُور بہاگ کر قریب ہی برچہا کہا لیتا ہے ۔ ورنہ اگر یہ سنبہل گیا یا تمنے دور سے گہوڑا دوڑایا اور مِلاتے مِلاتے یہہ ایک میل کے قریب بہاگ چکا تو پہر اسکی وحشت زیادہ بڑہ جاتی ہے اور تین چار میل پریشان کرکے برچہا کہاتا ہے ۔ خصوصًا مادہ یا روج یا نیل کا پٹہا تو اکثر زیادہ دور تک پریشان کرتے ہین ۔

یہہ جانور دوڑ مین ایسے ایسے خوفناک طریقون سے مُڑتا اور پلٹے کہاتا ہے کہ تعجب ہوتا ہے ۔ دور دہوکا دینے کو بہاگتے وقت کئی کئی رفتارین بدلتا ہے ۔

چہوٹے ہرن مثلاً کالے ہوڑی کا گہوڑے سے مارنا تقریبًا ناممکن سا ہے ۔ اتفاق ہی سے یون شکار کر لئے جاوین تو کر لئے جاوین ۔ البتہ زخمی ہونے کے حالت مین زیادہ تر چیتل ۔ پاڑا جو چہوٹے ہرنون کی قوم مین تبلائے جاتے ہین ۔ گہوڑے پر برچہے سے شکار کئے جا سکتے ہین ۔ پاڑا اگرچہ سور سے تیز اور زیادہ بہاگتا ہے لیکن کالے کے برابر نہین بہاگ سکتا ۔ جب برچہا اسکے

مارا جاتا ہے تو بہت بُری طرح چین چین کرکے چیختا ہے ۔ چیتیں بہی بہت بہاگتا ہی لیکن چہوٹے ہرن کیطرح نہین بہاگتا ۔ البتہ نازک بہت ہوتا ہے ۔ اور بہت بہگایا جاوے تو بہاگتے بہاگتے سُست ہونا شروع ہوجاتا ہے ۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کبہی گہرکر خود ہی مرجاتا ہے ۔

درندون کا برچہے سے شکار کرنے مین جانکا خطر رہتا ہے اسلئے انکا شکار نہین کرنا چاہئے ۔ بغیر زخمی ہوئے اس شکار مین سوار نہین رہ سکتا ۔ مانا کہ تیندوہ پر گہوڑا ڈالا جاوے تو پہلا برچہا کہانا بہت ممکن ہے ۔ لیکن بعدہٗ جب وہ حملہ کرتا ہی تو ایسا خوفناک کہ اوس سے بچنا محال ہے اور اگر پہلے برچہے مین یہہ مارلیا اور سوار بچگیا تو بہتر ورنہ دوسرا برچہا لگانے مین بغیر زخمی کئے یہہ نہین چہوڑتا ۔ بوندی مین اکثر راجپوت لوگون نے اسکا شکار کیا اور کرتے ہین مگر ایک میرے دوست جو بوندی سے مہاراجہ صاحب کی ناراضگی کے باعث یہان چلے آئے تہے اور ایک عرصہ تک نواب صاحب دام اقبالہ کی خدمت مین ٹونک مین رہے تہے وہ بیان کرتے تہے کہ یہہ بڑی خوفناک بات ہے اور جو وہ اپنے قصّے بیان کرتے تہے اوس سے اونکا یہی منشا تہا کہ یہہ بڑی خوفناک بات سے پرہیز کرنا چاہئے صاحب موصوف کا نام نربر سنگہ جی ولد ارجن سنگہ صاحب ہے گہوڑے کی سواری انہین کا حصّہ ہے ۔ علاوہ برین نہایت مضبوط اور منچلے آدمی ہین ۔

اکثر آدمیون سے بہی مین نے اونکے قصّے سنے ہین جس سے اونکی مردمی اور مردانگی کا پورا ثبوت ملتا ہے ۔ اور پتا چلتا ہے کہ جو کچہہ وہ مجہسے اپنے تیندوہ کے شکار کے متعلق بیان کرتے تہے ۔ وہ بالکل صحیح بیان کرتے تہے ۔ اور انہون نے اسیطرح بہت سے تیندوہ بہی مارے ۔ اب بہی وہ بوندی مین مہاراجہ صاحب ہی کے پاس ہین ۔

گہوڑے کی سواری مین حوادثات

گہوڑے پر سے گرنا بہی ایک فن ہے۔ تیز دوڑ مین گہوڑے پر سے گرنا ایسا خوفناک نہین جتنا کہ آہستہ مین کیونکہ آہستہ دوڑ مین چوٹ زیادہ لگتی ہے ایک سوار دیکہا گیا جو کبہی گہوڑے پر سے گرنے مین چوٹ نہین کہاتا تہا۔ لمبا آدمی تہا اور گرتے وقت جسم کو قابو مین کر کے سہولت سے رفتہ رفتہ زمین پر گرتا تہا۔ اوّل ایک خاص حصّہ جسم کا زمین کو چہوتا تہا جسمین چوٹ لگنے کا کم اندیشہ ہوتا ہے۔ بعد مین درجہ بدرجہ نازک حصّہ۔

یہہ بات ہر سوار کے لئے ممکن ہے۔ اگر اوسان قایم ہون اور تیز کر کے گہوڑے پر اوترنے چڑہنے مشق کیجاوے۔ اور بدن قابو مین کر کے تول لیا جائے گرتے وقت ہر سوار کو چاہئے کہ حتی الامکان بائین شانہ کے بل سر کو سکیڑ کر اور بچا کر گرے۔ جب گہوڑا بے قابو ہو تو باگونکو چہوڑ کر قومہ بالا تر کہیبے جسم کو قابو مین کر کے سہولت سے لڑک جائے۔

گردن ٹوٹنے کے اندیشہ سے گرتے وقت سر کو سکیڑ لینا چاہئے۔ اور گردن شانون مین دبا کر سخت کر لینا چاہئے۔ اگر دور جانا ہو تو ادویات مثلاً مرہم وغیرہ جو گرنے کے بعد ہڈی وغیرہ کے ٹوٹنے پر استعمال کئے جا سکتے ہون۔ ضرور ساتہہ رکہنا چاہئے۔

کسی ڈاکٹر کی رائے سے یہہ بہت آسانی سے فراہم کئے جا سکتے ہین اور شکار مین ایسے ادویات رکہنا کوئی دقّت طلب کام نہین بلکہ یہہ بہی جان بچانے کے ذرایع مین سے ایک بڑا ذریعہ ہے اور اسیطرح تکلیف بہی کم برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ فوری علاج ہونے سے مرض یا زخم طول نہین پکڑتا۔ اور جلد صحت کی صورت قایم ہو جاتی ہے۔ ورنہ طرح طرح کے اندیشونکا سامنا ہوتا ہے۔ اور جہینون لوگ گہبلا کرتے ہین۔

فصل ہشتم

دربیان اصول صید افگنی

(۱) جو ترکیبین ایک مرتبہ قائم کیجائین اونپر عمل کرنا چاہیے - اور بیوجہہ اونمین ترمیم و تنسیخ نہ کرنا چاہیے۔ بعض آدمی بڑے شکار کی آسانی سے ملجانیکی کوشش کرتے ہین۔ اور جب شکار ملنے مین طوالت دیکھتے ہین تو بڑے بددل ہوجاتے ہین۔ ایسے آدمیون کو ایسی جگہہ شکار نہ کہیلنا چاہیے جہان مشکل سے شکار ملتا ہو - اکثر ایسا ہوتا ہے جہان شکار کا گمان نہین ہوتا وہان اچانک شکار ملجاتا ہے - اور جہان یقین ہوتا ہے - وہان پتہ بہی نہین ملتا۔ اس قسم اتفاقات شکار مین لازمی ہین۔ اسلئے شکار مین ہمیشہ استقلال رکہنا چاہیے -

(۲) بعض دہقانی مصلحتاً انکار کردیتے ہین کہ ہمارے گاؤن مین شکار نہین اور دوسری جگہہ کا غلط پتہ دیتے ہین -

اصل مین اونکا مطلب اس سے یہہ ہوتا ہے کہ کسی طرح شکاری اونکے گاؤن سے چلا جائے - اب اس سے ظاہر ہے کہ کچہہ نہ کچہہ وہ ضرور اپنا نقصان دیکھتے ہین - جب اونکو کوئی فائدہ نظر نہین آتا تو وہ جان چراتے ہین - اسلئے شکاری کو کبہی اونہین نقصان نہ پہونچانا چاہیے - بلکہ ایسے سلوک کرنا چاہیے کہ وہ خوشی سے خدمت کرنے لگین۔ اونکی مدد بہت مفید ہوتی ہے۔ جنگل کے متعلق جسقدر واقفیت اور معلومات اونکو ہوتی ہے اوسقدر شکاری کو علم نہین ہوتا - اور اونکو شکار کے مواقع بہت معلوم ہوتے ہین -

(۳) اگر کسی جگہہ شکار ملنے کی قوی وجوہات اور اسباب موجود ہون تو خواہ کوئی کتناہی خیال بد سے ہرگز اعتماد نکرنا چاہیے - کہوجون کا ہونا یا نہونا خود بتلادیگا آیا وہان شکار

ہے یا نہین ۔

(۴) اس بات پر ہمیشہ نہ جمارہنا چاہئے ۔ کہ اس پہاڑی پر کبھی کثرت سے شکار تہا۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی خاص جگہہ شکار کا نام ہی باقی نہین رہتا ۔

(۵) غالباً ہر گاؤن مین ایک دو شکاری ضرور ہوتے ہین جو اپنے طریقہ سے شکار کہرتے ہین ایسے لوگونکو تلاش کرکے دوست بنا لینا چاہئے ۔ وہ شکار تبلانے مین بڑی مدد دیتے ہین ۔ اور ساتہہ ساتہہ برابر محنت اور کوشش کہرتے ہین ۔

(۶) گڈریے بہی بعض وقت اعلیٰ درجہ کا شکار کرا دیتے ہین ۔ اگرچہ وہ خود شکاری نہین ہوتے لیکن جنگل کے متعلق اونہین کافی علم ہوتا ہے ۔ اور وہ رہنما کا کام خوب دیتے ہین ۔

(۷) دہقانی کو ہرگز رائفل نہ دینا چاہیئے سوائے ان خوفناک مواقع کے جبکہ کسی خونخوار خصوصاً زخمی درندہ کا تعاقب کیا جا رہا ہو ۔ ورنہ اگر دیر تک اطمینانی حالت مین اوسکے ہاتہہ مین رائفل چہوڑ دیا جائیگا تو وہ ضرور اوسکو چلا دیگا جس سے آدمی کے مرنے کا اندیشہ ہے ۔

(۸) گہوڑیدار رائفل مین سیفٹی بولٹ ہرگز نہ رکہنا چاہئے ۔ یہہ بعض اوقات نقصان پہونچاتے ہین ۔ جس عرصہ مین کیچیز (catches) یعنی کہٹکے چڑہاؤ گے اس عرصہ مین کارتوسی بندوق خالی کیجا سکتی ہے ۔ اور بہری بہی جا سکتی ہے اور ممکن ہے کہ سیفٹی بولٹ قاعدہ کے اور خواہش کے خلاف بہی چڑہ جاوین ۔ یعنی اکثر ایسا ہوا ہے کہ جلدی کے موقع پر چڑہانے کی ضرورت ہوئی یا لگاتے وقت خاص موقعہ پر ہٹانے کی ضرورت ہوئی ۔ اور وہ پہلے سے ہی ہٹے ہوئے تہے اب چڑہاوے گئے ہاتہہ کی حرکت سے اور لگانے سے شکار بیکار ہوا ۔ لہذا انکا نکالڈالنا ہی بہتر ہے ۔

(۹) جنگل مین جہان شیر و خونخوار جانور ہون وہان کبھی آہستہ نچلو اور بیفکر نہ ہونا چاہئے ۔ اگر تمہارے پاس بہری ہوئی بندوق وغیرہ ہے تو زیادہ اندیشہ نہین

تاہم شکاریکو جنگل مین ہرگز بیفکر نہ رہنا چاہیئے - اگرچہ تمہین شکار ملنے کی امید بہی نہو - تاہم ایسے اتفاقات ہوتے ہین کہ خلاف امید اچانک ہر قسم کا شکار ملجاتا ہے ۔

(۱۰) آسان سے آسان شکار مین بہی جانچ کے بہت صحیح طور سے (حتی کہ چہرہ گراب بہی نہایت ملاکر گوی کیطرح) بندوق لگانا چاہیئے - یہہ شکار کا اچہا اصول ہے اگر شکاری اپنی عادت مین یہہ بات ڈال لے ۔

(۱۱) چلتے سے بندوق ہرگز نہین لگانا چاہیئے اس سے شکار کا چمکانا اور کہوج کہونا ہے - اگر بے جگہہ لگ بہی گئی تو زخمی ہوکر ہاتہہ سے جاتا رہے گا - اس طرح بہت شکار ضایع ہوتا ہے - صبر اور انتظار موقعہ اور استقلال اور موقعہ پر ایک خاص درجہ تک سہولیت کے ساتہہ تیزی جسمین اطمینان بہی ضرور ہو - یہہ شکار مین لازمی باتین ہین - عموماً ہر شکار مین اور خصوصاً درندون وغیرہ کے نایاب شکار مین سہولیت کے ساتہہ تیزی سے بندوق لگانے کی ضرورت ہے - لیکن اوس سے پیشتر ہر طرح سے اپنا پورا اطمینان کرلیا جائے - ورنہ سب بیکار ہے - جہان تک ہو قریب سے گولی لگانا چاہیئے - لیکن اطمینانی زد پر جانور کے آجانے کے بعد اگر عمدہ صاف جگہہ جانور آجائے اور دلکو اطمینان ہو کہ ضرور جگہہ پر گولی لگے گی اور پہر ساتہہ ہی قریب آنے کی پوری امید دیکہی جائے - لیکن قریب کی جگہہ جہان گولی لگانے کا موقع ہو وہ اوسقدر اطمینانی نہو جیسے کہ اس سے کچہہ فاصلہ پر مرقومہ بالا زد پر تہی - اس موقعہ پر اوس نہایت قریب کی بے اطمینانی زد سے کچہہ دور کی قابل اطمینان زد بہتر ہے - نہایت مجبوری کی حالت مین سو گز سے زیادہ ہلکے کارٹرائٹ اکسپرس کی گولی لگائی جاتی ہے - بہتر ہو کہ چالیس پچاس گز سے یا سو گز سے کم پیریڈاکس وغیرہ ہر شکار خصوصاً خوفناک شکار پر استعمال کرنا چاہیئے ۔

(۱۲) ہمیشہ آہستہ چلو - اور کبہی کبہی زیادہ جہاڑی یا گہنے جنگل مین بیٹہکر جڑون مین سے دیکہنا چاہیئے کہ آیا کہین شکار بہی ہے یا نہین - کبہی اونچائی پر چڑہکر شکار نہ دیکہنا چاہیئے اور خاصکر جبکہ شکار رہتے نشیب مین ہو - کیونکہ جب تم (sky line) اسکائی لائن

یعنی آسمان کی سیدہ مین آوگے بجائے اسکے کہ تم سکار کو دیکہو شکار تمکو متحرک فوراً
دیکہلے گا ۔ اور بہاگ جائیگا ۔

(۱۳) جسقدر ممکن ہو خاموش رہو اور ساتھیونکو بہی ایسا کرنے پر مجبور کردو ۔ بہت سہولت
سے کم کہٹکا کرتے ہوئے اور تیار چلنا چاہئے ۔

(۱۴) جب کسی جنگل یا پہاڑی مین شکار کہیلتے ہوئے چلو تو ہوا کے رُخ کا بہت خیال
رکہنا چاہئے ۔ اور ہمیشہ ہوا بچا کر تعاقب کرنا چاہئے ۔ تمہاری طرف کی ہوا شکار کیطرف
نہ جانے سے یہہ فائدہ تمکو پہونچے گا کہ ایک تو شکار تمہارے پیر وغیرہ کی آہٹ نہ سن
سکے گا دوسرے تمہاری بو نہ سکے گا ۔

(۱۵) ہمیشہ شکار کا ضروری سامان کافی رکہنا چاہئے ۔ اور ایک بڑا چاقو پیٹی مین رہنا
چاہئے بادی النظر مین یہہ بے ضرورت سی شئے معلوم دیتی ہے لیکن بعض مواقع ایسے
بہی آجاتے ہین کہ زندگی کا انحصار خداوند تعالی ایسی تدبیر پر موقوف کردیتا ہے ۔

(۱۶) شکار کی تلاش مین جب کسی پہاڑی جہاڑی اور گنجان درختون کے جنگل مین چلنے
کا اتفاق ہو تو ایسے موقعہ کیلئے ۔ بغیر ایڑی کا بوٹ جسکے سول یعنی تلے کسی نرم اور دبیز
چمڑے یا کہردرے ربر کے بنے ہون پہننا بہتر ہے روپ سول یعنی یا ڈوری وغیرہ کا دبیز
اور مضبوط بنا ہوا تلا سب سے بہتر ہے ۔ بہرحال کوئی ایسی صورت اختیار کرنا چاہئے کہ پیرونکی
آہٹ سنکر شکار ہوشیار ہوکر بہاگ نہ جائے ۔

(۱۷) جب درختون کے پتے سوکہہ کر گر جاتے ہین ایسے موقعہ پر کیسی احتیاط کیجائے
اونپر پاؤن رکہنے سے ضرور چرچراہٹ ہوتا ہے ۔ جو کہ شکار مین خلل انداز ہو زیادہ احتیاط
کی ضرورت ہے ۔

(۱۸) خوفناک شکار شیر یا کوئی درندہ زخمی ہوکر چلا جائے اور اوسے دیکہنے یا دوسری
بار گولی لگانے کی غرض سے پیدل چلنے کا اتفاق ہو تو اوس موقعہ پر اپنے پاس
بڑی گولی کا رائیفل یا بندوق جو نہایت اچہی طرح ہاتہہ پر چڑہا ہو اور نہایت صحیح لگتا
ہو اور بہت جلد ایم (سمہنہ) یعنی ملسکتا ہو ۔

علاوہ برین نہایت آزمودہ بہی ہو کہ موثر جہٹکا دی رکہنا چاہیئے ۔ پیراڈکس ونل یا بارہ بور یا مذکورہ بالا بور کا کوئی رائیفل جو ہاتہہ پر خوب چڑہا ہو اور مرقومہ بالا خوبیان رکہتا ہو انسب ہے ۔

(۱۹) ایکسپریس کالی بارود والون مین پانسو ستتر ۵۷۷ ایکسپریس کو جبکہ اوسمین مذکرہ بالا تمام صفتین موجود ہون اور قابل اطمینان ہو ساتہہ ہی ساڑہے تین انچ مربع کی سرکل کی بلندائی مین ہر گولی اسّی گز سے نہایت صحیح لگتی ہو ۔ استعمال کرنا چاہیے ۔ ورنہ خوفناک موقع پر دیگر بور کے ایکسپریس خصوصاً کالی بارود اور ہلکی بم کی کیلدار گولی سے بہولکر بہی پیدل نہ شکار کرنا چاہیئے ہلکی کارڈائٹ کے کارتوس البتہ اگر امن و بچت کی جگہہ یعنی درخت وغیرہ پر سے پانسو ۵۰۰ یا ساڑہے چار سو بور سے مگر نرم کہال والے جانورونپر استعمال کیئے جاوین تو مناسب ہے ۔ بڑے شیر اور ارنے بہینسے وغیرہ پر ٹہوس گولی ہلکی کارڈائٹ کی مناسب ہے ۔

(۲۰) بندوق یا رائیفل ہمیشہ مشہور میکرز کے بڑہیا قیمت ساخت کے خریدنا چاہیئے اگرچہ ایک مرتبہ زیادہ قیمت ادا کر کے خریدنے پر بہی نقصان مین ہرگز نہین رہ سکتا ہر قیمتی ہتہیار ضرور بہمہ صفت موصوف ہوتا ہے اور خریدار کو تجربہ کے بعد (جبکہ وہ ایک عرصہ تک ہر شکار پر مختلف موقعونپر آزما لیتا ہے تب) اوسکی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے ادنیٰ درجہ کی میکرز کی بنادیق جو کم قیمت ہو خریدنے مین خریدار اپنے نزدیک خواہ روپیہ کی بچت تصور کرے لیکن دراصل اگر غور کیا جائے تو ہر صورت سے نقصان مین رہتا ہے اسواسطے کہ وہ رائیفل یا بندوق اوّل تو قابل اطمینان صحیح نہ لگے گا ۔ اور اگر ایسا ہوا تو بہت جلد نا قابل اطمینان ہو جائیگا ۔ یعنی عرصہ تک ویسا جہٹکا مار اور صحیح لاگ قایم نہین رہیگی گو کہ ارزان بنادیق بسبب کم قیمت ہونے کے بظاہر فائدہ کی چیز ہین لیکن اگر لاگ صحیح نہوئی یا مرقومہ بالا خرابیان اوسمین ہوئین تو وہ سوائے کارتوس چلا کر ضایع کردینے کے آلسونے کے اور کیا ہو سکتے ہین ۔

نیز خوفناک شکار کے موقعہ پر شکاری کی جانکی دشمن اور شکار درندہ مثلاً شیر وغیرہ کی

دوست ہے - اسلیے سب سے پہلا فرض شکاری کا یہہ ہے کہ اگر بڑے شکار کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اطمینان کے قابل بنادیق مہیا کرے اور اونکو ہر طرح بخوبی آزمالے - ورنہ خطرناک شکار کے واسطے نا قابل اطمینان ہتیارون سے جانا سخت خوف کی بات ہے -

(۲۱) زبردست اور خوفناک شکار کے موقع پر بڑے تیر کے کالی بارود کے رائفلز استعمال کرنا بہتر ہے - مثلاً ۱۲ بور - ۱۰ بور - ۸ بور - اسی طرح ۵۷۷ سے چھوٹا بور استعمال نکرنا چاہیے - نیز کارڈائٹ ہائیکے ولاسٹی رائیفلز مین ۴۰۰ بور سے چھوٹا بور استعمال نکرنا چاہیے مشق کے لیے یہہ نہایت مفید ثابت ہوگی کہ اوس رائیفل کو بہت زیادہ ہاتھ مین رکھا جائے - اور خالی رائیفل کو ہر چیز پر اچھی طرح سے ملا کر آہستہ لبلبی داب کر اوتار لیا جائے اسیطرح بار بار چلانے سے اچھی مشق ہو سکتی ہے خصوصاً اون لوگون کے لیے جو کارتوس خراب کرنا نہین چاہتے یا جنکو میسّر نہین ہوتے ہتیار اوسوقت خوب کام دیگا جب ہاتھ اوسکا تیار ہو جائیگا - اگر ہاتھ اوسکے وزن سے آشنا نہین تو کام مرضی کے موافق نہین دیگا - خصوصاً سنیپ شاٹ یعنی فوری فیر کے موقع پر تو ضرور غلطی کی

(۲۳) چھوٹے ہرن مثلاً چیتل ہرکی وغیرہ کے شکار کے موقع پر جب شکاری اونکا تعاقب کرتے ہین تو وہی رائیفل لیکر داون کرتے ہین جو ان جانورون کے شکار کے لیے موزون ہین - اور دراصل یہہ غلطی ہے کبھی ایسا نکرنا چاہیے بلکہ ایسے موقع پر بھی اطمینانی بڑے رائیفلز متذکرہ بالا مین سے اپنے ہاتھ مین رکھنا چاہیے کیونکہ یہہ جانور اوسی جگہہ پائے جاتے ہین جہان خوفناک درندون تیندوہ شیر وغیرہ کا مسکن ہوتا ہے اور چھوٹے جانورون پر داون کرتے وقت اچانک ان سے مقابلہ ہو جاتا ہے چھوٹا رائیفل پاس ہوتے اور بڑا رائیفل پاس نہونے سے جان کا خطرہ ہے -

چنانچہ ایک مرتبہ مجھے ایسا اتفاق ہو گیا تھا مین چیتلون کا تعاقب کر رہا تہا اوسی مقام سے ایک تیندوہ اوٹھ کھڑا ہوا اتفاق سے میرے پاس بڑا رائیفل تہا مین نے اوسے مار لیا جسکا قصہ کسی پچھلے باب مین ناظرین پڑھ چکے ہونگے - اسکے علاوہ اور

بہی مواقع گذر چکے ہین ۔
جبکہ میرے پاس چہوٹے رائیفلز تہے لیکن خیر گذری نہ اونہون نے مجہپر حملہ کیا اور نہ مین اونہین شکار کر سکا ۔

(۲۴) شکاری کپڑون کا رنگ ایسے موسم مین جبکہ جہاڑی مین پتے وغیرہ سبز یا سبزی مائل ہون تو سبز کاہی زمین جسمین کچہہ سرخی مائل ڈورے بہی ہوتے ہین ۔ اوس کا سوٹ بہتر ہے اور موسم خزان مین خاکی زمین مناسب ہے ۔ ہر شکاری کے کوٹ مین ہر شکار کے موقع پر خصوصاً جب بڑی جہاڑی مین پیدل پہرنے کا اتفاق ہو ایک بڑی جیب مین ایک شکاری چاقو اور ساتہہ ہی ایک سیٹی ضرور ہونا چاہیے ۔ سیٹی ایسی ہو کہ اوسکا آواز ایک میل تک جا سکے ۔ "میٹروپولیٹان" وسل جو پولس مین ہوتی ہے بڑی بہتر سیٹی ہے ۔ اکثر جہاڑی مین پہرتے وقت مین نے اپنے آپکو گم کر دیا اور آدمی بہی گم ہوگئے ۔ اسی سیٹی کی بدولت ہم پہر آسانی سے ایک جا ہو سکے ۔
ایک مرتبہ سیٹی میرے پاس نہ تہی اور مین آدمیون سے بچہڑ گیا جو تکلیف مجہے آدمیون کے اکہٹا کرنے مین ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے ۔

(۲۵) اگر بڑے شکار کے لیئے دور دراز کا سفر اختیار کیا جاوے تو اتنی بڑی بندوقیا و رائیفلز کی حسب ہدایت ہونا چاہیئے ۔ جو ہر چہوٹے بڑے شکار کے لیئے رائیفلز وغیرہ تجویز کر دئے ہین ۔ ہر قسم کے شکار کے لیئے کم از کم ایک بندوق یا رائیفل ہمراہ لینا چاہیئے ۔ اور بہتر یہہ ہے کہ ایک قسم کے شکار کے لیئے دو رائیفل ہون کہ مبادا کسی رائیفل وغیرہ مین کوئی نقصان واقع ہو جائے تو عین وقت پر مجبوری نہو ۔ مثلاً کوئی پرزہ خراب ہوگیا یا کسی وجہ سے کندہ ٹوٹ گیا اب وقت کے وقت دوسرے رائیفل یا بندوق کی دستیابی مشکل ہوگی اور شکار مین بدمزگی اور ناکامیابی ہوگی ۔
بہت اچہا ہے کہ ہر قسم کے شکار کے لئے ایک جوڑا پاس ہو کہ کسی ہتیار مین کوئی خرابی بہی ہو جائے تو اوسکی جگہہ دوسرا ہتیار موجود ہے ۔ مجہے بارہا ایسے مواقع پیش آچکے ہین

(۲۶) شکار مین ہر شکاری کو خصوصاً بڑے ذی عزت لوگون اور رئیسون کو نہایت

ہوشیاری اور احتیاج چاہئے کہ ایسے موقعون پر اکثر دشمنون کو اچھا موقع ملتا ہے اپنی دشمنی کی آگ بجہانے کا جو اوسکے دل مین مدت سے شعلہ زن ہوتی ہے - اسلئے ہمیشہ رئیس کو اپنی پوری حفاظت اور اطمینان سے شکار مین جانا لازم ہے خصوصًا رات کے وقت مچان یا مالہ کے بیٹھنے کے موقع پر بہت زیادہ ہوشیاری چاہئے گو کہ فی زمانہ ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے تمام لوگون کو ایسی امن مین اور حفاظت مین لے رکہا ہے جیسے کہ شفیق والدین ہر وقت اپنے بچون کو اپنی حفاظت مین رکہتے ہین - اور اپنے اوپر تمام اونکی حفاظت اور ذمہ داری کا بوجہ برداشت کرتے ہین - اسیطرح تمام رؤسا اور والیان ملک جو ہماری گورنمنٹ کے زیر حکومت ہین بیفکر اور نہایت امن مین ہین - لیکن تاہم اپنا آپ خیال وحفاظت کرنا فرض ہے - خاصکر بڑے مرتبہ والون کے زیادہ دشمن ہوتے ہین -

چنانچہ اگلی تواریخین بادشاہون کی اگر دیکہی جائین - تو معلوم ہوگا کہ بہت سے بادشاہون کو ایسے حادثہ پیش آئے ہین کہ شکار مین پورے بندوبست سے وہ نہ گئے اور غنیم کو موقع ملا - چنانچہ بہتیرے مارے گئے بعض زخمی ہوئے اور بعض بچگئے -

میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب بہائی بند دربار بوندی ٹہکانہ بگاران پر یہ واقعہ گذر چکا ہے - چونکہ اوس علاقہ مین رعایا نہایت وحشی وجاہل ہے - ایک دفعہ وہ مع اپنے ایک ہمراہی کے تیندوے کے شکار کیواسطے ایک درخت پر کہاٹ باندہکر بیٹھے تہے قریب برابر مین درخت سے ۳۰ گز پر نالہ کا دہارہ تہا ایک شخص نے اگر رات مین اوپر گولی کا فیر کیا - دونون کے درمیان مین سے گولی نکل گئی - خدا نے بچایا وہ شخص بہاگ گیا کوئی اور آدمی نہ تہا جو گرفتاری کی تدبیر کرتا - اور نہ معلوم وہ کون تہا اور اوسنے کیون ایسی حرکت کی - اسواسطے شکار مین ہر وقت ہوشیاری چاہئے -

(۲۷) رات کے وقت مالہ کے شکار کے واسطے کوٹ وغیرہ زین کا مناسب نہین - کیونکہ ذرا سی حرکت کرنے مین کہس کہس آواز ہوتی ہے جس سے بہت ہوشیاری کرنا ہوتی ہے اور اوسپر بہی ہام وغیرہ بہاگ جاتے ہین - بعض وقت شک کرکے اگر ذرا سے تیزی بہی ہو جائے اسواسطے کوئی زنجی

یا اور قسم کا شکاری رنگ کا نرم کپڑیکا کوٹ پہنے تاکہ آواز نہو۔

(۲۸) جس شکاری کی نظر کمزور ہے اور دوربین نہین یا بعض کی چند روز بعد اپنی
شوق مین دہوپ گرمی کی سختیان اُٹہانے سے کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تو انکو
فوراً عینک کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور شکار کے موقع پر ہمیشہ دوربین عینک لگائین
ورنہ نقصان پہونچتا ہے۔ چنانچہ شروع مین مجھے بہی دس برس تک عینک کی ضرورت
نہین ہوئی۔ لیکن بعد مین چند بیماریان ایسی اُٹہائین جن سے سخت کمزوری ہوگئی اور
شکار کے شوق مین کمی نہ ہوئی دہوپ وغیرہ مین سختیان اٹہا کر پہرنے سے نظر اور کمزور
ہوگئی۔ چنانچہ اب عینک کے بغیر بندوق حسب دلخواہ کام نہین دیتی۔

(۲۹) محنت شکار مین ہر شکاری اپنے شوق کو روک تہام کر اور قوت کا اندازہ کرکے
کرتا رہے تو وہ نہایت مفید ہوتی ہے۔ اور تندرستی کو بہت اچھی طرح قایم رکہتی ہے
اور اگر محنت بیحد بڑہا دیجاوے تو شوق مین سختی معلوم نہین ہوتی۔ اور برداشت کرکے
چند روز تکلیف پاکر جسم اور تمام اعضا عادی ہو جاتے ہین۔ لیکن اسکا بہت برا نتیجہ ہوتا
اوّل تو بالفرض اگر شکاری ایسا محنت کا عادی اگر بیمار ہوا تو اسکی محنت چہوٹی ساتہہی
کمزوری بڑھی اب معدہ وغیرہ نے جواب دیا کیونکہ تمام اعضاء رئیسہ بہی اُس محنت کے عادی
ہین اتنی محنت ہونے پر وہ اپنا کام ٹہیک کر سکتے ہین۔ اب زائد حالت خراب ہونا شروع
ہوتی ہے کیونکہ وہ محنت چہٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ پوری محنت کا عادی ہوچکا ہے
ایسی صورت مین ہر طرح ہر شخص کو تکلیف اٹہانا پڑیگی۔ اس لئے ہر شخص کو شوق برآری
کی دُہن مین خیال صحت کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے بلکہ اپنے بُوتے اور اپنی قوت کے
اندازہ سے تہوڑی محنت اور مشقت شروع کرکے اور ایک حد تک اپنی لایق
بڑہا کے قایم کر لینا چاہیے جس سے تندرستی قایم رہے ورنہ بحالت تندرستی محنت
اور مشقت اگر حیثیت سے زائد بہی ہوگی تو بہی نقصان نہین پہونچایگی۔ لیکن جب
کسی مرض مین مبتلا ہو جائیگا تو اور زائد مرض مین اُلجہتا چلا جائیگا۔

مین ایک نہایت معمولی سے بہی کم جسم کا آدمی ہونے پر اسقدر جفاکشی اور محنت کا عادی

ہو گیا تہا کہ میرے نوکر اور میرے ساتہہ کے شکاری میرے ساتہہ پہر نہین سکتے تہے اور تنگ آ جاتے تہے لیکن اب مین نے خود تکلیف پاکر اس بات کو محسوس کیا اور زائد محنت کرنا کم کر دیا ۔

(۳۰) پہاڑ کے علاوہ کہلے میدانون مین گولی لگانے وقت نہایت احتیاط برتنا چاہئے خاصکر کہیتون اور دیہات کے قرب وجوار مین جب رائیفل کی گولی ہرن وغیرہ کے لگائی جائے سرپر یعنی لبلبی پہ کبہی انگلی ہی نہ آنے دینا چاہئیے تاوقتیکہ اس بات کا کافی اطمینان نہو جائے کہ اس سیدہ مین حد نظر تک آدمی تو کیا آدمی کا گمان بہی نہو بغیر اطمینان کئے ہوئے گولی نہ لگانا چاہیے ۔ اگر جانور جائے تو چلا جائے دوبارہ جب کبہی پہر اطمینانی موقعہ حاصل ہو گولی لگاؤ ۔ مبتدی شکاریون کے واسطے یہ گُر نہایت ضروری ہے اگر اتفاق سے ایسی حرکت ہو جائے اور خیریت رہے تو یہہ سمجھکر کہ خیریت گذری اور کچہہ نہ ہوا انکو انفعال اور شرمندگی کا احساس محسوس کرنا نہ سمجہے ہو انکو اپنے اوپر نفرین کرنا چاہیے کہ دوسری مرتبہ ایسی حرکت نکرین اور لاعلمی مین کسی آدمی کے گولی نہ لگے ایسا اکثر ہوا ہے کہ بے سوچے سمجہے بندوق چلادی گئی ہے اور اکثر غریب بندوق کا نشانہ بنگئے ہین جیرہ گراب کہیلتے وقت ہی احتیاط لازم ہے ۔

(۳۱) مالہ وغیرہ یا شب کو مچان پہ جب شکاری بیٹہے تو چاہیے کہ ہر وقت ایسے پہلو پر بیٹہے اور بندوق کو رکہے کہ شکار کے اچانک قریب آجانے سے باسانی بندوق کو اٹہاکر فیر کر سکے ورنہ خاص وقت پر بندوق سنبہالنا اور پہلو بدلنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس سے کبہی کبہی موقعہ ہاتہہ سے جاتا رہتا ہے اور افسوس رہجاتا ہے ۔ نیز ایسے موقعہ پر جیبی ریوالور جو کہ قابل اطمینان ہو جیب مین ایسی جگہہ رکہنا چاہیے کہ وقت پر باسانی نکالا جاسکے کہ اگر بندوق کا موقعہ نرہے تو اُس سے کام لیا جاسکے ۔

باب تتمہ

قطعات تاریخ تصنیف مجربات شکار۔ از نتائج افکار۔ جناب منشی محمد مسعود صاحب واصلباقی نویس صاحب المتخلص بہ غریبؔ۔ خلف حافظ عبد المعبود صاحب

کرد عبد الشکور خان ذی جاہ — تازہ تصنیف در طریق شکار
آنکہ ذی ہمت و جوانمرد است — نیست در ٹونک مثل او سردار
صاحب عقل و علم و فہم و ذکا — خوش سیر۔ با ہنر۔ ستودہ شعار
رو برویش بوقت صید بود — مثل۔ روباہ ضیغم خونخوار
برق بر جانِ صید اندازد — در کفِ او تفنگ صاعقہ کار
کرد آگاہ از رموزِ صید — در بیان مجربات شکار
این کتاب است مخزنِ خوبی — این کتاب است نعمت دادار
چون بکردم سوال تاریخش — کای دل از بہر این کتاب بیار

گفت دل اے غریبؔ زود بگو
مرحبا تازہ حال صید و شکار
ہم ۳ ۱۳ھ

دیگر

کیسی اچھی کتاب ہے گویا — ہے معلم بفن صید و شکار
اسمیں ساری ہدایتیں ہیں تمام — اسمیں کل تجربوں کا ہے اظہار

نام و تاریخ لوگ گر پوچھیں
کہدو سب سے مجربات شکار
ہہ ہہ ۱۳ھ

دیگر

بفن صید و شکار و طریقۂ نخچیر
بدین لطافت ترکیب لذت مشحون
مجربات شکار است بیگمان مخزن
مقاصدش ہمہ اعلے لطائفش و فنون

غریب گفت ز بس شوق مصرعۂ سالش
مجربات شکار اسم اوست بس احسن
۱۹۱۶

دیگر

حبذا یہہ مجربات شکار
کس فصاحت سے کی ہے یہہ رقم
وہ رموز اس مین آشکارا ہین
جن سے واقف نہ تہی زبان قلم
اس سے واضح شکار کے حالات
کب لکہے تہے کسی نے تا ایندم
کب تہی اردو مین پہلے ایسی کتاب
کب تہے ایسے نکات پہلے رقم
عالم و ماہر فنون شکار
آسمان مرتبت ستودہ شیم
یعنی عبد الشکور خانصاحب
کان حلم و حیا عطا و کرم
انکی تصنیف خاص ہے یہہ کتاب
ہین یہہ انکے مجربات رقم
فکر تاریخ جب غریب نے کی۔
یون کہا عقل نے بلطف و کرم

کہدے تاریخ یہہ مصنف سے
تنے کی کتاب خوب رقم
۱۹۱۶

قطعۂ تاریخ مجربات شکار از نتیجۂ فکر جناب منشی ابو سعید صاحب باکم

صیاد تجہکو واسطہ پروردگار کا
بلبل کو چہوڑ دے کہ ہی موسم بہار کا۔
کیا پوچہتے ہو حال تم اس خاکسار کا
بس جی رہا ہون شکر ہے پروردگار کا

سینہ مین دل تڑپ کے یہہ کہتا ہی بار بار	ہون مین "شکار بند" کسی شہسوار کا
صورت نہ دیکھی ہمنے کبھی روز وصل کی	منہ دیکھنا پڑا نہ شب انتظار کا۔
تکرار عرض حال سے جھنجلا کے یہ کہا	کہنا ہمین پسند نہین بار بار کا
دیکھو تو سیر تم مرے سینہ مین بیٹھکر	پھولا پھلا چمن ہے دل داغدار کا
گلچین کو انتظار ہے غنچون ہی کا فقط	اب کے ہے اور رنگ سے نغمہ ہزار کا
صید افگنی کا فکر کھٹکتا ہے بار بار	جب سے بنا غلام ہون شوقین یار کا۔

انجم ہر آہوے چشم کی رہتا ہون گہات مین
وہ ہے مجھے ہی شوق ہرن کے شکار کا
۱۳ ۳ ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب منشی محمد مسعود رضا صاحب عزیز

آج عبدالشکور خانصاحب	ہین شکار تفنگ مین یکتا
خواہ کیسا ہی سخت موقع ہو	جانوران سے بچ نہین سکتا
مجھسے تعریف ہو نہین سکتی	حال مین جو انہون نے کام کیا
کس دلیری سے شیر مارا ہے	سچ ہی یہ کام بس انہین کا تہا
ایکدم جب جہپٹ کے شیر آیا	جا سے ہٹے تہا نہون جو اس بجا
انکی ہمت پہ آفرین کیجے	بے جہجک رستمانہ وار کیا
قادر اندازی اسکو کہتے ہین	ایک ہی فیر مین ہوا ٹہنڈا
واہ کیا چستی و شجاعت ہی	کیسا موقع تہا کیسا کام کیا

اسکی تاریخ بہی غریب تو اب
کہدے چستی سے شیر مار لیا
۱۳ ۳ ۵ ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجۂ فکر جناب سید محمد علی صاحب عالی خلف الصدق جناب حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب المتخلص بہ اسعد۔ ٹونک

دنیا کا اور خدا کا شیر   کیا اسکا مقابل ہوتا شیر
جب مارا شیر تو ہاتف بولا۔   اب اچھا شیر نے مارا شیر
۵ ۳ ۱۳ ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجۂ فکر جناب مولوی عبید اللہ صاحب نابینا ٹونکی۔

مارا ہے ایک دلیر نے شیر ببر کو آج   کہتے جوان ہیں جسے عبد الشکور خان
مارا دستی جگہہ میں یہ حسین نے وسال قبل   مارا گیا ہے شیر سے کلو عجب جوان

اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب تجربات شکار کی رجسٹری مطابق قانون لمنشتم کے ہو گئی ہے کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نہ فرماویں ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اوٹھانا پڑے گا۔ جسقدر نسخوں کی ضرورت ہو صاحبزادہ صاحب ٹونک سے طلب فرمائیں

تمام شد

صحت نامہ کتاب تجربات شنکار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۷	پانچو پور	پانسو پور	۴۴	۲۳	سرسیمو ہکرنے	سرسیمول ہکیر	۱۰۱	۶	لیکن ایسا	لیکن باوجو
۷	۳	جانے	جانے گا	۴۵	۱۹	ہٹنے	ہٹتے	۱۰۱	۶	کہ جیسے	کہ نہایدرشہ
۱۰	۱۴	بر	نمبر	۴۶	۹	$۳\frac{۳}{۴}$	$۲\frac{۳}{۴}$	۱۰۲	۲۳	نتھنون	تھنوا
۱۱	۹	ولٹیلی ریچارڈ	ویٹلی ریچارڈ	۴۹	۲	پہر ہنجیت	پہر ہنجمنٹ	۱۰۴	۲۰	جہان جھکن	جہانتک جھکا
۱۵	۱۹	ہمین	اسمین	۵۰	۱۵	انٹیوشٹیک	انٹیوشٹیک ۱۔۲ لعب	۱۰۵	۱۰	نیچے	پینچہ
۱۷	۲۰	فور حائٹ	فورسائٹ	۵۳	۳	سلتے	سکتے	۱۰۵	۲۲	ادب ہچون	اور ریچو
۱۸	۲	چار	بے خار	۵۵	۸	لیدیز	لیڈیز	۱۰۸	۲۳	بیٹون	دم
۱۹	۱۰	گہبرا	گہبراکر	۷۶	۳	میر	میری	۱۰۹	۱۸	تہی	ہوتی۔
۱۹	۱۴	پہر تپر	بہرپور	۷۹	۱۲	شنکا	شنکار	۱۰۹	۱۸	وار تہی	وار بہ
۲۱	۱۵	سفوس	سفوف	۸۰	۱۱	اوپہر	اوبہر	۱۰۹	۱۹	تہی	ہے
۲۲	۶	ایک فیر	ایک ایک فیر	۸۳	۱۳	آسانی	بہ آسانی	۱۱۰	۱۴	پر ہے	پر ہوا۔
۲۳	۵	کرتے ہین	کرتے تھے	۸۵	۱۵	گہبرا ہو	قایم ہو	۱۱۵	۱۰	دوڑنے اور پینے	ڈہونڈنے تلاش کرنے
۲۳	۱۱	ہور	سور	۸۶	۱۳	ارپنے	اپنے	۱۱۶	۱۰	نرکا	خسکا یعنی
۲۷	۱۵	بورڈر	پوڈر	۸۶	۱۵	پیٹ	پینٹ	۱۲۰	۲	اکہر	آکہر
۲۹	۵	جہاڑیکے	جہاڑے کے	۸۷	۶	پہنیے	پہنیے	۱۲۱	۳	بیٹہی	بیٹھی
۳۰	۱۹	ہونڈہے پڑا	ہونڈہے پڑپڑا	۸۷	۶	دوز	دور	۱۲۱	۳	ہوتے	ہوتے ہے
۳۰	۲۳	چہرون لوٹ	چہرون سے اوٹ	۸۷	۷	ماندہے	باندہے	۱۲۲	۷	۲۰۰	۲۰۰ دوسنو
۳۱	۹	چہبہ	چہبے	۸۷	۱۰	بے	نے	۱۲۲	۸	۴۰۰	۱۰۰ سنو
۳۴	۱۰	درزون	درزونمین	۸۸	۱۷	دورہی	دوہی	۱۲۴	۸	پارہ	پاڑہ
۴۰	۱	بک	بگ	۸۸	۱۸	نوسری	نوسبیری	۱۲۵	۷	بیٹھی	بیٹھی
۴۲	۱۷	شلم سیر	شکم سیر	۸۸	۲۳	پڑیکی	پٹڑیگی	۱۲۵	۱۳	سیپ شاٹ	سینپ شد
۴۴	۱۱	ہونیگ	ہونیگ اور	۹۹	۱۷	پہڑ	تہپٹر	۱۲۶	۴	۱۹ انچہہ	۹ نوانچہ
								۱۲۹	۸	دوڑے	ڈوڈسے

۱۳۷	۸	آکوٹون	آگوٹون	۱۷۸	۹	لڑائی لڑائی	لڑائی	۱۹۵	۱۹	لنگر	سنگڑ
۱۳۵	۲۳	کہلاک	کنکلو	۱۸۱	۴	چپاتی کا	چپاتی کا حصہ	۱۹۸	۱۳	چاقو	چاقو کا
۱۳۶	۱	بہتان	بہوٹان	۱۸۱	۸	ہندوستان	ہندوستان کے	۱۹۸	۲۱	نسب	خلقت
۱۳۹	۱۱	کے لئے	کر لیئے	۱۸۲	۱۴	ناہر	باہر	۲۰۰	۴	( )	(=:)
۱۴۹	۱۵	بہبان	بہوٹان	۱۸۴	۱ و ۲	حملہ بیٹھے	حملہ کر بیٹھے	۲۰۲	۱۱	کہنی	گہنی
۱۵۰	۱۰	سر کہلایا	سر کہلایا	۱۸۴	۱۹	اسی	رستی	۲۰۳	۸ و ۷	یعنی-قوتین	~~سوار جو کفہ زد سور~~
۱۵۵	۱۴	سے	ہے	۱۸۴	۱۹	او دی	مدد دی	۲۰۳	۱۶	پتنا	تنہا
۱۵۵	۱۸	رکہتا ہے	رہتا ہے	۱۸۴	۲۲	چلا تہا	چلاتا تہا	۲۰۳	۱۷	پتنا	تنہا
۱۵۶	۴	تمیز	تمیز	۱۸۵	۱	جہاڑون	جہاڑون	۲۰۴	۱۱	سور	سوار
۱۵۷	۱۷	کہرے	کہڑے	۱۸۵	۲	چہہ	دو	۲۰۶	۲۱	شروع	شروع کیا
۱۵۹	۲۲	غطہ	غوطہ	۱۸۵	۱۸	گولیا	گولیان	۲۰۸	۵	اوسین	اوس سین
۱۶۰	۲۲	مین	تین	۱۸۸	۱۴	پہہ	پہیسہ	۲۱۱	۲۱	سور سور سے	سور سے
۱۶۲	۱	نکالتے	نکالتے ہین	۱۹۱	۱۷	موجود	موجودہ	۲۱۳	۳	گہر کر	گر کر
۱۶۳	۶	جہامت	جامت	۱۹۱	۱۹	پہیلی	پہلی	۲۱۳	۸	سور	سوار
۱۶۴	۱۹	بچہڑا	پچہیڑا	۱۹۲	۱	لئے بہت	لیے ضلع فارس وغیرہ کے گہوڑے	۲۱۴	۹	چڑہنے	چڑہنے کی
۱۶۶	۳	رسڑہی	نرڑہی	۱۹۲	۱۲	گوٹھی	بہت گوٹیٹی	۲۱۵	۸	اس قسم	اس قسم کے
۱۶۶	۱۹	گوجن	گونجن	۱۹۲	۱۳	ہونے کا	پہل پانی کے نکالنے	۲۱۸	۸	ہونہ سکے گا	ہونہ سکیگا
۱۶۷	۸	دوبہاگتا	دور بہاگتا	۱۹۲	۱۴	رکہتے	رکہتے ہین	۲۲۰	۱۳	تیار	یار
۱۷۳	۱۷	ہین	جین	۱۹۲	۱۵	آسنے	انی	۲۲۰	۱۷	بہڑے	بڑے
۱۷۳	۱۸	کرکسی	کر کے	۱۹۳	۲	دیکہی	ڈہکی	۲۲۱	۱۰	آپلو	آپ
۱۷۴	۲۰	ہوئی	ہوتی	۱۹۳	۱۵	برچہیٹ	برچہیت	۲۲۱	۱۴	ہڑی	بیڑی
۱۷۳	۲۰	مارسنے	مارنے	۱۹۳	۱۶	لنگر	سنگڑ	۲۲۲	۲	حدت	قدت
۱۷۴	۱۱	دلے	دلان	۱۹۳	۱۹	ملا کردیا	اہال کردیا	۰	۰	۰	۰
۱۷۰	۷	پیرون	پیرون سے	۱۹۴	۶	دکہے	نرم کرو رکہے	۰	۰	۰	۰
۱۷۷	۱۳	رنگ	گوشت	۱۹۴	۱۸ و ۱۹	لگاتے ہے	لگاتے ہی	۰	۰	۰	۰

CALL No. ٧٩٩٤٢
١٢٤م ش
ACC. No. ٣٨٦١٦
AUTHOR عبدالشکور خان م۔
TITLE مجربات شکار

م ش

١٢٤م ش ٧٩٩٤٢
مجربات شکار
٣٨٦١٦

DATE	DATE	NO.	DATE	NO.
				٦٩٢٦
JAN	JAN 197			

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.